بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اَحادِیثنا تُحیی القُلُوب
الامام الباقرؑ

بیشک ہماری احادیث مردہ دلوں کو زندہ کرتی ہیں۔

# نوادر الاحادیث
جلد اول

ترتیب وپیشکش

## سید محمد علی الحسینی


مدرسہ
جامعۃ الزہراء
کراچی

إنَّ أحادِيثَنا تُحيِي قُلُوبَ شِيعَتِنا

بیشک ہماری حدیثیں ہمارے شیعوں کے (مردہ) دلوں کو زندہ کرتی ہیں

# نوادرِ الاحادیث

ترتیب و پیشکش


سید محمد علی حسینی بلتستانی

مسئول جامعۃ الزہراء



شعبہ نشرو اشاعت

زہراء اکیڈمی (ٹرسٹ) سکردو بلتستان

جامعۃ الزہراء رضویہ سوسائٹی کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

## کتاب کی شناخت


| | |
|---|---|
| نام کتاب | نوادر الاحادیث جلد اول |
| ترتیب و پیشکش | سید محمد علی حسینی۔ بلتستانی |
| ترجمہ | سید محمد علی حسینی |
| طبع اول | ایک ہزار |
| سال طبع | ۲۰۰۰ء |
| کمپوزنگ | کمپیوٹ سروسز ممبئی ہوٹل کراچی |
| ملنے کا پتہ | حسن علی بک ڈپو کھارادر کراچی |


بسم اللہ الرحمن الرحیم

# نذرانہ عقیدت

میں اس وعدہ الٰہی کی امید پر وما تقدموا لانفسکم تجدوہ عند اللہ "اور جو نیک عمل اپنی ذات کے لئے (اپنی زندگی میں) آگے بھیجو گے اس کو (قیامت کے دن) خدا کے ہاں صلہ میں بزرگتر پاؤ گے"۔ اور صادق آل محمد علیہم السلام کے اس قول کے بھروسے پر الراویۃ لحدیثنا یبث فی الناس ویشددہ فی قلوب شیعتنا افضل من الف عابد (بحار ج۲۔ ص۱۴۵) "ہماری احادیث کثرت سے نقل وبیان کرنے والا، لوگوں کے درمیان نشرواشاعت اور تبلیغ سے کام لینے والا۔ ان کے ذریعے ہمارے شیعوں کے عقائد وایمان مضبوط بنانے والا ایک ہزار عابد سے بہتر ہے۔

زیر نظر کتاب نہایت اخلاص اور پاکیزگی عقیدت کے ساتھ منجی عالم بشریت یادگار نبوت وامامت حضرت قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خدمت اقدس میں ھدیہ کرتا ہوں۔

تاکہ آپ کی شفاعت وتوسل کی برکت سے منتظرین امام زمانہ کے لئے یہ کتاب ہدایت کا ذریعہ ثابت ہو اور اس حقیر سراپا تقصیر اور والدین کے واسطے اور تمام افراد خاندان کے لئے باقیات الصالحات اور ثواب جاریہ کا مصداق قرار پائے۔ ملتمس الدعاء

بندۂ خدا

# فہرست


| نمبر شمار | موضوعات | صفحات |
|---|---|---|
| ۱ | صلوات کی فضیلت | ۵۱ |
| ۲ | ناقص درود لکھنے والوں کا ہاتھ کٹ گیا | ۵۱ |
| ۳ | درود لکھنے والے کاتب کو فرشتے دعا دیتے ہیں | ۵۱ |
| ۴ | ایک مرتبہ درود پڑھنے سے تمام گناہوں کی معافی | ۵۲ |
| ۵ | زیادہ استغفار کرنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے | ۵۳ |
| ۶ | توبہ فوراً کرلینی چاہئے | ۵۳ |
| ۷ | دل میں استغفار کرنا بھی کافی ہے | ۵۴ |
| ۸ | استغفار کرنے کے بعد دوبارہ گناہ نہ کرو | ۵۴ |
| ۹ | توبہ نصوح کیسے کہتے ہیں | ۵۵ |
| ۱۰ | میت کے لئے استغفار کیا کرو | ۵۵ |
| ۱۱ | والدین کی قبر پر اپنی حاجت خدا سے طلب کرو | ۵۶ |
| ۱۲ | انگوٹھیوں کی اقسام اور پہننے کے آداب | ۵۶ |
| ۱۳ | سونا مرد کے لئے حرام ہے | ۵۷ |
| ۱۴ | انگوٹھی کس ہاتھ اور کس انگلی میں؟ | ۵۸ |
| ۱۵ | نگینوں کی اقسام | ۵۸ |
| ۱۶ | عقیق کی فضیلت | ۵۹ |
| ۱۸ | عقیق کی تین اقسام زیادہ ہیں | ۵۹ |
| ۱۹ | اگر عقیق پہنے ہوتا تو کوڑے کی مار سے بچ جاتا | ۵۹ |
| ۲۰ | عقیق کے پانچ فضیلتیں | ۶۰ |

| | | |
|---|---|---|
| ۲۱ | صبح سویرے عقیق کی انگوٹھی پر نگاہ کرے | ۶۱ |
| ۲۲ | فیروزہ کی فضیلت | ۶۱ |
| ۲۳ | فیروزہ بینائی میں اضافہ کرتا ہے | ۶۱ |
| ۲۴ | بہترین شخص کی نشاندہی | ۶۲ |
| ۲۵ | حسن خلق رزق میں اضافہ کرتا ہے | ۶۲ |
| ۲۶ | حسن خلق کی تعریف | ۶۳ |
| ۲۷ | سب سے اچھے اخلاق میزان میں رکھا جائے گا | ۶۳ |
| ۲۸ | اچھے اخلاق نصف زندگی ہیں | ۶۴ |
| ۲۹ | معاشرے میں زندگی گزارنے کا طریقہ | ۶۴ |
| ۳۰ | مومن کی تعریف اور اوصاف | ۶۵ |
| ۳۱ | کامل ترین مومن | ۶۵ |
| ۳۲ | حقیقی مومن اور مہاجر کی تعریف | ۶۶ |
| ۳۳ | مومن تین چیزوں کا محتاج ہوتا ہے | ۶۷ |
| ۳۴ | مومن کی ہنسی مسکراہٹ ہے | ۶۷ |
| ۳۵ | مومن برا عمل نہیں کرتا نہ معافی مانگتا ہے | ۶۷ |
| ۳۶ | مومن آرام اور وقار سے وابستہ چلتا ہے | ۶۸ |
| ۳۷ | گناہ کی تشہیر بھی بڑا گناہ ہے | ۶۸ |
| ۳۸ | مومن کی عیب گوئی گناہ کبیرہ ہے | ۶۹ |
| ۳۹ | مومن کو کھانا کھلانے کا ثواب | ۶۹ |
| ۴۰ | عظمت برادر مومن | ۷۰ |
| ۴۱ | مومن اپنے برادر مومن کے گناہوں کی پردہ پوشی کرتا ہے | ۷۰ |





| | | |
|---|---|---|
| ۴۲ | مومن کا حق ادا کرنا بہترین عمل ہے | ۷۱ |
| ۴۳ | تقویٰ کی تعریف | ۷۱ |
| ۴۴ | جو خدا سے ڈرتا ہے ہر شئے اس سے ڈرتی ہے | ۷۲ |
| ۴۵ | جناب امام حسنؑ کو حضرت علیؑ کی وصیت | ۷۳ |
| ۴۶ | حضرت لقمان کی وصیت اپنے بیٹے کے نام | ۷۳ |
| ۴۷ | خوف خدا کا رد عمل | ۷۴ |
| ۴۸ | تین افراد قابل رحم ہیں | ۷۵ |
| ۴۹ | محسن کا شکریہ ادا کرو | ۷۵ |
| ۵۰ | رشتہ داروں سے نیکی کرو | ۷۵ |
| ۵۱ | باہمی اختلافات دین سے خارج کر لیتا ہے | ۷۶ |
| ۵۲ | جانور اپنے پروردگار کی تسبیح کرتا ہے | ۷۶ |
| ۵۳ | فتنہ و فساد دین کی بنیاد اکھاڑ دیتا ہے | ۷۷ |
| ۵۴ | ہمسایوں کا خاص خیال رکھو | ۷۷ |
| ۵۵ | مسکینوں اور غلاموں کا خیال رکھو | ۷۷ |
| ۵۶ | شریف انسان اور دیندار کی مالی امداد کرو | ۷۸ |
| ۵۷ | منافق کے ساتھ صرف زبان سے نیکی کرو | ۷۸ |
| ۵۸ | ہمسائے کو تکلیف پہنچانے والا جہنمی ہے | ۷۹ |
| ۵۹ | رشتہ داروں کے ساتھ نیکی سو سال عبادت کے مانند ہے | ۸۰ |
| ۶۰ | مریض کی ضرورت پورا کرنے کا ثواب | ۸۱ |
| ۶۱ | یتیم کا مال کھانے والا جہنمی ہے | ۸۱ |
| ۶۲ | ہمسائے کو تکلیف پہنچانے والا جہنمی ہے | ۸۲ |

۶۳ جو ہمسائے سے خوش رفتاری نہ کرے وہ ہم سے نہیں ۸۲
۶۴ والدین کے چہرے پر نگاہ کرنا عبادت ہے ۸۳
۶۵ باپ کے ساتھ نیکی کرو ۸۳
۶۶ تکلیفیں اٹھا کر بھی والدین کے حق میں نیکی کرو ۸۳
۶۷ طالب علم کی فضیلت ۸۴
۶۸ طالب علم کا احترام ستر ہزار پیغمبروں کے احترام کی مانند ہے ۸۵
۶۹ طالب علم کی توہین پیغمبر خدا کی توہین ہے ۸۵
۷۰ طالب علم کی توہین کرنے والا منافق اور ملعون ہے ۸۶
۷۱ علم کے فضائل و فوائد ۸۶
۷۲ خدا جسے خوش نصیب بنانا چاہتا ہے اسے دینی بصیرت دیتا ہے ۸۷
۷۳ علم نور خدا ہے ۸۷
۷۴ اپنے بھائیوں کو علم سکھانا بہترین صدقہ ہے ۸۷
۷۵ علم کی قدر و قیمت اور اہمیت ۸۸
۷۶ علم و ایمان پختہ ہونے کی علامت ۸۸
۷۷ علما کے جانشین پیغمبر ہیں ۸۹
۷۸ عالم کی موت قبیلہ کی موت سے بڑھ کر ہے ۸۹
۷۹ لوگ دو جہاں میں علماء کے محتاج ہوتے ہیں ۹۰
۸۰ عالم دین کے پاس ایک لمحہ بیٹھنا ۹۰
۸۱ علما کے مجالس میں زیادہ سے زیادہ بیٹھئے ۹۱
۸۲ علم و اخلاق منافق میں قطعاً نہیں پایا جاتا ۹۱
۸۳ علم فقہ سیکھنا بہترین عبادت ہے ۹۲





۸۴ جب اللہ کسی کو خیر پہنچانا چاہتا ہے ۹۲
۸۵ دین کا ستون فقہی علوم ہیں ۹۳
۸۶ علم فقہ چاند کی مانند ہے ۹۳
۸۷ مسائل فقہ نہ جاننے والا کو سخت تنبیہ ۹۳
۸۸ فقہا پیغمبروں کے وارث ہیں ۹۴
۸۹ علم فقہ بصیرت کی چابی ہے ۹۴
۹۰ فقہ کی علامت علم و عمل اور سکوت ہے ۹۵
۹۱ اپنی کتابوں کی حفاظت کرو ۹۶
۹۲ کتابوں کی نشر و اشاعت کرو ۹۶
۹۳ خط لکھو تو اس پر مٹی پھیردو ۹۷
۹۴ کتاب کے صفحات آتش جہنم کیلئے پردہ ہوں گے ۹۷
۹۵ جن لوگوں نے صرف کتب کے ذریعے ہدایت پائی ۹۸
۹۶ ہمارے علوم و احکام زندہ رکھو ۹۹
۹۷ جس کی عقل نہیں اس کا دین نہیں ۱۰۰
۹۸ رزق کی تقسیم خدا کے ہاتھ میں ہے ۱۰۰
۹۹ صاحبان عقل دنیا پرستی نہیں کرتے ۱۰۱
۱۰۰ عقل انسان کا دوست اور جہالت اس کی دشمن ہے ۱۰۱
۱۰۱ حضرت علی علیہ السلام کی وصیت ۱۰۱
۱۰۲ مجلس میں اپنے مقام سے نیچے بیٹھ جاؤ ۱۰۲
۱۰۳ راستے میں چلنے والوں کو سلام کرو ۱۰۲
۱۰۴ فقط نماز روزہ پر عبادت منحصر نہیں ۱۰۳

| | | |
|---|---|---|
| ۱۰۵ | عقیقہ کی اہمیت و آداب | ۱۰۴ |
| ۱۰۶ | عقیقہ نہ کرنے سے بچہ بلاؤں میں مبتلا رہتا ہے | ۱۰۴ |
| ۱۰۷ | خدا کھانا کھلانے اور خون بہانے کو دوست رکھتا ہے | ۱۰۵ |
| ۱۰۸ | بڑھاپے میں بھی عقیقہ کیا کرو | ۱۰۵ |
| ۱۰۹ | آداب عقیقہ | ۱۰۶ |
| ۱۱۰ | عقیقہ کے جانور کے اوصاف | ۱۰۶ |
| ۱۱۱ | صدقہ غضب خدا کو دور کرتا ہے | ۱۰۷ |
| ۱۱۲ | خدا خود صدقات وصول کرتا ہے | ۱۰۷ |
| ۱۱۳ | انفاق کرنے والا مجاہد کا درجہ رکھتا ہے | ۱۰۷ |
| ۱۱۴ | صدقہ خیرات پہلے اپنے رشتہ داروں کو دے دو | ۱۰۸ |
| ۱۱۵ | استغفار کے فوائد | ۱۰۸ |
| ۱۱۶ | آنکھوں کی شفاء کے لئے آیۃ الکرسی پڑھو | ۱۰۹ |
| ۱۱۷ | ہولناک واقعہ پیش آنے پر یہ دعا پڑھو | ۱۰۹ |
| ۱۱۸ | اگر راستہ بھول جاؤ | ۱۱۰ |
| ۱۱۹ | اگر بچھو کا خوف ہو | ۱۱۰ |
| ۱۲۰ | اگر شیر کا ڈر ہو | ۱۱۰ |
| ۱۲۱ | اگر پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ ہو | ۱۱۲ |
| ۱۲۲ | ہر تکلیف اپنے ہی اعمال کے نتیجے میں ہوتی ہے | ۱۱۲ |
| ۱۲۳ | کلام تمہارے اعمال کا جزو ہیں | ۱۱۳ |
| ۱۲۴ | عید کا دن اور کھیل کود کا مقابلہ | ۱۱۳ |
| ۱۲۵ | جیسا گناہ ویسی بلا | ۱۱۴ |





| | | |
|---|---|---|
| ۱۲۶ | آخر الزماں کے لوگ بھیڑیئے جیسے ہوں گے | ۱۱۴ |
| ۱۲۷ | دین کی تباہی پر افسوس نہ ہوگا | ۱۱۵ |
| ۱۲۸ | قرب قیامت دو چیزیں نایاب ہوں گے | ۱۱۵ |
| ۱۲۹ | مومن کی تحقیر کرنے والے کو خدا ذلیل کرتا ہے | ۱۱۶ |
| ۱۳۰ | اپنے بھائی کی رہنمائی کرو | ۱۱۶ |
| ۱۳۱ | مومن کی توہین خدا کی توہین ہے | ۱۱۷ |
| ۱۳۲ | بیوی اور چھوٹے بچے کو لب سے چومنا جائز ہے | ۱۱۷ |
| ۱۳۳ | کسی کی ہاتھ چومنا درست نہیں | ۱۱۷ |
| ۱۳۴ | مومن کی پیشانی کا بوسہ لو | ۱۱۸ |
| ۱۳۵ | مصافحہ کرو | ۱۱۸ |
| ۱۳۶ | اپنے گھر میں داخل ہو تو بیوی بچوں کو سلام کرو | ۱۱۸ |
| ۱۳۷ | سلام سے پہلے کلام شروع نہ کرو | ۱۱۹ |
| ۱۳۸ | اہل وطن سے ہاتھ ملاؤ مسافر سے گلے ملو | ۱۱۹ |
| ۱۳۹ | نامحرم عورت سے ہاتھ ملانا حرام ہے مگر... | ۱۱۹ |
| ۱۴۰ | مونچھوں کو کٹوانا خوشبو لگانا سنت ہے | ۱۲۰ |
| ۱۴۱ | سفید بال نور ہیں | ۱۲۰ |
| ۱۴۲ | بال زیادہ ہو تو شہوت کم ہوتی ہے | ۱۲۱ |
| ۱۴۳ | دست سوال ہرگز دراز نہ کرے | ۱۲۱ |
| ۱۴۴ | سائل کے اظہار کرنے سے پہلے حاجت پوری کرو | ۱۲۱ |
| ۱۴۵ | سائل کی دعا دوسرے کے حق میں قبول ہوتی ہے | ۱۲۲ |
| ۱۴۶ | امام حسین علیہ السلام نے سائل کو دوگنا عطا کیا | ۱۲۲ |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۴۷ | سب کچھ خدا کے ہاتھ میں ہے | ۱۲۳ |
| ۱۴۸ | امام حسینؑ کی نصیحت | ۱۲۴ |
| ۱۴۹ | دانتوں سے ناخن نہ کاٹو | ۱۲۵ |
| ۱۵۰ | کوڑا کرکٹ گھر میں نہ رکھو | ۱۲۵ |
| ۱۵۱ | قبلہ کی طرف مت تھوکو | ۱۲۵ |
| ۱۵۲ | غذا کھانے سے پہلے ہاتھوں کو دھولو | ۱۲۶ |
| ۱۵۳ | گرم غذا میں برکت نہیں | ۱۲۶ |
| ۱۵۴ | غلاموں کی طرح بیٹھ کر کھانا کھاؤ | ۱۲۷ |
| ۱۵۵ | کھانا کھانے سے پہلے نمک کھاؤ | ۱۲۷ |
| ۱۵۶ | کھڑے ہو کر پانی مت پیو | ۱۲۸ |
| ۱۵۷ | حیوانوں کی طرح پانی مت پیو | ۱۲۸ |
| ۱۵۸ | جنابت کی حالت میں غذا کھانا مکروہ ہے | ۱۲۸ |
| ۱۵۹ | غذا کھانے کے اوقات عمر میں شمار نہیں ہوتے | ۱۲۹ |
| ۱۶۰ | فاسق و فاجر کی تعریف سے پرہیز کرو | ۱۲۹ |
| ۱۶۱ | جب کوئی نیکی کرے تو شکریہ ادا کرو | ۱۲۹ |
| ۱۶۲ | بڑھاپے میں لالچ اور آرزو جوان ہو جاتی ہے | ۱۳۰ |
| ۱۶۳ | نوکدار جوتا نہ پہنو | ۱۳۰ |
| ۱۶۴ | آٹھ سالہ بچے کو نماز کی تعلیم دو | ۱۳۱ |
| ۱۶۵ | نماز شب کے بارے میں سخت تاکید | ۱۳۱ |
| ۱۶۶ | نماز شب کے بارے میں مزید تاکید | ۱۳۱ |
| ۱۶۷ | امام زمانہ علیہ السلام کی تاکید | ۱۳۱ |





| | | |
|---|---|---|
| ۱۶۸ | نماز بہترین عمل ہے | ۱۳۲ |
| ۱۶۹ | نماز شب صحت کے لئے مفید ہے | ۱۳۲ |
| ۱۷۰ | نماز شب کی انتہائی تاکید | ۱۳۲ |
| ۱۷۱ | مردانگی کی تعریف | ۱۳۳ |
| ۱۷۲ | حضور قلب کے ساتھ دو رکعت بہتر ہے | ۱۳۳ |
| ۱۷۳ | قرض رات بھر کا غم اور دن بھر کی ذلت ہے | ۱۳۳ |
| ۱۷۴ | استطاعت کے باوجود قرض نہ دینے کا نتیجہ | ۱۳۴ |
| ۱۷۵ | سود خوری گناہ کبیرہ ہے | ۱۳۴ |
| ۱۷۶ | کنیت سے پکارنا احترام شخصیت ہے | ۱۳۵ |
| ۱۷۷ | منجم اور کاہن پر یقین نہ کر | ۱۳۵ |
| ۱۷۸ | توکل کی تعریف | ۱۳۷ |
| ۱۷۹ | کام کی تکمیل تک راز پوشیدہ رکھے | ۱۳۷ |
| ۱۸۰ | بلاوجہ ہنسنا جہالت ہے | ۱۳۸ |
| ۱۸۱ | کھڑے ہو کر جوتا نہ پہنو | ۱۳۸ |
| ۱۸۲ | جان بوجھ کر جھوٹا خواب بیان نہ کرو | ۱۳۸ |
| ۱۸۳ | جانور کو زندہ جلانا ممنوع ہے | ۱۳۹ |
| ۱۸۴ | مرغ کو برا نہ کہو | ۱۳۹ |
| ۱۸۵ | چغلخوری کرنا اور سننا حرام ہے | ۱۳۹ |
| ۱۸۶ | جھوٹی قسم کا برا انجام | ۱۳۹ |
| ۱۸۷ | مسواک کے بارے میں تاکید | ۱۴۰ |
| ۱۸۸ | امانت نصیحت اور مشورت کی تاکید | ۱۴۰ |

۱۸۹ پانچ آدمیوں کی بری صفات ۱۴۰

۱۹۰ دنیا کی مثال ۱۴۱

۱۹۱ رزق دو قسم کے ہوتے ہیں ۱۴۱

۱۹۲ اپنی زبان کو محفوظ رکھو ۱۴۲

۱۹۳ دنیا کا لالچی ریشم کے کیڑے کی مانند ہے ۱۴۳

۱۹۴ سچے دوست کی نشانی ۱۴۳

۱۹۵ برادر دینی کے حق ادائی کے طریقے ۱۴۴

۱۹۶ بیس سالہ دوستی رشتہ داری ہے ۱۴۴

۱۹۷ سچا دوست ۱۴۵

۱۹۸ بڑے بھائی کا مرتبہ ۱۴۵

۱۹۹ تین دن سے زیادہ دوستی منقطع نہ کرو ۱۴۵

۲۰۰ مرد کی خوش نصیبی ۱۴۶

۲۰۱ میری امت کی بہترین عورت ۱۴۶

۲۰۲ دلہن گھر میں داخل ہونے کے آداب ۱۴۶

۲۰۳ دلہن ایک ہفتہ چار چیزوں سے پرہیز کرے ۱۴۸

۲۰۴ ہر ماہ یکم اور پندرھویں رات ہم بستری نہ کرے ۱۴۸

۲۰۵ صرف پہلی رمضان کی رات ہم بستری مستحب ہے ۱۴۹

۲۰۶ حمل ساقط ہو جائے گا ۱۴۹

۲۰۷ قمر برج عقرب ہوتے ہوئے شادی نہ کرے ۱۵۰

۲۰۸ بچہ دیوانہ ہوگا ۱۵۰

۲۰۹ بچہ ہیجڑا ہوگا ۱۵۰





۲۱۰ ایک کپڑا دونوں استعمال نہ کریں ۲۵۱

۲۱۱ بچہ حافظ قرآن ہوگا ۲۵۲

۲۱۲ بچہ مشہور عالم ہوگا ۲۵۲

۲۱۳ بچہ ابدال بنے گا ۲۵۳

۲۱۴ بچہ زبردست خطیب ہوگا ۲۵۳

۲۱۵ ہم بستری کے وقت دعا ۲۵۳

۲۱۶ ان وصیتوں کو یاد کرلو ۲۵۴

۲۱۷ بیوی بچے مرد کے اسیر ہیں ۲۵۴

۲۱۸ بیوی بچوں کے اخراجات میں تنگی نہ کرے ۲۵۵

۲۱۹ عورت بیچ راستے میں نہ چلے ۲۵۵

۲۲۰ عورتیں تشیع جنازہ نہ کریں ۲۵۶

۲۲۱ نافرمان بیوی کا انجام ۲۵۶

۲۲۲ بلند مرتبہ شوہر ۲۵۷

۲۲۳ فاسقوں کی دعوت قبول نہ کرے ۲۵۷

۲۲۴ شہد کی مکھی کو نہ مارو ۲۵۸

۲۲۵ خدا کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھانا جائز نہیں ۲۵۸

۲۲۶ مزدور کام پر لگانے سے پہلے اجرت معین کرے ۲۵۸

۲۲۷ بیمار کا معالجہ اور حاجت پوری کرو ۲۵۹

۲۲۸ قرآن کی کونسی آیت بزرگ تر ہے؟ ۲۶۰

۲۲۹ سخاوت کی فضیلت ۲۶۰

۲۳۰ عمل خیر میں اسراف نہیں ۲۶۱

| | | |
|---|---|---|
| ۲۳۱ | سخاوت کا انجام | ۲۶۱ |
| ۲۳۲ | موسیٰ کی اطاعت اور فرعون کی مخالفت کرو | ۲۶۲ |
| ۲۳۳ | مومن بھائی کو غصے میں "اف" تک نہ کہو | ۲۶۲ |
| ۲۳۴ | دھوکہ اور ملاوٹ سے نقصان پہنچانے والا | ۲۶۳ |
| ۲۳۵ | لوگ جس کی زبان سے ڈر جاتے ہیں وہ جہنمی ہے | ۲۶۳ |




# گفتار مقدم

از قلم
علامہ سید رضی جعفر نقوی مدظلہ العالی

حضرت حجۃ الاسلام آقائے سید محمد علی حسینی مدظلہ العالی کی ذات والا صفات ہمارے علمی حلقے میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے اور نہ صرف ہمارے ملک کے اندر رہنے والے علمائے کرام کے درمیان آپ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں، بلکہ نجف اشرف اور قم مقدسہ کے بزرگ مجتہدین کرام، فقہائے عظام اور علمائے ذوی الاحترام کے نزدیک بھی نہایت وثوق و اعتماد کی حامل شخصیت سمجھے جاتے ہیں۔

آپ نے سرزمین بلتستان پر جامعہ محمدیہ، جامعہ مصطفویہ، مدرسہ صادقیہ اور زہرا اکیڈمی اسکردو کے علاوہ کراچی میں تعلیم یافتہ خواتین کے لئے جامعۃ الزہراؑ، طلبہ کے لئے جامعۃ السبطین (ابھی سینیا لائن)، جامعہ آل اطہار طیر، نوجوانوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت اور درس اخلاق کے لئے مکتب اہلبیتؑ رضویہ سوسائٹی کی تاسیس فرمائی۔

اسی کے ساتھ آپ کو دینی و مذہبی کتابوں کے نشر و اشاعت کا بھی بہت احساس ہے، کیونکہ اچھی کتاب نہ صرف یہ کہ ذوق مطالعہ رکھنے والوں کے لئے ذہنی غذا فراہم کرتی ہے، بلکہ ایک علمی سرمایہ ثابت ہوتی ہے، جس سے نسلاً بعد نسل، بنی نوع انسان کسب فیض کرتے رہتے ہیں اور عربی زبان کا مشہور و معروف مقولہ بھی ہے کہ، خیر جلیس فی الزمان کتاب۔

( زمانہ میں سب سے اچھا ساتھی، کتاب ہے )

چنانچہ مولانائے موصوف، اپنے ادارہ جامعۃ الزہراء کے زیر اہتمام متعدد کتابیں چھپوا چکے ہیں اور ان کتابوں نے مومنین کرام اور قارئین عظام سے سند قبولیت حاصل کی ہے۔

خاص طور سے عالم اسلام کے جلیل القدر دینی رہنما آیت اللہ حضرت آقائے سید عبدالحسین دستغیب علیہ الرحمہ کی نگارشات میں سے ایک اہم تالیف "گناہان کبیرہ" کے ترجمہ اور طباعت کو آپ نے نہایت محنت کے ساتھ خوبصورت انداز سے قوم کے سامنے پیش کیا، جس میں تقویٰ کی عظمت اور اس کے حصول کے اسباب، اس کے دنیاوی و اخروی فوائد و نتائج بھی بیان کئے گئے ہیں اور یہ کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے ایک جامع اور مقبول عام و خاص کتاب ہے، جو اردو، سندھی، انگریزی اور گجراتی میں بھی چھپ چکی ہے۔

زیر نظر کتاب "نوادر الاحادیث" بھی آپ کی قلمی خدمات کا ایک منفرد اور حسین شاہکار ہے، جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہلبیت طاہرین علیہم السلام کے ان ارشادات کو صحیح عربی متن اور ترجمہ و تشریح کے ساتھ ساتھ پیش کیا گیا، جن میں دنیا و آخرت کی سعادتوں کو اعداد و شمار کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔

جس طرح سے کہ عالم اسلام کے نہایت بلند و مرتبہ فقیہ و محدث حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اپنی مشہور کتاب "خصال" میں اہلبیت طاہرین



علیہم السلام کے ارشادات گرامی کو اعدا و شمار کے ساتھ مرتب کیا ہے۔

مثلاً، "وہ دو باتیں جن میں دنیا و آخرت کی سعادت پوشیدہ ہے۔" "وہ تین باتیں جو انسان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے والی ہیں" اور اسی طرح دوسری احادیث جو اعداد کے لحاظ سے مرتب کی گئی ہیں۔

میری دعا ہے کہ پروردگارِ عالم مولانائے موصوف کو صحت و عافیت کے ساتھ طولِ حیات عطا فرمائے اور آپ کی ان گرانقدر خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین رب العالمین۔ والسلام۔

الاحقر

سید رضی جعفر نقوی۔ کراچی

## مقدمہ

**بسم اللہ الرحمن الرحیم**

الحمد للہ رب العالمین والسلام علی جمیع الانبیاء والمرسلین - لاسیما" سیدھم وخاتمھم ابی القاسم محمد وعلی الہ الطیبین الطاھرین واللعن علی اعدائھم اجمعین الی قیام یوم الدین۔

## حدیث کے معنی اور تعریف

حدیث الحدیث ما یتحدث بہ و یخبر' اما بمعنی جدید ضد القدیم۔ (کتاب معانی القرآن)

حدیث کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کے بارے میں بات چیت کرنا اور خبر دینا۔ حدیث کے دوسرے معنی جدید بھی ہیں' جس کی ضد قدیم ہوتی ہے۔ علامہ راغب اصفہانی حدیث کے اصطلاحی معنی یوں بیان فرماتے ہیں۔

کل کلام یبلغ الانسان من جھتہ السمع اوالوحی فی یقظتہ او منامہ یقال لہ الحدیث۔ (مفردات راغب' ص ۱۱۰)

ہروہ کام جو کوئی انسان خواب یا بیداری کی حالت میں کان سے سنے



یا وحی کے ذریعے سے الہام ہو جائے' اسے حدیث کہا جاتا ہے۔

اور احادیث کی اپنے مقررہ اصول و قواعد اور علمی معیار کے مطابق جانچ پڑتال اور تحقیق کرنے والے بلند پایہ عالم دین کو "محدث" کہتے ہیں۔

و فی اصطلاح عامتہ المحدثین کلام خاص منقول عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم' او الائمتہ علیھم السلام او الصحابی او التابعی او من یحذ و حذوہ یحکی قولھم او فعلھم او تقریرھم - و عند اکثر محدثی الامامیتہ لا یطلق اسم الحدیث الا ما کان عن المعصوم علیھم السلام- (سفینتہ البحار' ج ا' ص ۲۲۸' مادہ حدیث)

محدث کبیر الحاج آقائے شیخ عباس قمی قدس سرہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ حدیث' محدثین کے اصطلاح میں ایک مخصوص کلام ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا آئمہ طاہرین علیہم السلام یا اصحاب و تابعین یا ان کے نقش قدم پر چلنے والے بزرگوں کے اقوال و افعال اور زبانی تقریروں کو حدیث کہتے ہیں اور اکثر علماء امامیہ کے نزدیک چاردہ معصومین علیہم السلام کے علاوہ کسی کے کلام کو حدیث کا نام دینا درست نہیں۔

دنیائے عرب پر جب جہالت کا گھٹاٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا تو حجاز

کے افق سے وحی الٰہی اور دین اسلام چہار سمت سے اپنی نورانی کرنیں بکھیرنے لگا۔ ایسے میں مرکز نور یعنی رسالت کے اردگرد فرمان الٰہی نازل ہوا۔

**ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا** (سورہ حشر آیت ۷)

"جو کچھ رسول تمہیں (آئین زندگی) دیں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے وہ منع کریں اس سے باز رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو" یعنی امرونہی الٰہی کا محور اپنے رسول کا قول قرار دیا۔

**وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی** (سورہ نجم آیت ۳ و ۴)

"اور وہ اپنی نفسانی خواہش سے کچھ بھی نہیں کہتے اس کا قول وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے مزید ارشاد ہوا۔

**لقد کان فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الاخر** (سورہ

"تمہارے واسطے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کا کردار وگفتار اور زندگی) بہترین نمونہ عمل ہے (یہ) ان لوگوں کے لئے ہے جو خدا اور روز آخرت کی امید رکھتے ہیں"۔



## اصحاب رسولؐ کی نظر میں حدیث کی اہمیت

ان آیات کی روشنی میں مہاجرین وانصار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں سراپا گوش بن کر ان کے اقوال وفرامین غور سے سننے، حفظ کرنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنے لگے اور اگر کوئی مجلس میں حاضر نہ ہوپاتا تو حاضرین اپنے دوست واحباب کو آپ کے اقوال وفرامین نہایت احترام اور احتیاط سے حرف بہ حرف نقل کرنے کے بعد عمل کی تلقین بھی کرتے تھے۔

بعض اصحاب جانوروں کی ہڈیوں، کھالوں اور درخت کے چھلکوں پر لکھ کر محفوظ رکھتے تھے۔ ایک دوسرے کو ہدیہ کے طور پر پیش کرتے تھے۔ شوق وعقیدت اور جذبہ ایمان کا یہ عالم تھا کہ ایک حدیث سننے، لکھنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے دور دراز شہروں سے چل کر مدینہ آتے تھے۔ اور لسان وحی سے سنتے تھے یا مدینہ کے کسی باشندے کو پتہ چلتا کہ شام، مصر، یمن اور ایران میں فلاں آدمی کے پاس فلاں حدیث موجود ہے تو وہ سامان سفر باندھ کر اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے جاتے تھے اور اپنے تمام امکانات قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ مفہوم حدیث پر عملاً کام کرنے کے بعد اس حدیث شریف کو اپنے کفن کے اندر رکھنے کے لئے وصیت کیا کرتے تھے۔ اس بارے میں چند اہم

احادیث پیش خدمت ہے۔

۱۔ شد رحال رجل من فسطاط مصر الی المدینة لیاخذ حدیث غدیر خم عن زید بن ارقم۔(سفینۃ البحار، ص۲۲۹)

ایک آدمی نے مملکت مصر سے مدینہ منورہ تک (کوسوں دور کا سفر) صرف اس لئے طے کیا تاکہ زید بن ارقم سے "غدیر خم" کی حدیث حاصل کرلے۔

۲۔ عن جابر بن عبداللہ رحمۃ اللہ قال، بلغنی حدیث عن رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ فابتعت بعیرا فشددت علیہ رحلی ثم سرت الیہ شہرا، حتی قدمت الشام، فاذا عبداللہ بن انس الانصاری فاتیت منزلہ، فقلت حدیث بلغنی عنک انک سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ۔ (سفینۃ البحار، ج ۱۔ ص ۲۳۰)

جابر بن عبداللہ (انصاری) کہتے ہیں مجھے یہ پتہ چلا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی کے پاس موجود ہے پس میں نے ایک اونٹ خرید لیا اور سفر سامان باندھ کر اونٹ پر سوار ہوا اور ایک مہینہ کا سفر طے کرکے مملکت شام پہنچا اور وہاں عبداللہ ابن انیس انصاری سے ملاقات کی اور کہا میں



نے سنا ہے کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے۔(حدیث سننے اور لکھنے کے بعد فوراً مدینہ واپس چلا گیا)

۳۔ نقل ایضا عن عطاء ان ابا ایوب رحل الی عقبۃ بن عامر فلما قدم مصرا" اخبرواعقبۃ فخرج الیہ قال حدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لم یبق احد سمعہ غیرک۔ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول من ستر مومنا علی خزیۃ ستر اللہ علیہ یوم القیامۃ قال فاتی ابو ایوب راحلتہ فرکبھا وانصرف الی المدینۃ وماحل رحلہ۔(سفینۃ البحار ج ۱۔ ص ۲۳۰)

ابو ایوب (مدینہ سے) مصر تک عقبہ بن عامر سے ملنے کے لئے گئے جب مصر پہنچے تو لوگوں نے ابوایوب کی آمد کی خبر سنائی تو استقبال کے لئے گھر سے باہر نکلے۔ ابوایوب نے کہا تم نے ایک ایسی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔ اب تمہارے سوا اور کوئی زندہ نہیں جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے سنی ہو عقبہ نے کہا ہاں سن لو۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ فرما رہے تھے جو شخص کسی مومن کے عیب یا گناہ پر پردہ ڈالے تو

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں پر پردہ ڈالے گا۔ راوی کہتا ہے جیسے ہی ابوایوب نے یہ روایت عقبہ بن عامر سے سنی اسی وقت اپنی سواری پر سوار ہوئے اور مدینہ کی طرف روانہ ہوئے اور سامان سفر سواری سے نہیں اتارا۔

۴۔ **اجتماع جماعتہ کثیرۃ علی ابی سعید الخدری لاخذ الحدیث عنہ فی عام الحرۃ** ۔(سفینۃ البحار' ص۲۲۹)

سال حرہ کے دوران (حرہ ایک مشہور تاریخی حادثہ ہے کہ یزید لعین کے حکم سے مسلم بن عقبہ نے مدینہ منورہ میں قتل عام کیا) تمام جانی خطرے کے باوجودابی سعید خدری علیہ الرحمتہ سے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سننے کے لئے سال بھرلوگوں کا بڑا اجتماع رہا۔

## حدیث آل محمدؐ سننے والوں کا حیرت انگیز منظر

خاندان عصمت وطہارت کے ماہ منور حضرت امام رضا علیہ السلام جب طوس (مشہدمقدس) تشریف لے جاتے ہوئے شہر نیشاپور سے گزر رہے تھے تو عقیدت مندوں کے ایک بڑے اجتماع نے آپ کو گھیرلیا ان میں سے ابو زرعہ اور محمد بن اسلم طوسی (جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کے حافظ تھے) نے آگے بڑھ کر عرض کیا۔ اے امام عالی مقام' اے فرزند امام' اے یادگار نبوت آپ کو آپ کے پاک وپاکیزہ آباؤ اجداد کا واسطہ اپنے چہرہ مبارک کی ایک جھلک تو دکھادیں۔



اور اپنے بزرگوں کی ایک حدیث توہمیں سنادیں۔

چنانچہ امام علیہ السلام نے حکم دیا کہ ان کی سواری روک دی جائے۔ **واقر عیون المسلمین بطلعتہ المبارکتہ المیمونت فکانت ذوابتاہ کذوابتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ۔**
جب کجاوہ سے وہ پردہ ہٹایا گیا تو درخشاں آفتاب کی مانند نورانی چہرہ دیکھ کر مجمع کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔ آپ نے اپنے جد بزرگوار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانند دونوں زلفیں دونوں شانوں پر ڈالے ہوئے تھے اور مجمع فرط جذبات سے دھاڑیں مار مار کر گریہ وزاری کررہا تھا۔ بہت سے لوگوں نے اپنے گریبان چاک کرلئے تھے اور بہت سے بے ہوش ہوکر زمین پر گرپڑے بعض لوگ حضرت کی سواری کی لگام و زین تھامے ہوئے تھے۔

الغرض لوگوں کا اژدہام شور گریہ اور اضطراب قیامت کا منظر پیش کررہا تھا۔ راوی کہتا ہے **الی ان انتصف النہار وجرت الدموع کاالانہار' وسکنت الاصوات' وصاحت الائمتہ' والقضاۃ' معاشر الناس اسمعوا وعوا" ولا توذوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ فی عترتہ وانصتوا** ۔ شہر نیشاپور کی پوری آبادی صبح سے زوال تک ایک عجیب انقلاب کی حالت سے گزررہی تھی؛ عاشقان آل محمد علیہم السلام کی آنکھوں سے نہروں کی طرح

آنسو جاری تھے یہاں تک کہ روتے روتے تھک کر سب خاموش ہوگئے۔

ایسے میں وہاں موجود علماء کرام روساء قوم اور قاضیوں نے آواز دی اے دوستداران آل محمد علیہم السلام خاموشی اختیار کرو۔ کلام امامؑ غور سے سنو اور حفظ کرو۔ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض نہ کرو بالکل خاموش رہو۔

بالآخر بہ مشکل تمام سکوت طاری ہونے پر حدیث "سلسلہ ذہبیہ" ارشاد فرمائی۔

## ۵-۶۔ سلسلہ ذہبیہ کی دو حدیث

پہلی حدیث

حدثنا احمد بن الحسن القطان قال' حدثنا عبدالرحمان ابن محمد الحسینی' قال حدثنی محمد بن ابراهیم بن محمد الفرازی' قال حدثنی عبد الله بن بحر الاهوازی' قال حدثنی الحسن بن محمد بن جمهور قال' حدثنی ابوالحسن بن علی بن عمر قال' حدثنی علی بن بلال عن علی بن موسی الرضا عن موسی بن جعفر' عن جعفر بن محمد' عن محمد بن علی' عن علی بن الحسین عن حسن بن علی' عن علی بن ابی طالب' عن النبیؐ عن



جبرئیل' عن میکائیل' عن اسرافیل' عن اللوح' عن القلم قال' یقول الله عزوجل ولایة علی بن ابی طالب حصنی فمن دخل فی حصنی امن من عذابی۔ (عیون اخبار الرضاؑ ص ۳۱۸ چھاپ قدیم)

احمد بن قطان کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمان فرزند محمد حسینی سے یہ حدیث سنی' اس نے کہا میں نے محمد بن ابراہیم فرزند محمد فرازی سے سنی' انہوں نے کہا میں نے عبداللہ فرزند بحر اہوازی سے سنی' انہوں نے کہا میں نے حسن بن علی محمد فرزند جمہور سے سنی' انہوں نے کہا میں نے ابوالحسن فرزند علی بن عمر سے سنی' انہوں نے کہا میں نے علی فرزند بلال سے' انہوں نے علی بن موسیٰ رضا (علیہ السلام) سے' انہوں نے حضرت موسیٰ بن جعفر (علیہ السلام) سے' انہوں نے حضرت جعفر (صادق علیہ السلام) سے' انہوں نے امام محمد (باقر علیہ السلام) انہوں نے علی بن الحسین (امام سجاد علیہ السلام) سے' انہوں نے حضرت حسین بن علی (علیہ السلام) سے' انہوں نے علی بن ابی طالب (علیہ السلام) سے' انہوں نے میکائیل سے' انہوں نے اسرافیل سے' انہوں نے لوح سے' اور لوح قلم سے اور قلم نے خداوند عزوجل سے فرماتے ہوئے سنا ولایت (محبت و سرپرستی) علی بن ابی طالب میرا قلعہ ہے۔ جو کوئی اس قلعے میں داخل ہوا۔ اس نے میرے عذاب سے نجات پائی۔

### دوسری حدیث

جب امام رضا علیہ السلام نیشاپور شہر سے باہر نکل رہے تھے ایسے میں "اصحاب حدیث" کا ایک گروہ خدمت اقدس میں حاضر ہوگئے اور عرض کی' اے فرزند رسول (ص) ایک حدیث سنایئے تاکہ ہم اس سے فیض حاصل کرسکیں۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے عماری سے سر مبارک باہر نکالا اور فرمایا

۷۔ **سمعت ابی موسی بن جعفر یقول' سمعت ابی محمد بن علی یقول' سمعت ابی علی بن الحسین یقول' سمعت ابی امیر المومنین علی بن ابی طالب یقول سمعت رسول اللہ یقول' سمعت جبرئیل یقول سمعت اللہ جل جلالہ یقول لا الہ الا اللہ حصنی فمن دخل فی حصنی امن من عذابی۔**

میں نے اپنے پدر بزرگوار موسیٰ بن جعفرؑ کے زبان مبارک سے سنا' انہوں نے فرمایا میں نے محمد بن علیؑ سے سنا' انہوں نے فرمایا میں نے علی بن الحسینؑ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا میں نے اپنے پدر بزرگوار امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ سے سنا' انہوں نے حضرت رسول خداؐ سے سنا' اور انہوں نے جبرائیلؑ سے' انہوں نے اللہ تعالیٰ سے فرماتے ہوئے سنا کہ لا الہ الا اللہ میرا مضبوط قلعہ ہے۔ جو کوئی میرے قلعے میں داخل ہوا



اس نے میرے عذاب سے نجات پائی۔

راوی کہتا ہے **وعدوا من المحابر اربع وعشرون الفا" سوی الدوی**۔ یعنی جب لوگوں کا شمار کیا جانے لگا تو معلوم ہوا صرف قلمدان اٹھا کر لکھنے والے کاتب چوبیس ہزار افراد تھے۔ ایسے کاتبوں کا شمار کرنا تو ممکن ہی نہیں تھا جن کے ہاتھ میں پنسل اور قلم تھے۔

فخرالمحدثین الحاج آقا شیخ عباس قمی اعلی اللہ مقامہ نے کتاب منتہی الامال جلد دوم صفحہ ۵۰۴ پر احادیث محمد و آل محمد علیہم السلام کے ایک عظیم قدردان کا واقعہ نقل کیا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اس کا ذکر کردیا جائے۔

شیخ عباس قمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ استاد معظم ابوالقاسم قشیری نے فرمایا جب حدیث "سلسلہ ذھبیہ" کی اہمیت اور فضیلت ایک ساسانی بادشاہ نے سنی تو اسے سونے کے پانی سے لکھنے کا حکم دیا اور یہ وصیت کردی کہ اسے میرے کفن میں رکھا جائے۔ چنانچہ جب بادشاہ انتقال کرگیا تو کسی نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تیرے پروردگار نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ بادشاہ نے جواب دیا کہ خداوند مہربان نے مجھے لا الہ الا اللہ پڑھنے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عقیدہ رکھنے اور اس حدیث کو احتراماً سونے کے پانی سے لکھنے کی بناء پر خلعت مغفرت سے نوازا ہے۔

## حدیث کی اہمیت حضرت زہراؑ کی نظر میں

۸۔ روی ابوجعفر الطبری فی الدلائل مسندا عن ابی مسعود قال' جاء رجل الی فاطمۃ' فقال یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ ھل ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ عندک شیئا فطوّلینہ' فقالت یا جاریۃ ھات تلک الجریدۃ' فطلبتھا فلم تجدہ' فقالت ویلک اطلبیھا فانھا تعدل عندی حسنا" وحسینا"۔ فطلبتھا فاذا ھی قدافمتھا فی قمامتھا' فاذا فیھا قال محمد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم لیس من المومنین من لم یامن جارہ بوائقہ ومن کان یومن باللہ والیوم الاخر فلا یوذی جارہ ومن کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او یسکت' ان اللہ تعالی یحب الخیر' الحلیم' المتعفف' ویبغض الفاحش البذاء السائل الملحف ان الحیاء من الایمان' والایمان فی الجنۃ و ان الفحش والبذاء فی النار۔ (سفینۃ البحار'ج۔۱'ص۲۲۹'باب حدث)

ابوجعفر طبری نے اپنی کتاب دلائل میں ابن مسعود سے یہ روایت



نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ اے دختر گرامی رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کیا آپ کے والد بزرگوار نے (ترکہ کے طور پر) کوئی چیز (آپ کے لئے) چھوڑی ہے؟ اور آپ نے اس کو محفوظ رکھا ہے؟ اگر ایسا ہے تو برائے مہربانی تحفہ کے طور پر مرحمت فرمائیں۔

حضرت زہراء علیہا السلام نے اپنی کنیز (فضہ) کو حکم دیا کہ فلاں کاپی میرے پاس لے آؤ۔ کنیز نے تلاش کیا مگر نہیں ملا تو آپ نے فرمایا افسوس ہو تم پر جلدی سے تلاش کرو۔ (اس کاپی میں ایسی احادیث موجود ہیں) میری نظر میں ان کی قدر و قیمت حسنؑ اور حسینؑ کے برابر ہے۔

کنیز نے نہایت دقت سے تلاش کیا تو دیکھا کہ اس نے زبالہ دان میں پھینک دی تھی تو اس کاپی میں ایک حدیث لکھی ہے (جس کا ترجمہ یہ ہے) پیغمبر خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص مومنین میں سے نہیں جس کی شرارتوں اور کرتوت سے اس کے ہمسائے محفوظ نہیں۔

جو کوئی خدا اور روز آخرت پر عقیدہ رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسیوں کو (اپنی گفتار و کردار سے تکلیف نہیں پہنچاتا) اور جو کوئی خدا اور روز آخرت کا معتقد ہے اسے زبان سے اچھی باتیں کرنی چاہئیں ورنہ خاموشی اختیار کرنا چاہئے یقیناً اللہ تعالیٰ نیک عمل بجا لانے والے ملنسار' پاک

دامن' بندے کو دوست رکھتا ہے۔ اور بدزبان فحش گو' اور تکرار کے ساتھ بھیک مانگنے والے سے دشمنی رکھتا ہے۔ بے شک حیاء ایمان کا ایک جز ہے اور اہل ایمان کا ابدی مقام بہشت ہے۔ فحش گو اور بدکلام کا ٹھکانا آتش جہنم ہے۔

اب سوچنے کا مقام ہے کہ آل محمد علیہم السلام کی نظر میں حدیث کی کس قدر اہمیت اور قدر وقیمت ہے۔ دیکھئے حضرت زہراء علیہا السلام ایک حدیث کو امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے برابر سمجھتی ہیں اور گمشدہ حدیث حاصل کرنے تک پریشان رہیں۔

درحقیقت خاندان نبوت وامامت کے کلمات واحادیث کتاب خدا کی تفسیر وتشریح اور نچوڑ ہیں۔ ان احادیث پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بنی نوع انسان چلنے پھرنے' جاگنے سونے' اٹھنے بیٹھنے' کھانے پینے' رشتے ناتے' میل جول' لین دین' حرکات وسکنات' تعلیم وتربیت' تمدن وثقافت غرض دینوی واخروی زندگی کے آئین واصول سیکھ سکتے ہیں۔

ہم احادیث اور فرمودات آل محمد علیہم السلام کی روشنی میں قرآن مجید سے احکام الٰہی اخذ کرتے ہیں۔ ورنہ عام انسان کی محدود عقل وفکر اور قلیل علم وفہم لامحدود پروردگار کے کلام کی گہرائیوں اور بلندیوں تک رسائی ممکن نہیں۔ چنانچہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں خدا نے ایک سو چار کتابیں نازل کیں اور ان سب کے تمام علوم تورات'



زبور اور انجیل میں ودیعت فرمائے پھر ان تینوں کے علوم بھی قرآن ہی کے سپرد کئے۔ قرآن مجید کی عظمت اور شان کے بارے میں ذرا سرسری نظر سے غور کریں۔ **لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القران لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظہیرا**" ۔ "اگر تمام انسان اور جنات (اجتماعی قوت سے) اس بات پر اکٹھا ہوں کہ قرآن کا مثل پیش کریں تو بھی ہرگز اس کا مثل نہیں لاسکتے اگرچہ ایک دوسرے کے مددگار بھی ہوں"۔ دوسری جگہ فرمایا **فیہ تبیان لکلشی** "قرآن میں تمام اشیاء (کائنات) کا بیان ہے"۔ **قال ابن عباس لوضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ**۔ اگر میرے اونٹ کے باندھنے کی رسی بھی گم ہوجائے تو میں وہ بھی قرآن مجید میں تلاش کرلوں گا۔

جب قرآن مجید عام انسانوں کی فہم وادراک سے بالاتر ہے تو اس کے محکمات ومتشابہات ظواہر وبواطن' حلال وحرام' تفسیر وتاویل سمجھنے کے لئے ہم ان ذوات مقدسہ کی طرف رجوع کرتے ہیں جن کے سینے اسرار ورموز الٰہیہ کا گنجینہ' ان کا گھر وحی والہام کا سرچشمہ اور علم وحکمت کا شہر ہیں' ان ہستیوں کا معلم و مربی خود رب العالمین ہے ان کے اقوال وافعال ہمارے لئے حجت اور نمونہ عمل ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہم احادیث آل محمد علیہم السلام کا دل وجان سے

احترام کرتے ہیں اور ان پر عمل کرنا دنیوی اور آخروی زندگی بنانے کے لئے لازم اور خوش نصیبی کا باعث سمجھتے ہیں۔

## فضیلت احادیث اور تبلیغ کی اہمیت

٩۔ عن عبد السلام بن صالح الهروی قال' سمعت ابا الحسن الرضا یقول رحم الله عبدا احیا امرنا فقلت له فکیف یحی امرکم؟ قال علیه السلام تیعلم علومنا ویعلمها الناس' فان الناس لوعلموا محاسن کلامنا لا تبعونا۔

(عیون اخبار الرضا طبع قدیم ص ٢٠٢ معانی الاخبار' ص ١٨٠)

عبدالسلام بن صالح ہروی کہتے ہیں میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل فرمائے اس بندے پر جو ہمارے امر (احادیث وسنن) کو زندہ کرے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کے امر کو کس طرح زندہ کرسکتے ہیں؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا ہمارے علوم خود سیکھ لے اور دوسروں کو سکھائے۔ یقیناً اگر لوگوں کو ہمارے کلام کی حسن وخوبی اور حقائق کا علم ہوجائے تو وہ ہماری پیروی پر ضرور آمادہ ہوجائیں گے۔

١٠۔ عن حنان بن سدیر' قال سمعت ابا عبدالله یقول من حفظ عنا اربعین حدیثا" من احادیثنا فی الحلال



والحرام بعثه الله یوم القیامة فقیها" عالما" ولم یعذبه۔

(الخصال' ج ٢۔ ص ٦۴۴)

حنان بن سدیر کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جو کوئی ہماری احادیث میں سے چالیس احادیث جو کہ حلال وحرام سے متعلق ہوں یاد کرلے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عالم فقیہ کی حالت میں محشور کرے گا اور اس پر عذاب بھی نہ ہوگا۔

١١۔ من تعلم حدیثین ینتفع بهما نفسه او یعلمهما غیره فینتفع بهما ماکان خیرا" له من عبادة ستین سنة۔ (میزان الحکمت' ج ٢۔ ص ٢٨٩)

جو کوئی دو حدیثیں سیکھ لے (ان پر عمل کرے) اور اپنے لئے فائدہ حاصل کرے یا دوسروں کو سکھا کر انہیں فائدہ پہنچائے تو یہ اس کے لئے ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

عن بن عباس' عن النبی صلی الله علیه واله قال' من حفظ من امتی اربعین حدیثا من السنة کنت له شفیعا" یوم القیامة۔ (الخصال ج ٢۔ ص ٦۴۴)

جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی میری امت میں سے چالیس احادیث میری سنت سے یاد کرلے تو روز قیامت میں اس کی

شفاعت کروں گا۔

۱۲۔ تذاکروا و تلاقوا، وتحدثوا فان الحدیث جلاء للقلوب، وان القلوب لترین کما یرین السیف، وجلائہ الحدیث۔ (اصول کافی، ص ۴۱)

تم ایک دوسرے سے ملاقات کرکے احادیث کا مذاکرہ اور مباحثہ کرو۔ یقیناً احادیث دلوں میں روشنی پیدا کرتی ہیں۔ دلوں کو گناہ کی آلودگی سے اس طرح زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو۔ چنانچہ زنگ دور کرنے کے لئے صیقل کی ضرورت ہوتی ہے اور دلوں کا صیقل حدیث (اہل بیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے۔

۱۳۔ عن الفضیل بن یسار قال، قال لی ابو جعفر علیہ السلام، یا فضیل ان حدیثنا یحیی القلوب۔ (زبدۃ الاحادیث بحوالہ الخصال، ص ۷)

فضیل بن یسار کہتے ہیں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ اے فضیل اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہماری احادیث مردہ دلوں کو زندہ کردیتی ہیں۔

۱۴۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، من ادی حدیثنا یقام بہ سنتہ و ثیلم بہ بدعتہ فلہ الجنتہ۔ (بحار۔ ج ۲۔ ص ۱۵۲)



رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان ایک ایسی حدیث میری امت تک پہنچادے جس سے ایک اسلامی سنت زندہ ہوجائے یا کوئی بدعت ختم ہوجائے تو اس کے لئے جنت ہے۔

۱۵۔ مالک بن انس الاصبحی المدنی احدی الائمتہ الاربعتہ السنیتہ صاحب الموطا احدی الصحاح الستہ، انہ کان یعظم الحدیث حتی قیل، انہ کان لایحدث الا متمکنا" علی طہارۃ، جالسا" علی صدر فراشہ بوقار وہیبتہ، وکان یکرہ ان یحدث علی الطریق، اوقائما" او مستعجلا"۔ (سفینتہ البحار ص ۵۵۰ مادۃ ملک)

مالک بن انس اصبحی مدنی اہل سنت کے چار اماموں میں سے ایک شمار کئے جاتے ہیں وہ کتاب موطا کے مصنف ہیں اور یہ کتاب صحاح ستہ میں محسوب ہوتی ہے۔ وہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم واحترام کے پیش نظر اسے چومتے تھے۔ اس سے پہلے وہ وضو کرکے اپنے فرش کے صدر نشین جگہ پر نہایت ہیبت اور وقار کے ساتھ آرام سے بیٹھے بغیر احادیث بیان نہیں کرتے تھے۔ وہ راستہ چلتے، کھڑی حالت میں یا عجلت میں حدیث سنانے کو پسند نہیں کرتے تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار

نے مجھ سے خطاب کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمائے۔

۱۶- یا بنی اعرف منازل الشیعتہ علی قدر روایتھم ومعرفتھم' فان المعرفتہ ھی الدرایتہ للروایتہ' وبالدرایات للروایات یعلو المومن الی اقصی درجات الایمان۔ (بحار الانوار ج۲۔ص۱۸۴)

اے میرے فرزند! شیعوں کی قدر ومنزلت کی پہچان ان کے (سینوں میں محفوظ) روایات واحادیث سے اور ان کی شناخت حصول معرفت سے کیا کرو اور یقیناً روایات کو اچھی طرح سمجھنا ہی معرفت ہے اور روایات کے مفہوم ومطالب سمجھنے سے مومن ایمان کے بلند ترین مقامات تک رسائی حاصل کرسکتا ہے۔

۱۷- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال' حدیث تدری خیر من الف (حدیث) ترویہ۔ (بحار الانوار ج۲۔ص۱۸۴۔ معانی الاخبار ص۲۰۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا (معنی اور مطلب) سمجھنے کے ساتھ ایک ہی حدیث تیرے لئے کافی اور بہتر ہے بہ نسبت ایک ہزار احادیث کے جو (نا سمجھی کی حالت میں) بیان کرے۔

۱۸- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ اللھم ارحم خلفائی ثلاثا' قیل یا رسول اللہ ومن خلفائک؟ قال



الذین یاتون من بعدی ویروون احادیثی وسنتی' یحبون یبلغون حدیثی وسنتی فیعلمونھا الناس من بعدی اولئک رفقائی فی الجنتہ۔ (بحار ج۲۔ ص۱۴۴۔ وسائل الشیعہ ج۱۸۔ص۶۶)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ تکرار کرتے ہوئے فرمایا "خدایا میرے خلفاء پر رحم فرما" حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے خلفاء کون ہیں؟ فرمایا وہ افراد ہیں جو میری (وفات کے) بعد پیدا ہوں گے۔ وہ میری احادیث اور سنت کو نقل کریں گے ان کو دل وجان سے دوست رکھیں گے لوگوں میں تبلیغ کریں گے اور ان کو تعلیم دینے کی کوشش کریں گے یہی لوگ جنت میں میرے رفقاء ہوں گے۔

۱۹- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من کتب عنی علما او حدیثا لم یزل یکتب لہ الاجر مابقی ذالک العلم والحدیث۔ (کنزالعمال وعلم حدیث ص۳۳)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص میرا ایک علم یا ایک حدیث تحریر کرے تو جب تک وہ علم یا حدیث اس دنیا میں باقی رہتی ہے بلا فاصلہ اجر وثواب اس کاتب کے نامہ اعمال میں لکھتے رہیں

گے۔

۲۰۔ عن معاویۃ بن عمار قال' قلت لابی عبداللہ علیہ السلام رجل راویۃ لحدیثکم یبث ذالک الی الناس ویشددہ فی قلوب شیعتکم' ولعل عابداً من شیعتکم لیست لہ ھذا الروایۃ' ایھما افضل؟ قال راویۃ لحدیثنا یبث فی الناس' ویشددہ فی قلوب شیعتنا افضل من الف عابد۔ (بحار الانوار ج۲۔ ص۱۴۵)

معاویہ ابن عمار کہتے ہیں۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا ایک آدمی آپ حضرات کی احادیث نقل و بیان کرتا ہے اور لوگوں کے درمیان تبلیغ کرنا اہم ترین فریضہ سمجھتا ہے اور اس طرح کی کوششوں سے آپ کی شیعوں کے دلوں میں ایمان و معرفت کی روشنی پیدا کرتا ہے لوگوں کے درمیان نشرواشاعت اور تبلیغ کے ذریعہ آپ کے شیعوں کے دلوں میں ایمان کی پختگی پیدا کرتا ہے ان کے کردار وگفتار کی اصلاح کرتا ہے۔ دوسری طرف آپ کے شیعوں میں سے ایک عبادت گزار ہے وہ عبادت میں مصروف رہتا ہے اور آپ کی احادیث اور تبلیغ احکام سے اسے کوئی سروکار نہیں۔ اب بتایئے ان دونوں میں سے کونسا افضل ہے؟ فرمایا ہماری احادیث نقل وبیان کرنے والا لوگوں کے درمیان



نشرواشاعت اور تبلیغ کرنے والا اور ہمارے شیعوں کے عقائد وایمان مضبوط بنانے والا ایک ہزار عابد سے بہتر ہے۔

## محدّث کی عظمت اور احترام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

۲۱۔ ان المحدث بمنزلۃ رجل من الصدیقین' فینبغی لہ الاجتناب عما کرہ اللہ' خوفاً من اخذہ تعالی۔ (سفینۃ البحار' ج۱' ص ۲۳۲' مادہ حدث)

یقیناً محدث کا درجہ گروہ صدیقین میں سے ایک کے برابر ہوتا ہے' اس لئے سزاوار ہے کہ اس کے خلاف ایسے اقدام کرنے سے پرہیز کرے جس میں خدا کی ناراضگی ہو۔ کہیں اللہ تعالی کے غیظ و غضب میں مبتلا نہ ہونے پائے۔

۲۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال' حدیث فی حلال و حرام تاخذہ من صادق خیر من الدنیا و ما فیھا من ذھب و فضۃ۔ (سفینۃ البحار' ص ۲۲۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا' حلال و حرام سے متعلق ایک حدیث کسی سچے آدمی سے سننا تمام دنیا اور اس میں موجود مال و دولت بشمول سونا چاندی سے زیادہ بہتر ہے۔

## ۲۳۔ احادیث نقل اور بیان کرنے کے آداب

قال أمیر المومنین علیه السلام' اذا حدثتم بحدیث فاسندوه الی الذی حدثکم فان کان حقا" فلکم' و ان کان کذبا" فعلیه۔ (سفینۃ البحار ج ا۔ ص ۲۲۸)

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جب تم کسی قسم کی حدیث کو نقل و بیان کرنے لگو تو جس سے تم نے سنا ہو (یا کسی کتاب میں دیکھا ہو) اس راوی کا حوالہ دو۔ اگر اس نے سچ کہا ہے تو تمہارا مطلب حاصل ہوا' اگر جھوٹ بولا ہے تو اس کا ذمہ دار خود راوی ہوگا۔

۲۴۔ عن محمد بن مسلم قال' قلت لابی عبداللہ اسمع الحدیث منک فازید وانقص' قال ان کنت ترید معانیه فلا باس۔ (سفینۃ البحار' ج ا' ص ۲۲۸' مادہ حدیث)

محمد بن مسلم کہتے ہیں' میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا اے مولاؑ میں آپ سے حدیث سنتا ہوں' پھر اسے بیان کرتے وقت کمی و زیادتی کردیتا ہوں۔ کیا یہ طریقہ درست ہے؟ آپؑ نے فرمایا' اگر تم حدیث کے معانی اور اس کے مفاہیم کی تلاش میں ہو اور مطالب واضح کرنے کے سلسلے میں کم و زیادہ کرنا چاہتے ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۲۵۔ عن ابی بصیر قال' قلت لابی عبداللہ علیه السلم



قول اللہ جل ثناء و الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه" قال هو الرجل یسمع الحدیث فیحدث به کما سمعه لا یزید فیه ولا ینقص۔ (سفینۃ البحار' ج ا' ص ۲۲۸' مادہ حدیث)

ابی بصیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کلام الٰہی کے متعلق پوچھا۔

فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه۔

"(اے رسول) بشارت دو میرے ان بندوں کو جو ہر قول کو سنتے ہیں' پھر جو بھی بہترین کلام ہو' اس کی پیروی کرتے ہیں"۔

سائل کے جواب میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا' اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی حدیث کو سنتا ہے' پھر اس میں نہ کم کرتا ہے اور نہ کوئی چیز اضافہ کرتا ہے۔ (جیسا سنا' ویسا ہی نقل کرتا ہے)

یہاں تک پچیس احادیث معتبر کتابوں سے نقل کی گئیں جن کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہے ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

کاش ہمارے اندر وہ صفات' جذبات' فداکاری اور درد دین پیدا ہوجائے جو ہمارے آباؤاجداد اور بزرگوں میں پائے جاتے تھے اس زمانے کے خوش قسمت لوگ احادیث اور کلمات آل محمد علیہم السلام سنتے اور ان کو حفظ کرنے اور عمل کرنے کے لئے اپنے تمام امکانات قربان کرنے پر

آمادہ تھے چنانچہ تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا یہاں تک کہ حضرت زہراء طاہرہ سلام اللہ علیہا نے اپنے پدر بزرگوار کی حدیث کو اپنی اولاد اور جگر کے ٹکڑوں کے برابر قرار دیا۔ اور جناب جابر انصاری ایک حدیث عبداللہ ابن انیس انصاری سے حاصل کرنے کے لئے ایک مہینہ کا راستہ طے کرکے مدینہ سے شام روانہ ہوئے......

غرض عصر حاضر کا صدر اسلام سے موازنہ کیا جائے تو زمین و آسمان کا فرق صاف نظر آتا ہے۔ دیکھئے ہم دنیوی باتیں سننے اور خواہشات نفسانی پوری کرنے کے لئے قیمتی چیزیں جیسے ریڈیو، رنگین ٹیلیویژن، وی سی آر، ریکارڈر، آڈیو ویڈیو کیسٹین، ناول کی کتابیں، مجلّے، اخبارات اور دوسرے تعیش و آرائش کے کتنے سامان واسباب جن پر لاکھوں روپے خرچ کرکے فراہم کرتے ہیں پھر بھی جی نہیں بھرتا لیکن چالیس پچاس روپے ماہوار بچاکر خود اور اپنے گھر والوں کے لئے دینی کتابیں اور درس اخلاق کی کیسٹیں خریدنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ تعجب یہ ہے کہ ہمیں ایسی لاپروائیوں اور اہم دینی امور سے انحراف کا ذرہ بھر احساس بھی نہیں۔

عدم احساس کی ایک واضح دلیل یہ بھی ہے کہ جہاں ایک عالم باعمل دس دن کے دروس اخلاق دیتا ہے تو بیسوں کتابوں سے مواد حاصل کرکے نہایت محنت ولگن سے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے بلامعاوضہ اپنی مخلصانہ خدمات پیش کرتے ہیں۔ تو اس محلے کے پانچ فیصد حضرات



احادیث واحکام سننے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے بلکہ العیاذ باللہ مجلس وعظ واحادیث سے فلمیں دیکھنے اور ڈرامے سننے کے اوقات ٹکراتے ہوں تو فلم اور ڈرامے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اکثر لوگ صبح سویرے تلاوت قرآن اور تعقیبات کے بجائے نہایت دلچسپی سے اخبار پڑھتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت اور تعقیبات کے بعد اخبار پڑھنا بھی ضروری ہے چونکہ معصومؑ فرماتے ہیں **العاقل بصیر بزمانہ** یعنی عقلمند شخص وہ ہے جو اپنے گردوپیش اور اپنے زمانہ کے حالات سے باخبر ہو۔

## اختتام

مختصر یہ کہ قرآنی ارشادات کے مطابق بعثت حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غرض وغایت تزکیہ نفس، تہذیب اخلاق، تبلیغ احکام الٰہی اور علم وحکمت کی تعلیم ہے۔ ان اہم مقاصد کے حصول کا ذریعہ صرف خاندان نبوت وامامت کی احادیث ہے۔ بنابراین انتھک کوششوں سے ایسی منتخب احادیث جو ہمارے معاشرے کی اصلاح اور عملی زندگی کے لئے مفید ثابت ہوسکتی ہیں اکتالیس مشہور ومستند کتابوں سے تلاش کرکے ان کے عربی متن عبارت اور حوالہ جات کے ساتھ نہایت سلیس اردو زبان میں ترجمہ کرکے ناظرین محترم کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔ اس کتاب شریف کا نام "نوادر الاحادیث" رکھا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دس جلدوں پر مشتمل

کتابیں یکے بعد دیگرے عنقریب شائع کی جائیں گی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ احادیث کی عربی عبارت ان کی تشریحات وتوضیحات جیسا کہ ماخذ کی کتابوں میں موجود ہیں کم وزیادہ کئے بغیر ہوبہو نقل کرکے اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے اور اہل زبان کی طرف سے تصحیح بھی ہو چکی ہے۔ اس لئے ناظرین محترم کی خدمت میں گزارش ہے کہ پھر بھی کہیں لغزش یا اشتباہ نظر آئے تو براہ راست ٹیلیفون یا تحریری طور پر مجھے اطلاع دیں۔ چنانچہ اس بارے میں مولا علی بن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں **احب اخوانی الی من اهدی عیوبی الی** میرے دوستوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ شخص ہے جو میرے عیوب ونقائص چن چن کر ہدیہ کے طور پر میرے سامنے پیش کردے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تعلیمات آل محمد علیہم السلام پر عمل کرنے اور دنیا وآخرت کی سعادتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

**ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ۔ ربنا اغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ بحق محمد والہ الطیبین الطاهرین۔**

خادم علوم آل محمد علیہم السلام

سید محمد علی حسینی۔ بلتستانی



## صلوات کی فضیلت

**ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایها الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما"** (سورۂ احزاب آیت ۵۶)

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ اے صاحبان ایمان! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو جیسا کہ سلام کا حق ہے"۔

علامہ شہید ثانی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "منیتہ المرید فی آداب المفید" کے صفحہ ۲۹۴ پر مذکورہ آیہ شریفہ کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ کچھ محروم و نادان لوگ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھنے کے بعد مکمل "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" لکھنے کے بجائے اشارے کے طور پر "ص" یا "صلعم" لکھ دیتے ہیں۔ یہ طریقہ ترک اولیٰ کے مترادف ہے اور قرآن وسنت کے خلاف ہے۔

## ناقص درود لکھنے والے کا ہاتھ کٹ گیا

اس سلسلے میں ایک عالم دین فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ "صلعم" لکھا تھا' اس کا ہاتھ بازو سے کٹ گیا۔

## ۱۔ درود لکھنے والے کاتب کو فرشتے دعا دیتے ہیں

"منیتہ المرید" ہی کے صفحہ ۲۹۵ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک

حدیث ہے جس میں آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی تحریر میں (جہاں میرا ذکر ہو) درود و سلام لکھے تو جب تک اس تحریر میں صلوات باقی رہے گی، سارے آسمان کے فرشتے ہمیشہ خداوندعالم سے اس شخص کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں گے۔ **اللھم صلّ علیٰ محمدٍ وآل محمدٍ** ۔

## ۲۔ ایک مرتبہ درود پڑھنے سے تمام گناہوں کی معافی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے من صلی علی مرۃ لم یبق من الذنوب ذرۃ" "جو شخص مجھ پر (صرف) ایک مرتبہ درود بھیجے تو اس کے ذمے ایک ذرہ بھی گناہ باقی نہیں رہے گا"۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ**

علامہ شہید ثانی علیہ الرحمہ اس بحث کے اختتام پر فرماتے ہیں بہتر تو یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم شریف کے بولنے، سننے اور لکھنے کے موقع پر "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" لکھنا چاہئے تاکہ آیہ شریفہ ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوآ صلوا علیہ و سلّموا تسلیما" کے حکم خدا پر مکمل عمل ہوجائے۔

اسی طرح پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اطہار اور اصحاب کرام کے اسمائے گرامی تحریر کریں تو مخفف (ع) (ض) کے بجائے کاملا" "علیہ السلام"" "رضی اللہ عنہ" اور "علیہ الرحمہ" وغیرہ لکھنا



چاہئے بلکہ علماء دین، مجتہدین، اہل فضل و تقویٰ کے ساتھ بھی مناسب کلمات لکھنا ضروری ہے۔

## ۳۔ زیادہ استغفار کرنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اکثر و الاستغفار فانہ یَجْلِبَ الرِّزق

"کثرت سے استغفار کیا کرو کہ اس سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے"۔

## ۴۔ توبہ فوراً کرلینی چاہئے

قال الامام الصادق علیہ السلام یا ھشام لیس منا من لم یحاسبْ نفسَہُ فی کلِ یومٍ فاِنْ عمل حسنا" استزاد منہ و اِنْ عمل سیّاً" استغفراللہ منہ و تاب الیہ (تحف العقول ص۳۶۲)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے ھشام جو شخص روزانہ اپنے نفس کا محاسبہ نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (یہ اس لئے ضروری ہے کہ) اگر اس نے (دن بھر) نیک اعمال انجام دیئے ہیں تو اس میں مزید اضافے کی کوشش کرے۔ اور اگر برے اعمال انجام دیئے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور (فوری طور) توبہ کرلے۔

## ۵۔ دل میں استغفار کرنا بھی کافی ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ومن علم ان المعاقب علی الذنوب اللہ فقد استغفر و ان لم یحرک بہ لسانہ و قرأ وان تبدوا مافی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء واللہ علی کل شی قدیر (تحف العقول ص۴۲۹)

"اور جس شخص کا دل جانتا ہے کہ گناہوں پر سزا دینے والا اللہ ہی ہے تو اگرچہ اس کی زبان حرکت میں نہ آئے اور استغفار نہ کرے تو بھی درحقیقت اس نے استغفار و توبہ کی ہے"۔ اس کے بعد آنحضرت نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ (ترجمہ) "اگر اس چیز کو جو تمہارے دل میں ہے، اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ، خدا ان سب چیزوں کا حساب لے گا، وہ جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہے سزا دیتا ہے، بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے"۔(سورۂ بقرہ آیت ۲۸۴)

## ۶۔ استغفار کرنے کے بعد دوبارہ گناہ نہ کرو

قال الامام علی علیہ السلام الاستغفار مع الاصرار ذنوب مُجدّدۃ (تحف العقول ص۳۵۰)

امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بار بار گناہ کرنا



اور استغفار کرنا بجائے خود بار بار نئے گناہوں میں ملوث ہونے کے مترادف ہے۔

## ۷۔ توبہ نصوح کسے کہتے ہیں؟

و قیل لہ ما التوبہ النصوح؟ فقال علیہ السلام ندم بالقلب و استغفار باللسان والعقد علی اَنْ لاّ یَعُوْدَ (تحف العقول ص۲۳۲)

کسی نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے سوال کیا مولا توبہ نصوح کسے کہتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا :

(ا) دل سے اپنے کئے ہوئے (برے عمل) پر پشیمان ہونا

(ب) اور زبان سے استغفار کرنا

(ج) اور اس بات کا عہد کرنا کہ آئندہ کبھی بھی اس گناہ کا اعادہ نہیں کرے گا۔

## ۸۔ میت کے لئے استغفار کیا کرو

مُرُوا اھالیکم بالقول الحسن عند المیت فان فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لما قبض ابوھا اشعرھا بنات ہاشم فقالت اترکوا الحِداد و علیکم بالدعاءِ (تحف العقول ص۱۱۰)

تم اپنے اہل خانہ کو حکم دو کہ مردے کے نزدیک اچھی باتیں کریں۔

جب حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا دختر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد گرامی انتقال فرما گئے تو بنی ہاشم کی عورتیں عرب کے دور جاہلیت کے مانند آپ کے لئے ماتمی لباس لے کر آئیں تو آپ نے ارشاد فرمایا دور جاہلیت (یعنی اپنے کسی عزیز و رشتہ دار کے غم میں سر کے بال کھولنا' چہرے کو نوچنا' بلند آواز سے چیخ چیخ کر رونا) کے رسم و رواج ترک کر دو۔ اس کے بجائے میت کے لئے زیادہ سے زیادہ دعا اور استغفار کرو۔

## ۹۔ والدین کی قبر پر اپنی حاجت خدا سے طلب کرو

قال الامام علی علیہ السلام لیطلب الرجل الحاجتہ عند قبر ابیہ و اُمّہ بعد ما یدعوا لھما (تحف العقول ص۱۰۸)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا انسان پہلے اپنے والدین کی قبر پر جا کر ان کے حق میں دعا اور طلب مغفرت کرے۔ پھر اس کے بعد اپنی حاجت خداوند عالم سے طلب کرے۔

## انگوٹھی کی اقسام

انگوٹھی در حقیقت دو اجزاء سے مرکب ہے۔ ایک تو دھات ہے جس



سے انگوٹھی یا چھلا وغیرہ بنایا جاتا ہے۔ دوسرے نگینہ جسے انگوٹھی میں لگایا جاتا ہے۔ اب دھات کے اعتبار سے انگوٹھی کی چار معروف اقسام ہیں۔ سونا' چاندی' لوہا اور پیتل۔

## سونا مرد کے لئے حرام ہے

انگوٹھی کی پہلی قسم یعنی سونے کی تو ہر مرد کے لئے مطلقاً" حرام ہے۔ بلکہ مرد کے لئے سونے کا کوئی بھی زیور پہننا بالکل حرام ہے۔ البتہ عورتیں سونے کی انگوٹھی و دیگر زیورات پہن سکتی ہیں۔

## ۱۰۔ چاندی کی انگوٹھی

انگوٹھی کی دوسری قسم یعنی چاندی کی ہر مرد بھی پہن سکتا ہے اور ہر عورت بھی۔ جبکہ آخر الذکر دو قسمیں لوہے اور پیتل کی انگوٹھی پہننے کو منع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں امیر المومنین علیہ السلام کا ایک فرمان بھی ہے کہ آپ نے فرمایا۔

لا تختموا بغیر الفضتہ فان رسول اللہ قال ما طھّر اللہ یدا" فیھا خاتم حدید (تحف العقول ص۱۰۳)

حضرت امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام نے اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم چاندی کے سوا کسی اور دھات کی انگوٹھی نہ پہننا چونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے

مخاطب ہو کر فرمایا تھا اللہ تعالیٰ اس ہاتھ کو پاک نہیں کرتا (یعنی خیر و برکت نہیں دیتا) جس میں لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی ہو۔

## ۱۱۔ انگوٹھی کس ہاتھ اور کس انگلی میں پہنے؟

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ سیدھے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا شیعیان علی علیہ السلام کی علامت ہے۔ مستحب ہے کہ انگوٹھی انگشت شہادت اور اس کے برابر والی انگلی میں نہ پہنے۔ اس ضمن میں ایک حدیث ہے :

**۱۲۔ یا علی لا تختم بالسّبّابَۃِ والوسطی فانہ کان یتختم قوم لوط فیھما ولا تعرالخنصر (تحف ص ۱۶)**

"اے علی انگوٹھی کو انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی میں نہ پہننا، چونکہ قوم لوط ان دونوں انگلیوں میں انگوٹھی پہنا کرتی تھی۔ اور چھوٹی انگلی کو بغیر انگوٹھی کے، خالی نہ رکھا کرو۔"

## نگینوں کی اقسام

انگوٹھی میں لگانے کے لئے مختلف اقسام کے نگینے پائے جاتے ہیں مثلاً عقیق، فیروزہ، درنجف، یاقوت، نیلم، زمرد اور حدید وغیرہ۔



## ۱۳۔ عقیق کی فضیلت

عقیق کئی رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً سرخ، زرد، سفید اور سبز وغیرہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل سے دریافت کیا کہ کس قسم کی انگوٹھی پہننا چاہئے۔ جبرئیل نے عرض کیا عقیق سرخ پہننا چاہئے۔

## ۱۴۔ عقیق کی تین اقسام زیادہ بہتر ہیں

۱۔ روایت میں ہے کہ بہشت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر عقیق سرخ سے بنا ہوا ہے۔

۲۔ حضرت علی علیہ السلام کا گھر عقیق سفید سے بنا ہوا ہے۔ اور

۳۔ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا گھر عقیق زرد سے بنا ہوا ہے۔

شیعیان آل محمد علیہم السلام کو ان تین رنگ کے عقیق پہننے چاہئیں۔ جن سے بلائیں دور ہوتی ہیں، روزی زیادہ ہوتی ہے، دشمن دور رہتا ہے، ظالم کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور جن چیزوں سے انسان ڈرتا ہے، ان سے بے خوف رہتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جس شخص کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو اور وہ نماز باجماعت ادا کر رہا ہو تو اس شخص کی نماز چالیس درجے افضل ہے اس شخص کی نماز سے جس کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی نہ ہو۔

## ۱۵۔ اگر عقیق پہنے ہوتا تو کوڑے کی مار سے بچ جاتا

سلیمان اعمش نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ چند سپاہی منصور عباسی کے گھر سے ایک آدمی کو کوڑے مارتے ہوئے باہر لے جارہے تھے۔ امام نے دیکھا تو فرمایا اے سلیمان اعمش ذرا اس شخص کے ہاتھ میں دیکھو کہ کس قسم کی انگوٹھی ہے۔ سلیمان نے عرض کی فرزند رسول عقیق کی انگوٹھی تو نہیں ہے۔ امام نے فرمایا اگر عقیق کی انگوٹھی پہنے ہوتا تو کوڑے کی مار سے محفوظ رہتا۔

## ۱۶۔ عقیق کی پانچ فضیلتیں

سلیمان اعمش نے کہا اے فرزند رسولؐ عقیق کے اور فضائل بیان فرمایئے۔ امام نے ارشاد فرمایا :

(۱) جس ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو وہ کٹ جانے سے محفوظ رہتا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ اس ہاتھ کو دوست رکھتا ہے جس میں عقیق ہو اور وہ اس کی بارگاہ میں بلند ہو۔

(۳) اللہ عقیق پہننے والے کو ہر بلا سے محفوظ رکھتا ہے۔

سلیمان نے کہا مزید ارشاد فرمایئے۔ امام نے فرمایا :

(۴) عقیق پہننے سے فقر و فاقہ اور دیگر پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔

(۵) عقیق کی انگوٹھی کے ساتھ دو رکعت نماز بہتر ہے' اس ہزار رکعت سے جو بغیر عقیق کے پڑھی ہو۔



## ۱۷۔ صبح سویرے عقیق کی انگوٹھی پر نگاہ کرے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کو کسی اور چیز پر نگاہ کرنے سے پہلے اپنی عقیق کی انگوٹھی پر نگاہ کرے اور سورۂ قدر کی تلاوت کرے اور پھر یہ دعا پڑھے

**امنت باللہ وحدہ لاشریک لہ و کفرت بالجبت والطاغوت و امنت بسرِّ الِ محمد و علا نیتھم و ظاھرھم و باطنھم و اولھم و اخرھم ۔**

تو خداوند عالم اس کو اس دن کی تمام برائیوں اور بلاؤں سے جو آسمان سے نازل ہوتی ہیں یا زمین سے حادث ہوتی ہیں' محفوظ رکھتا ہے"۔

## ۱۸۔ فیروزہ کی فضیلت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ میں اس ہاتھ سے شرم محسوس کرتا ہوں جو دعاء کے لئے میری طرف بلند ہوتا ہے اور اس میں فیروزہ کی انگشتری ہو' پھر میں اس کو ناامید واپس کروں۔

## ۱۹۔ فیروزہ بینائی میں اضافہ کرتا ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا :

(۱) جس شخص نے فیروزہ کی انگوٹھی پہنی ہوئی ہو' وہ کبھی محتاج نہیں ہوگا۔

(۲) فیروزہ قوت بینائی میں اضافہ کرتا ہے۔

(۳) جس کے ہاتھ میں فیروزہ ہو اور وہ کسی کام کے لئے جائے تو اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی۔(اقتباس از حلیتہ المتقین)

## ۲۰۔ بہترین شخص کی نشاندہی

**قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خیارکم احسنکم اخلاقا" الذین یألفون و یوء لفونَ (تحف العقول ص۴۸)**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں بہترین شخص وہ ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں۔ ایسے افراد دوسروں سے اور دوسرے ان سے محبت کرتے ہیں۔

## ۲۱۔ حسن خلق رزق میں اضافہ کرتا ہے

**قال الامام الصادق علیہ السلام حسن الخلق من الدین و هو یزید فی الرزق (تحف العقول ص۳۴۴)**

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خوش خلقی دین کا جز ہے اور اس سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔



## ۲۲۔ حسن خلق کی تعریف

**سئل عن الصادق علیہ السلام ماحدّ حسن الخلق؟ قال تلین جانبک و تطیب کلامک و تلقی اخاک ببشر حسن (من لایحضرہ' ج ۴' ص ۲۹۵)**

امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ حسن اخلاق کی کیا تعریف ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارے پہلو میں جو شخص ہے اس سے نرمی کے ساتھ پیش آنا' اس سے اچھی باتیں کرنا اور خندہ پیشانی کے ساتھ اپنے بھائی سے ملاقات کرنا حسن اخلاق ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بے شک خداوند تبارک و تعالیٰ نے تمہارے درمیان اس طرح سے اخلاق کو تقسیم کیا ہے جیسے تمہارے درمیان رزق کو تقسیم کیا ہے۔

## ۲۳۔ سب سے پہلے اچھے اخلاق میزان میں رکھے جائیں گے

**قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اول ما یوضع فی المیزان الخلق الحسن (مواعظ عددیہ ص۹)**

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلا عمل جو عدل الٰہی کے ترازو میں رکھا جائے گا وہ اچھے اخلاق ہوں گے۔

## ۲۴۔ اچھے اخلاق نصف زندگی ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حسن المسئلتہِ نصف العلم والرفق نصف العیش (تحف العقول ص ۶۰)

"بہترین انداز میں سوال کرنا، نصف علم ہے اور خوش اخلاقی نصف زندگی ہے"۔

## ۲۵۔ معاشرے میں زندگی گزارنے کا طریقہ

و حسن مع جمیع الناس خلقک حتی اذا غبت عنهم حنّوا الیک، و اذا مِتَّ بکوا علیک، وقالوا انا للہ وانا الیہ راجعون، ولا تکن من الذین یقال عند موتهم الحمدللہ رب العالمین (من لا یحضرہ ج ۴، ص ۲۷۷)

"بغیر امتیاز کے تمام لوگوں کے ساتھ بہترین اخلاق سے مل جل کر زندگی بسر کرو یہاں تک کہ اگر تم ان کے درمیان سے غائب رہو تو سب کے سب تمہارے مشتاق دیدار ہوں۔ اور تم مرجاؤ تو سب مل کر تمہاری جدائی پر گریہ کریں اور اظہار افسوس کرتے ہوئے "اناللہ وانا الیہ راجعون" پڑھیں۔ اور تم ان (بداخلاق شرپسند) لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جن کے مرنے پر لوگ (خوشی سے) "الحمدللہ رب العالمین" کہتے ہیں"۔



# مومن کی تعریف اور اوصاف

## ۲۶۔ حقیقت ایمان

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا یبلغ احدکم حقیقته الایمان حتی یحب ابعد الخلق منه فی اللہ، و یبغض اقرب الخلق منه فی اللہ (تحف ص ۴۲۹)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی انسان "حقیقت ایمان" کو نہیں پاسکتا۔ مگر یہ کہ سب سے زیادہ اجنبی شخص کو خدا کو خوشنودی کی خاطر دوست اور نزدیک ترین (رشتہ دار) شخص کو خدا کی رضایت کی خاطر دشمن رکھے۔ (جیسے جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اجنبی ہوتے ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں بہترین دوست اور سب سے زیادہ محترم صحابی تھے۔ اس کے برعکس اپنے چچا ابولہب کو دشمن خدا سمجھتے تھے۔)

## ۲۷۔ کامل ترین مومن

قال الامام الصادق علیہ السلام یا ہشام، الغضب مفتاح الشر، واکمل المؤمنین ایمانا" احسنهم خلقا"، وان خالطتَ الناس، فان استطعتَ ان لاتخالطَ الناس احدا"

منهم الا من کانت یدک علیه العلیا، فافعل (تحف ص ۳۶۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ہشام، غصہ شرو فساد کی کنجی ہے۔ اور مومنین میں ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کا اخلاق سب سے زیادہ بہتر ہو۔ اگر تم لوگوں کے درمیان مل جل کر زندگی بسر کرنا چاہو تو مقدور بھر کوشش کرنا کہ تمہارا ہاتھ دوسروں کے ہاتھوں سے ہمیشہ بلند رہے یعنی محسن کی حیثیت سے ہمیشہ تمہارے ہاتھ اوپر اور مانگنے والے کے ہاتھ نیچے رہیں۔ چنانچہ اسی ضمن میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے الید العلیا خیر من الید السفلی "اوپر والا ہاتھ بہتر ہے بہ نسبت نیچے والے ہاتھ کے۔" (من لایحضرہ ص ۲۷۱)

## ۲۸۔ حقیقی مومن اور مہاجر کی تعریف

قال رسول اللہ صلی اللہ علیه والہ وسلم یاعلی المؤمن من امنه المسلمون علی اموالهم و دمائهم والمسلم من سلم المسلمون من یده و لسانه والمهاجر من هجر السیئات

(من لایحضرہ، ج ۴، ص ۲۶۲)

یاعلی، مومن وہی ہے جس سے مسلمانوں کا مال اور خون محفوظ رہے۔ اور مسلمان وہی شخص ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے



مسلمان سلامت رہیں۔ اور مہاجر وہی ہے جو گناہوں سے ہجرت (یعنی گناہوں کو ترک) کرے۔

## ۲۹۔ مؤمن تین چیزوں کا محتاج ہے

قال محمد بن علی الهادی علیه السلام، المؤمن من یحتاج الی توفیق من الله، و واعظ من نفسه، و قبول ممن ینصحه (تحف ص ۵۳۸)

حضرت امام محمد تقی الهادی علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن توفیق الٰہی، اپنے نفس کی تلقین و تنبیہہ اور نصیحت کرنے والے کی نصیحت قبول کرنے کا محتاج ہوتا ہے۔

## ۳۰۔ مومن کی ہنسی مسکراہٹ ہے

قال الصادق علیه السلام ضحکُ المومنِ تبسّمٌ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ مومن کی ہنسی مسکراہٹ ہے (نہ قہقہہ)۔

## ۳۱۔ مؤمن برا عمل نہیں کرتا، نہ معافی مانگتا ہے

قال الامام الحسن علیه السلام ایاک ما تعتذر منه فان المومن لا یسیئ ولا یعتذر والمنافق کل یوم یسیئ و یعتذر (تحف ص ۲۸۳)

حضرت امام حسین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ خبردار اس کام سے بچو جس کا انجام کسی سے معافی مانگنا ہو۔ کیونکہ مومن نہ برا عمل کرتا ہے اور نہ کسی سے معذرت کرتا ہے لیکن منافق ہر روز برا عمل انجام دیتا ہے اور ہر روز عذر خواہی بھی کرتا ہے۔

## ۳۲۔ مؤمن آرام اور وقار سے راستہ چلتا ہے

**قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سرعۃُ المشیِ یذھب بھاءَ المؤمن (تحف ص۳۹)**

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیز رفتاری کے ساتھ راستہ طے کرنے سے مومن کا وقار ختم ہوجاتا ہے۔

**وقال صلی اللہ علیہ والہ وسلم المشی المستعجل یذھب بھاءَ المؤمن و یطفئی نورہ (تحف ص۳۳۳)**

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا' تیز راہ چلنا مومن کے وقار کو ختم کرتا ہے اور اس کا نور زائل کردیتا ہے۔

## ۳۳۔ گناہ کی تشہیر بھی بڑا گناہ ہے

**قال الصادق علیہ السلام من اطلع من مؤمن علی ذنبٍ او سیئۃٍ فافشی ذالک علیہ ولم یکتمھا ولم یستغفرِ اللہ لہ کان عندَ اللہ کعاملھا و علیہ وزر ذالک الذی افشاہ**



**علیہ' وکان مغفوراً" لعاملھا (الاختصاص مفید ص ۳۲)**

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا' جو کوئی کسی مومن کے گناہ یا بدکاری سے آگاہ ہو' وہ اسے چھپانے کے بجائے اور آشکار کرے' نیز خداوند عالم سے اس کے لئے طلب مغفرت نہ کرے' تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ میں ملوث شخص کے برابر ہے اور تشہیر کا گناہ اس کے علاوہ ہوگا۔ اور اس کی تشہیر گناہگار کے لئے مغفرت کا باعث ہوگی۔

## ۳۴۔ مومن کی عیب گوئی گناہ کبیرہ ہے

**قال الصادق علیہ السلام من عاب اخاہ بعیب فھو من اھل النار (الاختصاص ص ۲۴۰)**

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا' جو کوئی اپنے برادر ایمانی کے عیب کو ظاہر کرے (دوسروں سے بیان کرے) تو وہ اہل جہنم میں سے ایک ہوگا۔

## ۳۵۔ مؤمن کو کھانا کھلانے کا ثواب

**عن ربعی' عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال' من اطعم اخاہُ فی اللہ کان لہ من الاجر مثل من اطعم فِئاماً" من الناس! قلت' جعلت فداک مالفِئام من الناس؟ قال مائۃ الف من الناسِ (الاختصاص مفید ص۳۰)**

رجی کہتا ہے کہ حضرت ابی عبداللہ امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا' جو کوئی خداوند عالم کی خوشنودی کی خاطر اپنے برادر ایمانی کو کھانا کھلائے' تو خداوند کریم اس کو لوگوں میں سے ایک فئام (گروہ) کو کھانا کھلانے کا اجر رحمت فرماتا ہے۔

میں نے عرض کیا' فئام سے کیا مراد ہے؟ فرمایا' ایک لاکھ انسان۔

## ۳۶- عظمت برادر مومن

**قال الصادق علیہ السلام ایّما مؤمن اوصل الی اخیہ المؤمن معروفا" فقد اوصل الی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم (اختصاص ص۳۲)**

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا' کوئی مرد مومن اپنے بھائی کے حق میں کسی قسم کی نیکی کرے تو یقیناً اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نیکی کی ہے۔

## ۳۷- مومن اپنے برادر مومن کے گناہوں کی پردہ پوشی کرتا ہے

**قال الامام الباقر علیہ السلام یجب للمؤمن علی المؤمن ان یستر علیہ سبعین کبیرۃ" (کافی ص ۱۲'۱۳)**

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مؤمن پر لازم ہے کہ (اپنے برادر) مؤمن کے ستر بڑے گناہوں پر پردہ ڈالے (اور فاش نہ



کرے)۔

## ۳۸- مؤمن کا حق ادا کرنا بہترین عمل ہے

**وقال الصادق علیہ السلام واللہ ما عبداللہ بشیءٍ افضل من اداءِ حق المؤمنِ' وقال واللہ ان المؤمن لاعظم حقا" من الکعبۃِ' وقال دعاءَ المؤمن للمؤمن یدفع عنہ البلاءَ' و یدرّ علیہِ الرزّق (الاختصاص ص۲۸)**

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا' خدا کی قسم کوئی ایسی بندگی نہیں جو مومن کی حق ادائی سے زیادہ افضل ہو۔ اور مزید ارشاد فرمایا' خدا کی قسم اس میں کوئی شک نہیں کہ کعبہ کی نسبت مومن کا حق بزرگ تر ہے۔ اور فرمایا' ایک مومن کی دعا کی برکت سے دوسرے مومن کی بلائیں دور ہوجاتی ہیں اور روزی ملنے کا سبب ہوتا ہے۔

## ۳۹- تقویٰ کی تعریف

**قال صلّی اللہُ علیہ والہ وسلّم' لا یبلغ عبد ان یکون من المتقین' یدع مالاباْس بہ حذرا" لما بہِ الباْسَ (تحف ص۶۵)**

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' کوئی بندہ اس وقت تک

تقویٰ و پرہیزگاری کے بلند مقام تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کسی چیز کے بارے میں شک و شبہ ہونے پر اس چیز کو حرام کے خوف سے ترک نہ کردے۔

## ۴۰۔ جو خدا سے ڈرتا ہے، کائنات کی ہر شئے اس سے ڈراتی ہے

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم من نقلہ اللہ من ذلِّ المعاصی الی عزّ الطاعۃِ اغناہُ اللہ بلا مالٍ واعزّہ بلا عشیرۃ، وانسہُ بلا انیسٍ، ومن خاف اللہ اخافَ منہ کُلَّ شیٍٔ ومن لم یخف اللہ اخافہ اللہ من کلِّ شیٍٔ (تحف ص ۶۲)

حضرت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خداوند عالم جس شخص کو گناہوں کی ذلت و خواری سے نکال کر اپنی اطاعت کی عزت و احترام کی طرف منتقل کرکے خوش نصیب بنانا چاہتا ہے تو اسے بغیر مال کے بے نیاز، بغیر قوم و قبیلے کے معزز اور بغیر انیس و دوست کے دل میں سکون و اطمینان پیدا کرتا ہے۔ (یاد رکھو) جو شخص خدا سے ڈرتا ہے تو خدا تمام اشیائے کائنات کو اس سے ڈراتا ہے اور جو شخص خدا سے نہیں ڈرتا تو وہ اس دنیا کی ہر چیز سے خوف محسوس کرتا ہے۔



## ۴۱۔ جناب امام حسن کو حضرت علی علیہ السلام کی وصیت

انّی اوصیک یا حسن وجمیع ولدی واھل بیتی ومن بلغہ کتابی من المؤمنین بتقوی اللہ ربّکم، ولا تموتن الا وانتم مسلمون واعتصموا بحبلِ اللہِ جمیعا" ولا تفرقوا، فانی سمعتُ رسول اللہِ یقول اصلاح ذاتِ البینِ افضل من عامّۃِ الصلوۃ والصومِ (تحف العقول ص ۲۱۵)

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا، (اے میرے بیٹے) حسن! میں تمہیں اپنی تمام اولاد اور اہل خاندان اور ہر اس مومن کو جس تک یہ وصیت نامہ پہنچے، وصیت کرتا ہوں کہ اپنے پروردگار کی خوشنودی کے لئے تقویٰ اختیار کرو۔ ایسا نہ ہو کہ غیراسلام پر تمہاری موت آجائے۔ سب مل کر اللہ کی رسی کو (قرآن و اہل بیت علیہم السلام) تھامو اور متفرق نہ ہوجاؤ، کیونکہ میں نے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عوام کے درمیان صلح صفائی کرانا، بارہ مہینے کی نماز اور روزے سے افضل ہے۔

## ۴۲۔ حضرت لقمان کی وصیت اپنے بیٹے کے نام

قیل لہٗ ماکان فی وصیتہِ لقمان؟ فقال علیہ السلام کان فیہا الا عاجیب، وکان من اَعْجَبِ ما فِیہا ان قال

لابنہ' خف اللہ خیفتہ" لو جئتہ ببرّ الثقلین لعذّبک' وارجو اللہ رجآء لوجئتہ بذنوب الثقلین لرحمک (تحف ص ۴۳۷)

کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت لقمان نے اپنے فرزند کو کیا وصیت کی تھی؟ آپ نے فرمایا' ان کی وصیت بہت عجیب و غریب تھی اور سب سے زیادہ عجیب یہ کہ انہوں نے اپنے فرزند کو کہا کہ اللہ تعالیٰ سے اس قدر ڈرو (بالفرض) کہ اگر جن و انس کے اعمال و عبادات کے برابر بھی نیکیاں ہوں تو بھی ممکن ہے کسی لغزش کی بنا پر عذاب میں مبتلا کردے اور اس کی رحمت واسعہ کے اس حد تک امیدوار رہو کہ اگر تمہارے گناہ جن و انس کے گناہوں کے برابر بھی ہوں تو ممکن ہے کہ وہ تم پر رحم فرمائے۔

## ۴۳۔ خوف خدا کا ردعمل

من خاف اللہ عزوجل' خاف منہ کل شئی ومن لم یخف اللہ اخافہ اللہ من کلشئی۔

جو شخص خدائے بزرگ و برتر سے ڈرتا ہے تو (اس کے نتیجے میں) تمام اشیاء کائنات اس سے ڈرتی ہیں۔ اور (اس کے برعکس) جس شخص کے دل میں خوف خدا نہ ہو' اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ہر چیز کا خوف پیدا



کرتا ہے۔

## ۴۴۔ تین افراد قابل رحم ہیں

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم ارحموا عزیزا" ذل' وغنیا" افتقر' وعالما" ضاع فی زمن الجھال (تحف ص ۳۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' اگر کوئی صاحب عزت ذلیل ہوجائے' اور دولت مند فقیر ہوجائے' اور کوئی عالم دین نادانوں کے درمیان ضائع ہوجائے' تو ان پر رحم کرو۔

## ۴۵۔ محسن کا شکریہ ادا کرو

من اتی الیکم معروفا" فکافؤہ' فان لم تجدوا فاثنوا' فان الثنآء جزآء (تحف ص ۵۳)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' جو شخص تمہارے حق میں مالی امداد کرے تو اس کی مالی امداد کرو۔ اگر ممکن نہ ہو تو محسن کا شکریہ ادا کرو چونکہ کسی کی تعریف کرنا اور شکریہ اد کرنا بجائے خود ایک قسم کا صلہ ہے۔

## ۴۶۔ رشتہ داروں سے نیکی کرو

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم: صلوا ارحامکم ولو

بالسلامِ (تحف ص ۶۱)

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' اپنے رشتہ داروں سے نیکی کا سلوک (صلہ رحمی) کرو۔ اگرچہ صرف سلام کی حد تک کیوں نہ ہو۔

## ۴۷۔ باہمی اختلاف دین سے خارج کردیتا ہے

**وایاکم والخلاف فانہ مَرُوقٌ وعلیکم بالقصدِ' ترا فقوا و تراحموا (تحف العقول ص ۱۱۰)**

اور خبردار (باہمی) اختلاف سے بچو۔ یہ دین سے خارج کردے گا (بلکہ اختلاف کی صورت میں) میانہ روی اختیار کرو۔ ایک دوسرے کے ساتھ نرمی اور رحم و شفقت سے سلوک کرو۔

## ۴۸۔ جانور اپنے پروردگار کی تسبیح کرتا ہے

**من سافر بدابۃ بدأ بعلفھا وسقیھا' لا تقربوا الدّوابّ علی حرّ وجوھِھا فانھا تسبّح ربّھا (تحف العقول ص ۱۱۰)**

جو شخص مال مویشی کے ساتھ سفر کرے (وہ منزل پر اترنے کے بعد) سب سے پہلے جانوروں کو چارا اور پانی مہیا کردے۔ جانوروں کے منہ پر (چابک ڈنڈا) نہ مارو چونکہ جانور اپنے پروردگار کی تسبیح کرتا ہے۔



## ۴۹۔ فتنہ و فساد دین کی بنیاد اکھاڑ دیتا ہے

**وانَّ المبیرۃَ و ھی للحالقۃ لِلدین' فساد ذات البین' ولا قوۃ الا باللہ' انظروا ذوی ارحامکم فصلوھم یھوّن اللہ علیکم الحساب ۔**

اور جو کوئی دین کو جڑ سے کاٹنے والا فتنہ و فساد درمیان میں پیدا کرتا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ تم اپنے عزیز و اقارب کا خاص خیال رکھو' ان کے ساتھ نیکی کرو' اچھے تعلقات برقرار رکھو تاکہ قیامت کا حساب و کتاب تم پر آسان رہے۔

## ۵۰۔ ہمسایوں کا خاص خیال رکھو

**قال امیر المؤمنین علیہ السلام اللہ اللہ فی جیرانکم فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اوصی بھم مازال یوصی بھم حتّٰی ظننا انہ سیورّثھم (تحف ص ۲۱۶)**

خدارا خدارا' اپنے ہمسایوں کا خیال رکھو کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کے متعلق ہمیں اس قدر تاکید فرماتے تھے کہ ہم سمجھنے لگے کہ وہ ہمسایہ کو وارث دلانا چاہتے ہیں۔

## ۵۱۔ مسکینوں اور غلاموں کا خیال رکھو

**اللہ اللہ' فی الفقراء والمساکین فشار کوھم فی معایشکم**

۔ خدا کے لئے' خدا کے لئے' فقراء اور مسکینوں کا خیال رکھو۔ ان کو

اپنی معیشت میں شریک قرار دو۔

الله الله في النساءِ وما ملکت بمنکم، فان اٰخر ما تکلم نبیکم ان قال اوصیکم بالضعیفین النساء وما ملکت ایمانکم (تحف ص ۲۱۷)

خدارا خدارا، عورتوں اور غلاموں کا خیال رکھو، چونکہ تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا کہ میں تمہیں دو کمزور صنفوں کے لئے تاکیدی سفارش کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک عورتیں اور دوسرا غلام ہے۔

## ۵۲۔ شریف انسان اور دیندار کی مالی امداد کرو

قال الامام الصادق لا تصلح الصنیعۃ الا عند ذی حسبٍ او دینٍ، وما اقلّ من تشکر المعروف ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، دیندار اور شریف انسان کے علاوہ کسی اور پر احسان کرنا مناسب نہیں۔ ایسے لوگ بہت کم ہیں جو احسان اور نیکی پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔

## ۵۳۔ منافق کے ساتھ صرف زبان سے نیکی کرو

روی ابن ابی عمیر عن اسحاق بن عمار قال، قال الصادق علیہ السلام، یا اسحاق صانع المنافق بلسانک،



واخلص ودک للمؤمن، وان جالسک یہودی، فاحسن مجالستہ (من لایحضرہ الفقیہ ص ۲۸۹)

ابن ابی عمیر نے اسحاق بن عمار سے یہ روایت نقل کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، اے اسحاق منافق کے ساتھ زبان سے نیکی کرو۔ اور تمہاری خالص محبت دل کی گہرائیوں سے مومن کے لئے ہونا چاہئے۔ اگر تمہارے ہم نشین (دشمن اسلام) یہودی بھی ہو تو اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

## ۵۴۔ ہمسائے کو تکلیف پہنچانے والا جہنمی ہے

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اذی جارہ حرّم اللہ علیہ ریح الجنۃ ومأواہ جہنم، وبئس المصیر، ومن ضیّع حق جارہ فلیس منّا (من لایحضرہ الفقیہ ج ۴، ص ۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی اپنے ہمسائے کو تکلیف پہنچائے، خدا اس پر جنت کی خوشبو حرام کردے گا۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور انجام بہت برا ہوگا۔ اور جو شخص اپنے ہمسائے کا حق ادا نہ کرے تو وہ ہم اہل بیت میں سے نہیں ہے۔

وما زال جبرئیل علیہ السلام یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورّثہ ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا' ہمسایہ کے بارے میں جبرئیل علیہ السلام نے اتنی سفارش کی کہ میں گمان کرنے لگا کہ ہمسایہ بھی (رشتہ داروں کی مانند) وراثت کا حقدار بنے گا۔

## ۵۵۔ رشتہ داروں کے ساتھ نیکی سو سال عبادت کرنے کے مانند ہے

مَن مّشی الی ذی قرابتٍ بنفسہ ومالہ لِیَصِلَ رَحِمَہُ اعطاہ اللہ عزّوجلّ اجر مِاَءۃِ شہیدٍ ولہ بکلِ خطوۃٍ اربعونَ الفَ حسنتٍ و محی عنہ اربعین الف سیّئتٍ و رفع لہ من الدّرجاتِ مثلُ ذالکَ وکان کانّما عبَدَاللہَ عزوجلّ مِاُءۃِ سنۃً صابراً محتسباً

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنا جان و مال لے کر کسی رشتہ دار کے ساتھ نیکی کرنے اور تعلقات برقرار رکھنے کی خاطر راستہ چلے تو خدائے بزرگ و برتر اس کو سو شہید کا ثواب دے گا۔ اور ہر قدم کے عوض ہزار حسنہ عطا فرمائے گا۔ اور چالیس ہزار گناہ اس کے نامہ اعمال سے مٹا دے گا۔ نیز چالیس ہزار درجے بلند کرے گا اور وہ گناہوں سے ایسا پاک و پاکیزہ ہو گا جیسے کہ اس نے اپنا مکمل محاسبہ کرتے ہوئے صبر و تحمل سے سو سال اللہ کی عبادت انجام دی ہو۔



## ۵۶۔ مریض کی ضرورت پوری کرنے کا ثواب

ومن سعی لمریض فی حاجتہ قضاھا او لم یقضِھا خرج من ذنوبہ لیوم ولدتہ امّہ (من لایحضرہ' ج ۴' ص ۱۰)

جو شخص کسی بیمار کی ضرورت پورا کرنے کی کوشش کرے' خواہ اپنی کوشش میں کامیاب رہے یا ناکام' وہ گناہوں سے اس طرح پاک و پاکیزہ ہوتا ہے جس طرح ماں سے پیدا ہوا تازہ مولود۔

## ۵۷۔ یتیم کا مال کھانے والا جہنمی ہے

قال امیر المؤمنین علیہ السلام اللہ اللہ فی الایتام لا تضیعوّا بحضرتکم' فقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول' من عال یتیما" حتی یستغنی اوجبَ اللہُ لہ بذالک الجنتہِ کما اوجب لاکل مال الیتیمِ النار (تحف ص ۲۱۵)

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت امام حسن علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔ بیٹا حسن' خدارا خدارا یتیموں کا خاص خیال رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سامنے تلف ہو جائے۔ میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص یتیم کے بے نیاز ہونے (رشد و بلوغت) تک اس کی کفالت کرے تو خدا اس پر

بہشت واجب کردے گا۔ اور جو شخص یتیم کا مال کھائے تو اس پر جہنم کو واجب کردے گا۔

## ۵۸۔ ہمسائے کو تکلیف پہنچانے والا جہنمی ہے

وقال صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اذی جارہ حرم اللہ علیہ ریح الجنۃِ وماٴواہُ جہنم و بئس المصیر ' ومن ضیع حق جارہ فلیس منّا (من لا یحضرہ الفقیہ' ج ۴' ص ۷)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' جو کوئی اپنے ہمسائے کو تکلیف پہنچائے' خدا اس پر جنت کی خوشبو حرام کردے گا۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ اور انجام بہت برا ہوگا۔ اور جو شخص اپنے ہمسائے کا حق ادا نہ کرے تو ہم اہل بیت میں سے نہیں ہے۔

## ۵۹۔ جو ہمسائے سے خوش رفتاری نہ کرے' وہ ہم سے نہیں

عن ابی ربیع الشامی' عن ابی عبداللہ قال' قال والبیت غاص باھلہ اعلموا انہ لیس منا من لم یحسن مجاورۃ من جاورہ (اصول کافی ص ۴۹۲)

ابو ربیع شامی کہتا ہے' حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے اس وقت فرماتے ہوئے سنا جبکہ ان کا دولت سرا اصحاب کرام کی جمعیت سے بھرا ہوا تھا کہ جاننا چاہئے کہ جو کوئی اپنے ہمسائے سے خوش



رفتاری نہ کرے تو وہ ہم آل محمد (علیہم السلام) میں سے نہیں ہے۔

## ۶۰۔ والدین کے چہرے پر نگاہ کرنا عبادت ہے

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم نظر الولد الی والدیہ حبا لھما عبادۃ (تحف ص ۳۹)

حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' اولاد کی طرف سے ماں باپ کے چہرے پر محبت بھری نگاہ ڈالنا عبادت ہے۔

## ۶۱۔ باپ کے ساتھ نیکی کرو

بِرّوا آبائکم یَبَرّکم ابنائکم' وعفوا عن نساءِ الناسِ تعفّ نسائکم (تحف ص ۴۲۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا' تم اپنے باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو تاکہ تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ نیکی کرے۔ تم دوسروں کی عورتوں کی پاکدامنی کا خیال رکھو (ان سے زیادتی نہ کرو) تاکہ تمہاری عورتوں کی عصمت و عفت برقرار رہے۔

## ۶۲۔ تکلیفیں اٹھاکر بھی والدین کے حق میں نیکی کرو

یا علی سِرْ سنتین بَرّ والدیک' و سِرْ سنۃً صِلْ رَحِمَکَ سِرْ مِیلا" عُدْ مَرِیضا" سِرْ مِیلَیْنِ شَیِّعْ جِنازَۃ" سِرْ ثَلاثَۃَ اَمْیالٍ اَجِبْ دَعْوَۃ" سِرْ اَربعۃَ اَمْیالٍ زُرْ اَخا" فِی اللّٰہِ' سِرْ

خمستہِ امْیالٍ اجِبْ الْمَلْھُوفَ سِرْ سِتّۃِ امْیالٍ انْصُرْ المَظْلومِ وَ عَلَیکَ بالِاستغفارِ (من لایحضرہ' ج ۴' ص ۲۶۰)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیرالمومنین علی علیہ السلام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا' اے علی (سفر کی زحمتیں برداشت کرکے) دو سال متواتر راستہ چلو اور والدین کے حق میں نیکی کرو' ایک سال کا (طویل) راستہ کاٹ کر اپنے رشتہ داروں سے احسان کرو' ایک میل کا راستہ چل کر بیمار کی احوال پرسی کرو' دو میل کا راستہ طے کرکے تشییع جنازہ کرو' تین میل کا راستہ طے کرکے مومن بھائی کی دعوت قبول کرو' چار میل کا طولانی راستہ طے کرکے اللہ کی خوشنودی کے لئے برادر مومن کی زیارت کرو' پانچ میل کا راستہ چلو پھر کسی غریب کی فریاد سن لو' چھ میل کا راستہ چل کر مظلوم کی یاوری کرلو' اور ہر حال میں توبہ و استغفار کرو۔

## ۶۳۔ طالب علم کی فضیلت

ASSOCIATION OF SHIA ITHNA ASHERI JAMATE MAYOTTE

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم طالب العلم کالصائم نہارہ' والقائم لیلہ' وان بابا" من العلم یتعلمہ الرجل خیر لہ من ان یکون ابو قبیس ذہبا" فانفقہ فی سبیل اللہ (منیۃ المرید ص ۷)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں طالب علم



ہو بہو اس شخص کی مانند ہے جو ہمیشہ دن میں روزہ رکھتا ہو اور رات بھر عبادت خدا میں سرگرم رہتا ہو اور علم کا ہر باب جو طالب علم حاصل کرتا ہے وہ اس کے لئے ابوقبیس کی پہاڑی کے برابر سونا راہ خدا میں لٹانے سے زیادہ بہتر اور سودمند ہے۔

## ۶۴۔ طالب علم کا احترام ستر ہزار پیغمبروں کے احترام کی مانند ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ من اکرم عالما" او متعلما" فکانما اکرم سبعین نبیا" (منیۃ المرید)

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی کسی عالم دین یا طالب علم کا احترام کرے تو ایسا ہے جیسے ستر ہزار انبیاء کا احترام بجا لایا۔

## ۶۵۔ طالب علم کی توہین پیغمبر خداؐ کی توہین ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ من حقر طالب العلم فقد حقرنی ومن حقرنی فلہ النار ۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی طالب علم کی تحقیر و تذلیل کرے تو یقیناً اس نے میری تحقیر و تذلیل کی اور جس نے میری تحقیر کی اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

## ٦٦- طالب علم کی توہین کرنے والا منافق اور ملعون ہے

**قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من حقر طالب العلم فھو منافق ملعون فی الدنیا والاخرۃ ۔**

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی طالب علم کی توہین کرے تو وہ منافق ہے اور دنیا و آخرت میں غضب خدا کا سزاوار ہے۔

## ٦٧- علم کے فضائل و فوائد

**قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تعلموا العلم فان تعلمہ حسنۃٌ و مدارستہٗ تسبیحٌ والبحث عنہ جھادٌ و تعلیمہ من لا یعلم صدقۃٌ وبذلہ لاھلہ قربۃٌ لانہ معالم الحلال والحرام، وسالک بطالبہ سبل الجنۃ ومونس فی الوحدۃ، وصاحب فی الغربۃ، دلیل علی السرآءِ و سلاحٌ علی الاعدآءِ** (تحف العقول ص ٣٢)

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تم علم حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو۔ بے شک اس کا سیکھنا حسنہ، اس کا مباحثہ تسبیح، اور اس کے لئے کاوش جہاد ہے۔ جاہل کو علم سکھانا صدقہ اور علم کی نشرو اشاعت رحمت الٰہی سے نزدیک ہونے کا سبب ہے۔ کیونکہ علم حلال و



حرام کا فرق بتانے والا رہنما ہے۔ اور اپنے طالب کو جنت کا راستہ دکھاتا ہے۔ علم تنہائی کا مونس، مسافرت کا ساتھی، مشکلات میں راستہ دکھانے والا اور دشمن کے مقابلے کے لئے ہتھیار ہے۔

## ٦٨- خدا جسے خوش نصیب بنانا چاہتا ہے اسے دینی بصیرت دیتا ہے

**قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم من یرد اللہ خیرا" یفقھہ فی الدین** (منیۃ المرید، ص ٧- الکافی ج ١، ص ٢٩)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ خیر و سعادت سے مالامال کرنا چاہتا ہے، اسے مسائل دین کے ادراک اور حقائق سمجھنے کی توفیق دیتا ہے۔

## ٦٩- علم نور خدا ہے

**قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم العلم نور یقذفہ فی قلب من یشآء ۔**

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، علم نور خدا ہے۔ وہ جس کے دل میں چاہے، روشن کردیتا ہے۔

## ٧٠- اپنے بھائیوں کو علم سکھانا بہترین صدقہ ہے

**قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم افضل الصدقۃ ان یعلم**

المرء علما" ثم یعلمہ اخاہ (منیتہ المرید ص۹)

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ تمام صدقات وخیرات سے بیش بہا اور بہترین صدقہ یہ ہے کہ پہلے انسان خود علم حاصل کرے، پھر اپنے برادر دینی کو اس کی تعلیم دے۔

## ۷۱۔ علم کی قدر و قیمت اور اہمیت

قال سید السجاد علیہ السلام لو یَعْلَمُ النّاسَ مالی طلب العلمِ لطلبوہُ ولو بسفکِ المُھَجِ وغَوْصِ اللُّجَجِ (منیتہ المرید ص ۱۳)

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں، اگر لوگ تحصیل علم کی قدر و قیمت سے آگاہ ہوتے تو ہر حالت میں علم حاصل کرنے کے لئے قربانیاں دے دیتے۔ اگر جہالت کی سرحد پار کرنے کے لئے خون دل بہانے کی ضرورت پڑے اور ٹھاٹھیں مارنے والے دریا میں غوطہ لگانا پڑے، پھر بھی برداشت کر کے علوم و فنون کی موتیاں پا لیتے۔

## ۷۲۔ علم و ایمان پختہ ہونے کی علامت

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا یحزن احدکم ان ترفع عنہ الرؤیا فانہ اذا رسّخ فی العلم رفعت عنہ الرؤیاءِ (تحف ص ۵۵)



جناب رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی شخص سے خواب میں مختلف چیزیں دیکھنے کا سلسلہ بند ہو جائے تو وہ غم نہ کرے کیونکہ جب کوئی انسان علم میں راسخ (اور ایمان میں پختہ) ہو جاتا ہے تو پھر اس سے خوابوں کا سلسلہ ختم کر دیا جاتا ہے۔

## ۷۳۔ علماء جانشین پیغمبرؐ ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ رحم اللہ خلفآئی! فقیل یا رسول اللہ ومن خلفآئک؟ قال الذین یحیُوْن سنّتی ویعلّمونَہا عبادَ اللہِ (منیتہ المرید ص۸)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، خداوند عالم اپنی رحمت کو میرے جانشینوں کے شامل حال کر دے! حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا، آپ کے جانشینوں کی تعریف کیا ہے؟ فرمایا، یہ وہ لوگ ہیں جو میری سنت کی احیاء کرتے ہیں اور بندگان خدا کو اس کی تعلیم دیتے ہیں۔

## ۷۴۔ عالم کی موت قبیلے کی موت سے بڑھ کر ہے

قال صلی اللہ علیہ والہ موتُ قبیلۃٍ ایسرُ من موتِ عالمٍ (محجتہ البیضاء ص ۱۰)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک گروہ یا قبیلے کی موت ایک عالم دین کے وفات کی نسبت بہت آسان اور قابل

برداشت ہے۔

## ۷۵۔ لوگ دو جہان میں علماء کے محتاج ہوتے ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عظموا العلماء فانکم تحتاجون الیھم فی الدنیا والاخرۃ۔

• حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، علماء کا احترام کرو کیونکہ دنیوی اور اخروی زندگی سے متعلق تمام امور کی رہنمائی اور نجات کے لئے تم لوگ علماء دین کے محتاج ہو۔

## ۷۶۔ عالم دین کے پاس ایک لمحے بیٹھنا

ومن جلس عند العالم ساعتہ" ناداہ الملک، جلست الی عبدی، وعزتی و جلالی لا سکننک الجنتہ معہ ولا ابالی (منیتہ المرید ص ۱۶۳)

اگر کوئی شخص ایک لمحے کے لئے کسی عالم دین کے پاس بیٹھ جائے تو خدائے ذوالجلال کی طرف سے ایک فرشتہ اسے آواز دیتا ہے، تو میرے بندے کے پاس بیٹھا رہے مجھے میری عزت و جلال کی قسم تجھے اس عالم دین کے پہلو میں جنت میں جگہ دوں گا۔ اور اس بارے میں کسی کے اعتراض کی پرواہ نہ کروں گا۔ (سبحان اللہ العظیم الکریم المنان)



## ۷۷۔ علماء کی مجالس میں زیادہ سے زیادہ بیٹھئے

یا ھشام ان المسیح علیہ السلام قال للحواریین، یابنی اسرائیل زاحموا العلماء فی مجالسھم ولو جثوا" علی الرکب، فان اللہ یحیی القلوب المیتۃ بنور الحکمتہ، کما یحی الارض المیتۃ بوابل المطر (تحف ص ۴۵۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اے ہشام، حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا۔ اے بنی اسرائیل تم علماء کی مجالس (میں زیادہ سے زیادہ شرکت کرکے اسے) پر کردو۔ اگرچہ گھٹنوں کے بل (ہدایت و نصیحت کی مجالس میں) جانا پڑے۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ مردہ دلوں کو (علم و) حکمت کے نورانی کلام سے زندہ کرے گا جیسے مردہ (غیر آباد) زمین کو بارش کے قطروں سے زندہ کرتا ہے۔

## ۷۸۔ علم و اخلاق منافق میں نہیں پایا جاتا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خصلتان لایجتمعان فی منافق، حسن سمت، وفقہ فی الدین (منیتہ المرید ص ۵۳۲)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، دو خصوصیتیں ایک منافق انسان کی ذات میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ ایک پسندیدہ اخلاق۔ دوسرے دینی احکام و مسائل میں کماحقہ بصیرت پیدا کرنا۔

## ۷۹- علم فقہ سیکھنا بہترین عبادت ہے

عن ابی سعید الخدری قال' قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم افضل العبادۃ الفقہ وافضل الدین الورع (منیتہ المرید ص ۵۳۲)

ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا' بہترین عبادت خدا! فقہی علوم کو حاصل کرنا اور احکام و مسائل کو سمجھنا ہے۔ اور دینداری کا بہترین راستہ پرہیزگاری ہے۔

## ۸۰- جب اللہ کسی کو خیر پہنچانا چاہتا ہے

عن حماد بن عثمان قال' قال ابو عبداللہ علیہ السلام اذا اراد اللہ بعبد خیرا" فقہہ فی الدین (آداب تعلیم تعلم دراسلام ص ۵۳۲)

حماد بن عثمان نے یہ روایت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے کہ آنجناب نے یوں ارشاد فرمایا۔ جب اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کسی بندے کو خیر پہنچانا اور خوش نصیب بنانا چاہتا ہے تو اس کو دینی احکام و مسائل سمجھنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔



## ۸۱- دین کا ستون فقہی علوم ہیں

قال الصادق علیہ السلام لکل شیءٍ عماد و عماد الدین الفقہ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا' ہر چیز کے لئے ایک ستون ہوتا ہے اور دین اسلام کا ستون فقہی مسائل و احکام ہیں۔

## ۸۲- علم فقہ چاند کی مانند ہے

الفقہ فی سائر العلوم کالقمر البازغ فی النجوم۔

علم فقہ علوم میں اس طرح ہے جس طرح ستاروں کے درمیان چمکنے والا چودھویں کا چاند۔

## ۸۳- مسائل فقہ نہ جاننے والے کو سخت تنبیہ

قال موسیٰ بن جعفر علیہ السلام لو رأیت شاباً" من شبانِ جعفر لم یتفقّہ فی الدین لضربتُہٗ سوطا"' فی روایتہ اخری لضربتہ عشرین سوطا"۔

حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا' اگر میں نے جعفر صادق علیہ السلام کے شیعہ جوانوں میں سے کسی ایک ایسے جوان کو دیکھا جو (بقدر واجب) فقہی مسائل و احکام سے واقف نہ ہو تو اس پر حد جاری کرکے کوڑے ماروں گا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ میں اسے بیس کوڑے ماروں گا۔

## ۸۴- فقہاءؔ پیغمبروں کے وارث ہیں

**قال علی علیہ السلام فی وصیتہ لابنہ محمد بن الحنفیّۃ رضی اللہ عنہ یا بنی تفقّہ فی الدین' فان الفقہآء ورثۃ الانبیآء' ان الانبیآء لم یورّثوا دینارا" و لا درھما"' ولکنھم ورّثوا العلم' فمن اخذ منہ اخذ بحظٍ وافرٍ (من لا یحضر' ج ۴' ص ۲۷۷)**

حضرت علی علیہ السلام نے اپنی وصیت کے ضمن میں اپنے فرزند گرامی محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا- اے بیٹا' دینی احکام و مسائل میں بصیرت پیدا کرنے کی کوشش کرو کیونکہ فقہاء کرام پیغمبروں کے وارث ہیں- اس میں شک نہیں کہ انبیاء عظام علیہم السلام نے کوئی درہم و دینار (اپنے جانشینوں کے لئے) نہیں چھوڑا- اگر چھوڑا ہے تو علم کی میراث ہے- جس نے علم پایا' اس نے بہت کچھ حاصل کیا اور فیضیاب ہوا-

## ۸۵- علم فقہ بصیرت کی چابی ہے

**قال الامام الکاظم علیہ السلام' تفقھوا فی دین اللہ' فان الفقہ مفتاح البصیرۃ' وتمام العبادۃ' والسبب الی المنازل الرفیعۃِ والرُتب الجلیلۃِ فی الدین والدنیا'**



**وفضل الفقیہ علی العابد کفضل الشمس علی الکواکب' ومن لم یتفقّہ فی دینہ لم یرض اللہ لہ عملا" -**

باب الحوائج حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا' آئین خدا (فقہی مسائل و احکام) کو سیکھو کہ علم فقہ بصیرت کی چابی اور عبادت و اعمال کے سرحد کمال تک پہنچنے کا ذریعہ' دین و دنیا کے بلند ترین مقامات پر فائز ہونے کا وسیلہ اور اعلیٰ ترین درجات حاصل کرنے کا سبب ہے- عابد کی نسبت فقیہ کی امتیازی شان و فضیلت ایسی ہے جس طرح سورج کی فضیلت ستاروں پر- اور جو کوئی دین خدا میں مسائل و احکام سیکھنے سے کام نہ لے گا' خدا اس کے اعمال سے راضی نہ ہوگا-

## ۸۶- فقہ کی علامت حلم و علم اور سکوت ہے

**وقال علیہ السّلام ان من علامات الفقہ' الحلم والعلم والصمت' بابٌ من ابوابِ الحکمۃِ' ان الصمت یکسب المحبۃ' انہ دلیل کل خیر (تحف ص ۵۲۳)**

اور آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا' فقہ (دینی بصیرت حاصل ہونے) کی علامت حلم' علم اور خاموشی ہے- خاموشی حکمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے- بے شک سکوت محبت کو پروان چڑھاتی ہے- اور ہر چیز کا سرچشمہ ہے-

## ۸۷۔ اپنی کتابوں کی حفاظت کرو

قال عبید بن زرارة سمعت عن ابی عبداللہ علیہ السلام' قال احتفظوا بکتبکم فانکم سوف تحتاجون الیها (منیتہ المرید)

جناب عبید بن زرارہ کہتے ہیں' میں نے اباعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے' تم اپنی کتابوں کی اچھی طرح حفاظت کرو۔ چونکہ آنے والے زمانے میں تمہیں ان کی ضرورت پڑے گی۔

## ۸۸۔ کتابوں کی نشرواشاعت کرو

عن مفضل بن عمر' قال لی ابو عبداللہ' اکتب وبث علمک فی اخوانک' فان مُت فاورث کتبک بنیک' فانه یأتی علی الناسِ زمان هرج لایأنسون فیه الا بکتبهم (منیتہُ المرید ص ۳۸۳)

مفضل بن عمر کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا' کتابیں لکھو اور اپنے علم کو دینی بھائیوں کے درمیان نشرو اشاعت کے ذریعے پھیلاؤ۔ اگر تم اس دنیا سے چل بسے تو ان کتابوں کو اپنی اولاد کے لئے ورثے میں چھوڑ دو چونکہ عنقریب لوگوں کے سامنے ایسا



پرآشوب زمانہ آئے گا جس میں اپنی محفوظ کتابوں کے سوا انس لینے یا تبادلہ نظر کا لطف اٹھانے کے لئے اور کوئی چیز میسر نہ آئے گی۔

## ۸۹۔ خط لکھو تو اس پر مٹی پھیر دو

عن جابر بن عبداللہ قال' قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ اذا کتب احدکم کتابا" فلیتربه فانه انجح (منیتہ المرید ص ۱۶۹)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب کوئی خط تحریر کرے تو اس پر مٹی لگادے۔ اس طرح خط محفوظ رہے گا اور جس مقصد کے لئے لکھا گیا ہوگا' اس میں کامیابی ہوگی۔

## ۹۰۔ کتاب کے صفحات آتش جہنم کیلئے پردہ ہوں گی

عن کتاب امالی الصدوق علیہ الرحمتہ والرضوان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم' ان المؤمن اذامات و ترک ورقتہ" واحدة" علیها علم' کانت الورقتہً سترا" فیما بینه و بین النار' واعطاہ اللہ تعالی بکل حرف مدینتہ" اوسع من الدنیا وما فیها -

رئیس المحدثین جناب شیخ صدوق رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب امالی میں

روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی مومن اس دنیا سے رحلت کرجاتا ہے جبکہ وہ اس دنیا میں ایک ایسا ورقہ چھوڑ گیا ہو جس پر علم دین کی باتیں تحریر ہوں تو یہی ورقہ قیامت کے دن آتش جہنم اور اس کے درمیان حفاظتی پردہ ثابت ہوگا اور خداوند عالم اس کے ہر ایک حرف کے عوض دنیا کے طول وعرض سے وسیع تر اور جو کچھ اس دنیا میں موجود ہے، ان سے بہتر صلہ عطا فرمائے گا۔

## ۹۱- جن لوگوں نے صرف کتب کے ذریعے ہدایت پائی

**قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا علی اَعْجَبَ الناس ایمانا" واعظمهم یقینا" قوم یکون فی اخرالزمان لم یلحقو النبی و حجب عنهم الحجتہ فامنوا بسوادٍ علی بیاض** (مکارم الاخلاق ص ۳۹۸)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یا علیؑ لوگوں کے درمیان ایمان کے لحاظ سے زیادہ عجیب و غریب، اور یقین کے اعتبار سے بہت عظیم و بلند مرتبہ پر فائز آخرالزمان میں پیدا ہونے والے وہ گروہ ہیں جنہوں نے نہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھا (نہ ان سے معجزے دیکھے) اور نہ پردۂ غیب میں پوشیدہ حجت خدا (امام زمان عجل اللہ



تعالیٰ فرجہ) کو آنکھوں سے مشاہدہ کرنے کی سعادت ہوگی۔ باوجود اس کے صرف سفید کاغذ پر موجود کالے نقوش و خطوط (یا چھپی ہوئی سیاہی یعنی قرآن و سنت کتابوں کی صورت میں) دیکھ کر خدا و رسول اور امام پر یقین کے ساتھ مکمل ایمان لائیں گے۔

## ۹۲- ہمارے علوم واحکام زندہ رکھو

**وعن عبد السلام بن صالح الھروی قال سمعت اباالحسن الرضا علیہ السلام یقول رحم اللہ عبدا" احییٰ امرنا فقلت له فکیف یُحْیِی امرکم ؟ قال علیہ السلام یتعلّم علومنا ویعلّمها الناس فان الناس لو علموا مَحَاسِنَ کلامنا لَاَتَّبَعُونَا** (معانی الاخبار ص ۱۸۰)

جناب صالح ھروی کا بیٹا عبدالسلام کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام کے زبان مبارک سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے۔ جو کوئی ہم آل محمد علیہم السلام کا امر (تعلیمات) زندہ کرے (اس کے بارے میں میری دعا ہے کہ) اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔ (راوی کہتا ہے) میں نے آنحضرت سے پوچھا۔ اے مولا (واضح فرمایئے) ہم آپ کے "امر" کو کیسے زندہ کرسکتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہمارے علوم خود سیکھیں پھر لوگوں کو اس کی تعلیم دیں۔ اگر لوگ

ہمارے کلام کی حسن و خوبی اور حقائق کو درک کریں تو ضرور ہماری پیروی کریں گے۔

## ۹۳- جس کی عقل نہیں اس کا دین نہیں

**قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم انما یدرک الخیر کلہ بالعقل' ولا دین لمن لاعقل لہ (تحف ص۵۸)**

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' تمام نیکیوں کو عقل کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے (اس لئے) جس کی عقل نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔

## ۹۴- رزق کی تقسیم خدا کے ہاتھ میں ہے

**قال علی علیہ السلام وکّل الرزق بالحمق' و وکل الحرمان بالعقل' و وکل البلاء بالصبر (تحف ص۲۳۱)**

(رزق کی تقسیم اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اس لئے) بے وقوف لوگ روزی پاتے ہیں جبکہ عقلمند رزق سے محروم رہتے ہیں اور صبر و تحمل سے مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔ (اس حدیث شریف کو مولانا رومی نے اپنے ایک شعر میں بہترین پیرائے میں ادا کیا جس کا ترجمہ یہ ہے۔ رزق کی تقسیم اگر عقل ؟؟؟ کی بنیاد پر کی جاتی تو دنیا کے تمام بے وقوف بھوکے مرجاتے)



## ۹۵- صاحبان عقل دنیا پرستی نہیں کرتے

**یا ہشام ان مثل الدنیا کمثل الحیۃِ' مسّھالین' وفی جوفھا سمٌ القاتل' یحذرھا الرجال ذوی العقول' ویھوی الیھا الصبیان بایدیھم۔**

اے ہشام دنیا کی مثال سانپ کی مانند ہے۔ جس کی بیرونی جلد نرم اور اندرونی حصے میں سم قاتل ہے۔ صاحبان عقل و ہوش اس سے پرہیز کرتے ہیں اور بچے والہانہ اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں۔

## ۹۶- عقل انسان کا دوست اور جہالت اسکی دشمن ہے

**قال الامام الصادق علیہ السلام: صدیق کل امرءٍ عقلہ' وعدوّہ جہلہ۔**

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا' ہر شخص کا دوست اس کی عقل اور دشمن اس کی جہالت ہے۔

## ۹۷- حضرت علی علیہ السلام کی وصیت

**یا بنی اضمم اراء الرجال بعضھا الی بعض' ثم اختر اقربھا الی الصّواب' وابعدھا من الارتیاب (من لایحضر' ج ۴' ص۲۷۶)**

اے بیٹا (محمد بن الحنفیہ) تم لوگوں کے مختلف آراء کو اکٹھا کر کے ایک دوسرے سے موازنہ کرو۔ پھر اسی رائے کو اپنا لو جو خیر وصلاح سے

بہت نزدیک ہو۔ اور شک و شبہ سے بالاتر ہو۔

## ۹۸۔ مجلس میں اپنے مقام سے نیچے بیٹھ جاؤ

**قال الحسن العسکری علیہ السلام من رضی بدون الشّرف من المجلس، لم یزل اللہ و ملآئکتہ یصلوٰن علیہ حتی یقوم (تحف ص ۵۷)**

امام حسن عسکریؑ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا' جو شخص مجلس میں اپنے مقام و مرتبہ سے نچلی سطح پر بیٹھے۔ خدا اور اس کے فرشتوں کی طرف سے اس پر اس وقت تک رحمتیں نازل ہوتی رہتی ہیں جب تک وہ اٹھ نہ جائے۔

## ۹۹۔ راستہ گزرنے والوں کو بھی سلام کرو

**قال الامام حسن العسکری علیہ السلام من التواضع السّلام علی کل من یمرّ بہٖ والجلوس دون شرفِ المجلسِ (تحف ص ۵۸)**

امام حسن عسکری علیہ السلام نے ارشاد فرمایا' راستے میں تمام گزرنے والوں کو سلام کرنا اور اپنے مقام و مرتبہ سے نچلے درجے پر بیٹھنا فروتنی کی علامت ہے۔



## ۱۰۰۔ فقط نماز روزہ پر عبادت منحصر نہیں

**قال الامام حسن العسکری علیہ السلام لیستِ العبادۃ کثرۃ الصیام والصلوۃ وانّما العبادۃ کثرۃ التّفکرّ فی امر اللہ (تحف ص ۵۸۱)**

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا' نماز و روزہ کثرت سے انجام دینا عبادت نہیں بلکہ پروردگار عالم کے امور اور تخلیقات کے بارے میں غور و فکر کرنے کا نام عبادت ہے۔

**۱۰۱۔ قال امیر المومنین علیہ السلام لاعبادۃ کاداءِ الفرائض۔**

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا' کوئی بندگی فرائض کے ادا کرنے کے مانند نہیں ہے۔ گویا اصل عبادت واجبات کا ادا کرنا ہے۔

**۱۰۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اَفضل العبادۃ الفقہ۔**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا' بہترین عبادت دین الٰہی کے مسائل و احکام کا سمجھنا ہے۔

## ۱۰۳۔ عقیقہ کی اہمیت و آداب

عقّوا عن اولادکم فی الیوم السابع و تصدقوا اذا حلقتم رؤسھم بوزن شعورھم فضتہ" فانہ واجب علی کل مسلم و کذالک فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بالحسن والحسین (تحف ص۱۱۱)

(حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا) تم اپنے بچوں کی پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کرو۔ جب ان کے سر کے بال اتارو تو اس کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرو۔ یہ کام ہر مسلمان پر واجب ہے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حسن و حسین (علیہم السلام) کے لئے بھی ایسا ہی کیا۔

## ۱۰۴۔ عقیقہ نہ کرنے سے بچہ بلاؤں میں مبتلا رہتا ہے

فخر المحدثین الحاج شیخ عباس قمی طاب ثراہ مفاتیح الجنان کے حاشیہ صفحہ ۹۵ پر آداب عقیقہ کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ حلیۃ المتقین میں علامہ مجلسی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ فرزند کا عقیقہ سنت موکدہ ہے۔ ہر اس شخص پر جو اس کی استطاعت رکھتا ہو۔ اور بعض علماء امامیہ واجب جانتے ہیں۔ بہتر ہے کہ پیدا ہونے کے ساتویں دن عقیقہ کیا جائے۔ اگر تاخیر ہوجائے تو بچے کے بالغ ہونے تک باپ پر سنت ہے۔ بعد از بلوغ مزید تاخیر ہو تو آخر عمر تک خود انسان کو عقیقہ کرنا چاہئے۔ بہت سی معتبر



احادیث میں ہے کہ جس کے یہاں فرزند ہو اس پر عقیقہ واجب ہے۔

اس بارے میں بھی بہت احادیث ہیں کہ ہر نومولود عقیقہ کا گرو ہوتا ہے۔ یعنی جان کا بدلہ ہے۔ گویا اگر عقیقہ نہ کیا جائے تو بلاؤں و پریشانیوں میں گرفتار رہنے اور جلد مرنے کا خدشہ لاحق رہتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا' عقیقہ دولت مند اور فقیر دونوں پر لازمی ہے۔

## ۱۰۵۔ خدا کھانا کھلانے اور خون بہانے کو دوست رکھتا ہے

کسی نے آنحضرت سے دریافت کیا کہ میں نے گوسفند تلاش کیا مگر نہیں ملا۔ کیا اس کے عوض میں اس کی رقم راہ خدا میں صدقہ کرسکتا ہوں؟ امام نے جواباً فرمایا' اور تلاش کرو شاید مل جائے۔ خدا کھانا کھلانے اور خون بہانے کو دوست رکھتا ہے۔

عقیقہ کے سلسلے میں یہاں تک تاکید ہے کہ بچہ جس دن پیدا ہوا ہو' اور اسی دن بعد از ظہر مرجائے' تو بھی عقیقہ کرے۔

## ۱۰۶۔ بڑھاپے میں بھی عقیقہ کیا کرو

کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا' فرزند رسولؐ مجھے معلوم نہیں کہ میرے والد نے میرا عقیقہ کیا تھا یا نہیں؟ امام نے فرمایا' تم عقیقہ کرلو۔ راوی کہتا ہے کہ اس شخص نے اپنے بڑھاپے میں عقیقہ کیا۔

## ۱۰۷۔ آداب عقیقہ

عقیقہ کے آداب و طریقہ کار کے سلسلے میں امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ دنبہ، بکری اور اونٹ کا (جو جانور بھی ذبح کیا جائے) ایک چوتھائی حصہ دائی کو دیا جائے۔ اگر دائی نہ ہو تو اس کی ماں کو دیا جائے۔ پھر وہ جسے چاہے دے سکتی ہے۔ باقی کم از کم دس مسلمانوں کے درمیان تقسیم کریں۔ عقیقہ کا گوشت والدین کو نہیں کھانا چاہئے۔

## ۱۰۸۔ عقیقہ کے جانور کے اوصاف

عقیقہ میں اگر اونٹ ذبح کرنا ہو تو پانچ سال کا ہونا چاہئے۔ بکری ہو تو دو سال کی اور دنبہ ہو تو سات مہینے کا۔ البتہ یہ مذکورہ جانور اس سے زیادہ عمر کے ہوں تو اور بہتر ہے۔

دنبہ خصی نہ ہو، سینگ ٹوٹی ہوئی نہ ہو، کان کٹا یا چھدا نہ ہو۔ اس کے علاوہ بہت کمزور، نابینا، لنگڑا اور عیب دار نہ ہو۔

علماء کے درمیان یہ بات مشہور ہے کہ لڑکے کا عقیقہ ہو تو نر اور لڑکی کا عقیقہ ہو تو مادہ جانور ہونا چاہئے۔

عقیقہ کا گوشت پکا کر صالح اور نیک افراد کی دعوت کرنا بھی زیادہ بہتر ہے۔ صاحب جواہر الکلام فرماتے ہیں، ہڈی کپڑے میں لپیٹنا یا دفن کرنا کسی معصوم سے منقول نہیں۔



## ۱۰۹۔ صدقہ غضب خدا کو دور کرتا ہے

**تصدقوا باللیل فان صدقة اللیل تطفئ غضب الرب**

رات کے وقت صدقہ دیا کرو چونکہ رات کے صدقے سے پروردگار کے غضب کا شعلہ بجھ جاتا ہے۔

## ۱۱۰۔ خدا خود صدقات کو وصول کرتا ہے

**ویرد الذی ینا ولہ یدہ الی فیہ فلیقبلها، فان اللہ یاخذها قبل ان تقع فی ید السائل، قال اللہ تبارک و تعالی "ویأخذُ الصّدقات" (تحف ص ۱۱۱)**

اور ارشاد فرمایا، صدقہ کے ساتھ ہاتھ سائل کی طرف لمبا کرنے کے بعد واپس لے۔ پھر صدقے کو بوسہ دو کیونکہ صدقہ سائل کے ہاتھ پہنچنے سے پہلے خدا خود وصول کرتا ہے۔ جیسا کہ خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ **ان اللہ یقبل التوبة ویأخذ الصّدقات** "خدا بندوں کی توبہ کو قبول اور صدقات کو اپنی دست قدرت سے وصول کرتا ہے۔"

## ۱۱۱۔ انفاق کرنے والا مجاہد کا درجہ رکھتا ہے

**انفقوا مما رزقکم اللہ، فان المنفق فیّ بمنزلةِ المجاهد فی سبیل اللہ فمن ایقن بالخلف انفق و سخت نفسه بذالک**

(تحف ص ۱۱۲)

خدا نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے راہ خدا میں انفاق (صدقہ) کرو۔ انفاق کرنے والے کی حیثیت مجاہد راہ خدا جیسی ہے۔ پس ہر وہ شخص جسے اجر صلہ کا یقین ہو وہ فیاضی سے انفاق کرتا ہے اور اس کا نفس مطمئن ہوتا ہے۔

## ۱۱۲۔ صدقہ و خیرات پہلے اپنے رشتہ داروں کو دے دو

**یا علی لاصدقتہ و ذورحمٍ محتاج** (من لایحضرہ، ج ۴، ص ۲۹۷)

یا علی وہ صدقہ نہیں ہے جو قریبی رشتہ دار کے محتاج ہوتے ہوئے کسی غیر کو دیا جائے۔ یعنی پہلے اپنے قریبی رشتہ داروں کی ضرورت پوری کرو، بعد میں دوسروں کی۔

## ۱۱۳۔ استغفار کے فوائد

**عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ۔ من اکثر الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ھمٍ فرجا" و من کل ضیقٍ مخرجا" و رزق لہ من حیث لا یحتسب** (عُدّۃ الدّاعی ص ۲۶۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی کثرت سے استغفار (طلب مغفرت) کرے تو اللہ تعالی ہر قسم کے غم و اندوہ سے نجات



دے گا۔ ہر قسم کی تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا کرے گا اور جہاں سے وہم و گمان نہیں وہاں سے رزق پہنچا دے گا۔

مزید ارشاد فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر صبح ستر مرتبہ استغفر اللہ اور ستر مرتبہ اتوب الی اللہ پڑھتے تھے۔ **و قال صلی اللہ علیہ والہ خیر الدعاء الاستغفار** اور فرمایا استغفار بہترین دعا ہے۔

## ۱۱۴۔ آنکھوں کی شفا کیلئے آیت الکرسی پڑھو

**اذا اشتکی احدکم عینہ فلیقرءٔ ایتہٌ الکرسی وَلیُضمِرُ فی نفسہ انھا تبرأٌ فانہ یعا فی انشآء اللہ ۔**

حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، جب تم میں سے کسی کو آشوب چشم کی شکایت ہو تو دل میں شفا کی نیت کرو اور پھر آیت الکرسی کی تلاوت کرو، انشاء اللہ شفا پاؤ گے۔

## ۱۱۵۔ ہولناک واقعہ پیش آنے پر یہ دعا پڑھو

**قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یاعلی اذا ھالک امرٌ فقل اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اِلاَّ فَرَّجتَ عَنِّی**
(تحف ص ۱۳)

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب کوئی

ہولناک واقعہ پیش آئے تو یہ دعا (اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اِلَّا فَرَّجْتَ عَنِّی) پڑھو۔

## ۱۱۶۔ اگر راستہ بھول جاؤ

من ضل منکم فی سفر اوخاف علی نفسه فلیناد "یا صالح اغثنی" فان فی اخوانکم الجن من اذا سمع الصوت اجاب وارشد الضالّ منکم و حبس علیه دابته (تحف ص۱۱۱)

جو شخص دوران سفر راستہ بھول جائے یا اپنی جان کا خوف محسوس کرے تو پکار کر کہے "یا صالح اغثنی" (اے صالح شخص میری فریاد کو پہنچو) چونکہ تمہارے جن بھائیوں کے درمیان ایسے افراد بھی موجود ہیں جو اس آواز کو سن کر جواب دیتے ہیں۔ اور بھٹکے ہوئے کی رہنمائی کرتے ہیں (اگر گم شدہ حیوان ہے تو اس کو روک لیتے ہیں)۔

## ۱۱۷۔ اگر بچھو کا خوف ہو

ومن خاف العقرب فلیقرأ اور جسے بچھو کا خوف ہو وہ اس آیت مبارکہ کو پڑھے سلام علی نوح فی العالمین انا کذالک نجزی المحسنین انه من عبادنا المؤمنین (تحف ص ۱۱۱)

## ۱۱۸۔ اگر شیر کا ڈر ہو

ومن خاف منکم الاسد علی نفسه و دابته و غنمه فلیخط



علیها خطته" ولیقل "اللهم رب دانیال والجب وکل اسد مستأسد احفظنی وغنمی" (تحف العقول ص۱۱۱)

اور اگر تم میں سے کوئی شخص شیر سے اپنی جان یا مویشی کے بارے میں خوف کھائے تو وہ اپنے اور مویشیوں کے چاروں طرف زمین پر دائرہ کھینچے اور کہے اَللّٰهُمَّ رَبَّ دَانِيَالِ وَالْجُبِّ وَكُلَّ اَسَدٍ مُسْتَأْسِدٍ اِحْفَظْنِي وَغَنَمِي ۔ یعنی اے میرے معبود، اے دانیال (علیہ السلام) اور کنویں (کا پروردگار) تو میری جان اور میرے مال مویشی کی حفاظت فرما۔

روایت ہے کہ بخت نصر بادشاہ کے زمانے میں بنی اسرائیل کے بزرگوار پیغمبر حضرت دانیال علیہ السلام کو قید کرکے بابل پہنچایا گیا اور وہاں ان کو ایک کنویں میں، جہاں شیر موجود تھے، پھینک دیا گیا۔ پروردگار نے انہیں شیروں کے گزند سے محفوظ رکھا اور دوسرے دن آپ صحیح و سالم پائے گئے۔

## ۱۱۹۔ اگر پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ ہو

ومن خاف منکم الغرق فلیقل اور تم میں سے پانی میں ڈوبنے کا خوف ہو تو اس آیت کو پڑھے "بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَ مُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا" قَبْضَتُهٗ یَوْمَ

القِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ"

## ۱۲۰۔ ہر تکلیف اپنے ہی اعمال کے نتیجے میں ہوتی ہے

تَوَقَّوْا الذنوب فمامن بلیۃٍ ولا نقص رزق الا بذنب' حتی الخدش والنکبۃ' فان اللہ جل ذکرہ یقول "ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر" (تحف العقول)

"تم اپنے آپ کو گناہوں سے بچاؤ۔ کیونکہ کسی قسم کی مصیبت و بلا' رزق میں کمی یہاں تک کہ خراش بدن اور ٹھوکر کھانا بھی گناہوں میں ملوث ہوئے بغیر نہیں ہوسکتا چنانچہ خدائے عزوجل فرماتا ہے "اور جو مصیبت تم پر پڑتی ہے وہ تمہارے اپنے ہی ہاتھوں کے کرتوت سے ہوتا ہے اور اس پر بھی وہ بہت کچھ معاف کردیتا ہے" (سورۂ شوریٰ۔ آیت ۳۰)

## ۱۲۱۔ کلام تمہارے اعمال کا جزو ہیں

اِحْسَبُوْا کلامکم من اعمالکم یَقِلَّ کلامکم الّا فِی الخَیرِ تحف ص ۱۱۲)

تم اپنے کلام کو اپنے اعمال کا جز سمجھو قیامت کے دن اس کے متعلق پرسش ہوگی۔ امور خیر کے علاوہ کم گفتگو کرو۔



## ۱۲۲۔ عید کا دن اور کھیل کود کا مقابلہ

ومرّ علیہ السلام فی یوم فطر بقومٍ یلعبون و یضحکون' فوقف علی رؤسھم فقال' ان اللہ جعل شھرَ رمضان مضمارا" لخلقہ' فیسبقون فیہ بطاعتہ الی مرضاتہ' فسبق قوم ففازوا' و قصر اخرون فخابوا۔

فالعجب کل العجب من ضاحک ولا عب فی الیوم الذی یثاب فیہ المحسنون' ویخسر فیہ المبطلون' وایْمُ اللہِ لو کَشَفَ الغطاءَ لعلموا ان المحسن مشغول باحسانہ' والمسیءُ مشغول باسائتہ' ثمّ مَضٰی۔

عید کے دن حضرت علی علیہ السلام نے راہ چلتے ہوئے ایک ایسے گروہ کو دیکھا جو عید فطر کے دن ایک دوسرے کے ساتھ کھیل کود میں مصروف اور قہقہے لگا رہے تھے۔ آپ ان کے نزدیک جاکر کھڑے ہوئے اور فرمایا "پروردگار عالم نے ماہ رمضان کو لوگوں کے لئے مقابلے کا میدان قرار دیا ہے تاکہ وہ اطاعت و عبادت کے ذریعے ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے ہوئے اس کی خوشنودی و رضا حاصل کریں۔ ایک گروہ نے سبقت لی اور کامیاب ہوگئے جبکہ دوسرا گروہ پیچھے رہ کر ناکام و محروم ہوگیا۔ ان لوگوں پر ازبس تعجب و حیرانی ہے جو ایسے دنوں میں کھیل کود میں مصروف

ہیں جبکہ نیک عمل کرنے والوں کو اپنے عمل کی جزا ملتی ہے۔ اور دوسری طرف باطل کی راہ پر گامزن افراد نقصان اٹھا رہے ہیں۔ خدا کی قسم! اگر پردے اٹھا دیئے جائیں (اور لوگ حقیقت حال کو آنکھوں سے دیکھ لیں) تو کھیل کود اور ہنسی میں مصروف افراد کو معلوم ہوگا کہ نیک انسان اپنی نیکی کی جزا اور بدکردار اپنے کئے کے پچھتاوے میں گرفتار ہیں۔" اس کے بعد آپ تشریف لے گئے۔

## ۱۲۳۔ جیسا گناہ ویسی بلا

**کلما احدث الناس من الذنوب مالم یکونوا یعلمون اَحْدَثَ اللہ لھم من البلاء مالم یکونوا یعدون (تحف ص۴۸۲)**

جب بھی لوگ ایسے نت نئے گناہوں سے آلودہ ہوتے ہیں اور گناہ کے نئے طریقے ایجاد کرتے ہیں جن کو پہلے سے نہیں جانتے تھے خدا بھی ویسے ہی تازہ تازہ بلائیں ان پر مسلط کرتا ہے جن کا علم ان کو پہلے سے حاصل نہیں ہے۔

## ۱۲۴۔ آخر الزمان کے لوگ بھیڑیئے جیسے ہوں گے

**قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم یأتی علی الناس زمانٌ یکون الناس فیہ ذِئاباً" فمن لم یکن ذِئباً" اَکَلَتْہُ الذِئابُ**



**(تحف ص۵۸)**

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' لوگوں کے سامنے ایک ایسا سخت زمانہ آئے گا کہ اکثر لوگ اس زمانے میں چیر پھاڑ کرنے والے خونخوار بھیڑیئے کی طرح ہوں گے۔ اگر ایک آدھ ایسے نہ ہوں تو دوسرے بھیڑیئے اس کو بھی چیر پھاڑ کر کھا جائیں گے۔

## ۱۲۵۔ دین کی تباہی پر افسوس نہ ہوگا

**قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم یأتی علی الناس زمان لایبالی الرجل ما تلف من دینہ اذا سلمت لہ دنیاہ (تحف ص۵۷)**

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' لوگوں کے سامنے ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگ دنیا میں خوشحال اور پرآسائش ہوں گے۔ اس وقت انہیں اپنے دین کی تباہی پر کوئی افسوس اور پرواہ نہ ہوگی۔

## ۱۲۶۔ قرب قیامت دو چیزیں نایاب ہوں گی

**اقل ما یکون فی اخر الزمان اخ یوثق بہ او درھمٌ من حلالٍ (تحف ص۵۸)**

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' آخری زمانے میں

دو چیزیں کمیاب ترین ہو جائیں گی۔ پہلا ایسا دوست جس پر مکمل اعتماد و بھروسہ کیا جا سکے۔ دوسرا رزق حلال (جس میں ذرہ برابر شک نہ ہو)۔

## ۱۲۷۔ مومن کی تحقیر کرنے والے کو خدا ذلیل کرتا ہے

**لا تحتقروا ضعفاءُ اخوانکم فانہ من احتقر موٴمنا" حقرہ اللہ ولم یجمع بینھما یوم القیامتہ الا انْ یتوبَ (تحف ص۱۰۶)**

تم اپنے کمزور بھائیوں کی تحقیر نہ کرنا۔ جس نے کسی مومن کی تحقیر کی، اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل و رسوا کرے گا۔ اور روز قیامت ان دونوں کو بہشت میں اکٹھا نہیں کرے گا مگر یہ کہ برادر مومن کو ذلیل کرنے والا توبہ کرلے۔

## ۱۲۸۔ اپنے بھائی کی رہنمائی کرو

**المسلمُ مِرْاۃُ اخیہِ فاذا رأیتم من اخیکم ھفوۃ" فلا تکونوا علیہ اِلْبا"، وارشدوہُ وانصحوا لہ وترفقو بہ۔**

مسلمان، مسلمان بھائی کا آئینہ ہے۔ اگر تمہارے بھائی سے کوئی لغزش سرزد ہو جائے تو سب مل کر شور و ملامت نہ کرو بلکہ اس کی رہنمائی کرو۔ اس کو نصیحت کرو اور اس کے ساتھ نرمی و اچھے سلوک سے پیش آؤ۔



## ۱۲۹۔ مومن کی توہین خدا کی توہین ہے

**الا ومَنِ اُستَخَفَّ بفقیرٍ مسلم فقد استخفَّ بحق اللہ، واللہ یستخف بہ یوم القیامتہ، الا ان یتوب۔**

فرمایا خبردار، جو شخص کسی مسلمان فقیر کی توہین کرے تو حقیقت میں اس نے اللہ تعالیٰ کی بے احترامی کی ہے۔ اور قیامت کے دن خداوند عالم اس کو ذلیل کرے گا مگر وہ اپنے کئے سے پشیمان ہو کر توبہ کرے۔

## ۱۳۰۔ بیوی اور چھوٹے بچے کو لب سے چومنا جائز ہے

**قال موسی بن جعفر علیہ السلام، لیس القُبلۃ علی الفم الا للزوجتہ والولدِ الصغیر (تحف ص۴۸۱)**

حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا، بیوی اور چھوٹے بچوں کے علاوہ کسی اور کے لب چومنا جائز نہیں۔

## ۱۳۱۔ کسی کا ہاتھ چومنا درست نہیں

**وقال علیہ السلام لا یقبل الرجل یدالرجل، فان قبلتہ یدہ کالصلاۃِ لہ (تحف ص۵۲۸)**

اور آنحضرت نے ارشاد فرمایا، ایک مرد کو دوسرے کے ہاتھوں کا بوسہ نہیں لینا چاہئے کیونکہ دوسرے کے ہاتھ کو بوسہ دینا ایسا ہے جیسا کہ اس کے لئے نماز پڑھتا ہے۔

## ۱۳۲۔ مُومن کی پیشانی کا بوسہ لو

قال علیہ السلام اذالقی احدکم اخاہُ فلیقبل موضع النّورِ من جبھتہ (تحف ص ۲۶۸)

حضرت علی بن ابی طالب علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی اپنے برادر (دینی) سے ملاقات کرے تو اس کی پیشانی کے نورانی مقام (محل سجدہ) کو بوسہ دے۔

## ۱۳۳۔ مصافحہ کرو

قال صلی اللہ علیہ والہ تصافحوا فان التصافح یذھب السَّخیمتہِ (تحف ص ۵۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' ایک دوسرے سے مصافحہ کرو کہ مصافحہ کینہ و دشمنی کو دور کرتا ہے۔

## ۱۳۴۔ اپنے گھر میں داخل ہو تو بیوی بچوں کو سلام کرو

اذا دخل احدکم منزلہ فلیسلّم علی اھلہٗ فان لم یکن اھلٌ فلیقل "اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا مِنْ رَّبِّنَا" ویقراء قل ھو اللہ احد حین یدخل منزلہ فانہ ینفی الفقر (تحف ص ۱۱۹)

تم میں سے کوئی جب گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرے۔ اگر گھر والے نہ ہوں تو یوں کہے السلام علینا من ربنا اور گھر میں



داخل ہوتے وقت سورۂ قل ھو اللہ پڑھے۔ چونکہ اس کی برکت سے فقر و ناداری دور ہوتی ہے۔

## ۱۳۵۔ سلام سے پہلے کلام شروع نہ کرو

قال علیہ السلام من بداٗ بکلام قبل سلام فلا تجیبوہ (تحف ص ۴۱۸)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا' جو شخص سلام سے پہلے گفتگو کا آغاز کرے تو اس کا جواب نہ دو۔

## ۱۳۶۔ اہل وطن سے ہاتھ ملاؤ' مسافر سے گلے ملو

قال علیہ السلام ان تمام التحیتہ للمقیمِ المصافحتہِ و تمام التسلیم علی المسافر المعانقتہ (تحف ص ۴۱۸)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا' وطن میں مقیم انسان کے لئے سلام اس وقت مکمل سمجھا جاتا ہے جب اس سے مصافحہ کرے (یعنی ہاتھ ملائے) اور مسافر سے اس وقت کمال کو پہنچتا ہے جب اس سے معانقہ کرے (یعنی گلے ملائے۔)

## ۱۳۷۔ نامحرم عورت سے ہاتھ ملانا حرام ہے مگر....

وسئل ابوبصیر ابا عبداللہ علیہ السلام' ھل یصافح الرجل المرأۃ لیست لہ بذی محرم؟ قال: لا' الامن وراءِ

الثوّبِ (من لایحضر، ج ۴، ص ۳۰۰)

جناب ابوبصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ مولا، کیا نامحرم عورت کے ساتھ کوئی مرد مصافحہ کرسکتا ہے؟ فرمایا۔ نہیں، مگر جبکہ عورت کا ہاتھ کپڑے کے اندر چھپا ہو۔

## ۱۳۸۔ مونچھوں کو کٹوانا خوشبو لگانا سنت ہے

اخذ الشارب من النظافۃِ وھو من السنۃِ الطیبُ فی الشارب کرامۃً للکاتبین وھو من السنۃِ ۔

مونچھیں کٹوانا پاکیزگی اور سنت ہے۔ مونچھوں کو خوشبو لگانا کرام الکاتبین کے لئے احترام کا اظہار ہے۔ اور یہ بھی سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

## ۱۳۹۔ سفید بال نور ہیں

لا تنتفوا الشیبَ فانہ نور ومن شاب شیبۃ فی الاسلامِ کانت لہ نور یوم القیامۃِ ۔

سفید بالوں کو نہیں کاٹنا چاہئے۔ کیونکہ سفید بال نور ہیں۔ جو کوئی دین اسلام کا پابند ہوتے ہوئے بال سفید ہوجائیں تو قیامت کے دن ہر بال نور ثابت ہوگا۔



## ۱۴۰۔ بال زیادہ ہوں تو شہوت کم ہوتی ہے

فی روایۃِ اسماعیل بن ابی زیاد عن جعفر بن محمد عن ابیہٖ علیہما السلام قال، قال علی علیہ السلام، ماکثر شعر رجلٍ قطّ الا قلّتْ شھوتہٗ (من لایحضر، ج ۳، ص ۳۰۳)

اسماعیل بن ابی زیاد امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جس مرد کے بدن پر بال بہت زیادہ ہوں، اس کی شہوت (قوت باہ) کم ہوتی ہے۔

## ۱۴۱۔ دست سوال ہرگز دراز نہ کرے

اِتّبعوا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فانہ قال من فتح علی نفسہ باب مسئلۃٍ فتح اللہ علیہ باب الفقر ۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا، تم اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرو۔ وہ فرماتے تھے جو شخص سوال کے ایک دروازے کو اپنے لئے کھول دے تو خدا فقر و مفلسی کے (تمام) دروازے اس کے لئے کھول دے گا۔

## ۱۴۲۔ سائل کے اظہار کرنے سے پہلے حاجت پوری کرو

ولا یکلف المرء اخاہ الطلب الیہ اذا عرف حاجتہ (تحف ص ۱۰۶)

جب کسی کو پتہ چلے کہ اس کا برادر ایمانی اس کے پاس کوئی حاجت

لے کر آیا ہے تو پھر اسے اظہار کی تکلیف نہ دے اور اس کی حاجت پوری کر دے۔

## ۱۴۳۔ سائل کی دعا دوسرے کے حق میں قبول ہوتی ہے

اذا ناو لتم سآئلا" شیئا" فسئلوہ ان یدعولکم' فانہ یستجاب فیکم' ولا یجاب فی نفسہ لانھم یکذبون (تحف العقول ص ۱۱۱)

فرمایا' جب سائل کو کچھ دو تو اس سے اپنے حق میں دعا کی درخواست کرو۔ تمہارے حق میں اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ لیکن اس کی دعا اپنے حق میں قبول نہیں ہوتی کیونکہ مانگنے والے (غالباً) جھوٹ بولتے ہیں۔

## ۱۴۴۔ امام حسین علیہ السلام سائل کو دوگنا عطا کیا

جاء رجل من الانصار یرید ان یسئلہ حاجتہ" فقال علیہ السلام یا اخا الانصار صن وجھک عن بذلتہ المسئلتہ وارفع حاجتک فی رقعتٍ فانی اٰتٍ فیھا ماسآرک ان شآء اللہ' فکتب' یا اباعبداللہ ان لفلان علی خمسمأۃ دینار وقد الحّ بی' فکلّمہٗ ینظرنی الی میسرۃ' فلما قراء الحسین علیہ السلام الرقعتہ' دخل الی منزلہ فاخرج صرۃ" فیھا الف دینار' وقال علیہ السلام لہ اما خمس مأۃ فاقض



بھا دینک واما خمس مِئاۃٍ فاستعن بھا علی دھرک (تحف العقول ص ۲۸۱)

انصار میں سے ایک شخص حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ حاجت اظہار کرنا چاہتا تھا۔ تو آپ نے فرمایا' اے برادر انصاری اپنی آبرو کو محفوظ رکھو اور اپنی حاجت لکھ کر مجھے دے دو۔ انشاء اللہ تعالیٰ تم کو خوش کردوں گا۔

سائل نے عریضہ میں لکھا "یا اباعبداللہ' میں فلاں شخص کا پانچ سو دینار کا مقروض ہوں۔ قرض خواہ نے بار بار تقاضا کرکے میرا جینا دوبھر کر رکھا ہے۔ آپ اس سے بات چیت کرکے پیسے ملنے تک مہلت دلا دیجئے۔"

حضرت امام حسین علیہ السلام رقعہ کا مطالعہ کرکے گھر میں داخل ہوگئے۔ آپ نے ایک تھیلی لاکر اسے دے دی جس میں ایک ہزار دینار تھے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا "پانچ سو دینار سے اپنا قرضہ ادا کردو اور باقی پانچ سو دینار اپنی ضروریات میں خرچ کرو۔"

## ۱۴۵۔ سب کچھ خدا ہی کے ہاتھ میں ہے

واخلص المسئلتہِ لربک فان بیدہ الخیر والشرّ والاعطآء والمنع والصلتہ والحرمانِ (من لایحضر' ج ۴' ص ۲۷۶)

اور تم اپنی حاجت کو خلوص دل کے ساتھ اپنے رب کی بارگاہ سے

طلب کرو چونکہ تمام خیر و شر، عطا کرنا یا نہ کرنا، احسان کرنا و محروم کرنا، قادر مطلق ہی کے اختیار میں ہے۔

## ۱۴۶۔ امام حسین علیہ السلام کی نصیحت

ولا ترفع حاجتک الا الی احد ثلاثۃ الی ذی دین، اومروّۃٍ، اوحسبٍ، فاما ذوالدین فیصون دینہ، واما ذوالمرّوۃ فانہ یستحیی لمروّتہ، واما ذوالحسب فیعلم انک لم تکرم وجھک ان تبذلہ لہ فی حاجتک فھو یصون وجھک ان یردک لغیر قضآء حاجتک (تحف العقول ص۲۸۱)

(حضرت امام حسین علیہ السلام نے مرد انصاری سے مخاطب ہو کر فرمایا) تین افراد کے علاوہ تم کسی کے سامنے اپنی حاجت بیان نہ کرنا۔

(۱) دیندار

(۲) جوانمرد

(۳) خاندانی شریف انسان سے

چونکہ دیندار شخص احکام دین کا پابند ہوتا ہے، اس لئے تمہاری آبرو کی لاج رکھے گا۔

جوانمرد اپنی مردانگی کی وجہ سے تمہیں ناامید واپس کرنے سے شرمندہ ہوتا ہے۔



اور خاندانی شریف انسان اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ تم نے اپنی آبرو کو داؤ پر لگا کر نیازمندی کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے وہ تمہاری آبرو کی حفاظت کی خاطر تمہیں خالی ہاتھ واپس نہیں کرے گا۔

## ۱۴۷۔ دانتوں سے ناخن نہ کاٹو

ونھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عن تقلیم الاظفار بالاسنانِ وعن السّواکِ فی الحمامِ و التنخّع فِی المساجدِ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دانتوں سے ناخن کاٹنے، حمام میں مسواک کرنے اور مسجدوں میں تھوکنے سے منع فرمایا ہے۔

## ۱۴۸۔ کوڑا کرکٹ گھر میں نہ رکھو

وقال لا تبیتوُ القمامتہِ فی بیوتِکم، واَخرِجوُھا نھارا" فانّھا مَقعدُ الشیطانِ -

مزید ارشاد فرمایا تم رات کو اپنے گھروں میں کوڑا کرکٹ جمع مت رکھو۔ دن ہی میں اسے باہر پھینک دو کیونکہ کوڑا کرکٹ شیطان کی بیٹھک ہے۔

## ۱۴۹۔ قبلہ کی طرف مت تھوکو

لایتفلُ المسلم فی القبلتہِ فان فعل ناسیا" فلیستغفر اللہَ

مسلمان کو قبلہ کی طرف نہیں تھوکنا چاہئے۔ اگر غلطی سے ایسا کرلیا تو خداوند رحیم سے مغفرت طلب کرنا چاہئے۔

## ۱۵۰۔ غذا کھانے سے پہلے ہاتھوں کو دھولو

**غسل الیدین قبل الطعام وبعدہ زیادۃ فی الرزق، غسل الاعیاد طھور لمن اراد طلب الحوائج بین یدی اللہ عزوجلّ واتّباعٌ السنّۃِ (تحف ص۱۰۲)**

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھوں کا دھونا رزق میں اضافہ کا سبب بنتا ہے۔ عید کے دنوں میں غسل کرنا، خدای بزرگ و برتر سے طلب حاجت کرنے والوں کے لئے ضروری ہے۔ نیز یہ عمل سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہے۔

## ۱۵۱۔ گرم غذا میں برکت نہیں

**اقروا الحارّ حتی یبردُ ویمکن فان رسول اللہ قال وقد قرب الیہ طعام حارّ، اقروہ حتی یبرد ویمکن، وما کان اللہ لیطعمنا الحارّ، والبرکۃِ فی الباردِ، والحار غیر ذی البرکۃِ (تحف ص۱۰۵)**

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا، گرم غذا کو تھوڑی دیر چھوڑ دو تاکہ ٹھنڈی اور کھانے کے قابل ہوجائے۔ چونکہ پیغمبر



اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کہیں سے گرم کھانا آیا تو آپ نے فرمایا رکھ دو تاکہ کچھ ٹھنڈا ہوجائے۔ اللہ تعالی ہمیں کوئی گرم کھانا نہیں کھلاتا (یعنی دنیا میں جس قدر غذائیں ہیں، فطری طور پر سرد پیدا کی ہیں) سرد غذا میں برکت ہے جبکہ گرم غذا میں برکت نہیں ہے۔

## ۱۵۲۔ غلاموں کی طرح بیٹھ کر کھانا کھاؤ

**واذا جلس احدکم علی الطعام فلیجلس جلسۃَ العبد ویأکل علی الارضِ، ولا یضع احد رجلیہ علی الاُخریٰ ولا یَتربّعُ، فانّھا جلسۃ یبغضھا اللہ ویمقت صاحبھا (تحف ص۱۱۲)**

اور جب تم میں سے کوئی دسترخوان پر بیٹھنا چاہے تو غلام کی طرح (تواضع و احترام کے ساتھ) زمین پر بیٹھ کر کھانا کھائے. ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر مت رکھو۔ نہ پالتی مار کر بیٹھو۔ یہ ایسی نشست ہے جسے اللہ تعالی دشمن رکھتا ہے اور اس طرح بیٹھنے والے پر غضب کرتا ہے۔

## ۱۵۳۔ کھانے سے پہلے نمک کھاؤ

**قال امیر المؤمنین علیہ السلام من ابتدأ بالملحِ اذھب اللہ عنہ سبعین داءً لا یعلم الا اللہ (تحف ص۱۱۶)**

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا، جو کوئی کھانے کو نمک کے

ساتھ شروع کرے تو خداوند عالم ایسی ستر بیماریوں کو اس سے دور کرتا ہے جو خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

## ۱۵۴۔ کھڑے ہو کر پانی مت پیو

**قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لاتشرب احدکم الماءَ قائماً فانہ یورث الداءَ الذی لادواءَ لہ الا ان یعافیَ اللہُ (تحف ص ۱۵)**

حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تم کھڑے ہو کر پانی نہیں پینا جس کے سبب سے ایسی بیماری پیدا ہوتی ہے کہ جس کی دوا نہ ہو، مگر یہ کہ خداوند قادر اسے شفا دے۔

## ۱۵۵۔ حیوانوں کی طرح پانی مت پیو

**ونھی ان یشرب الماءَ کما تشرب البھائم وقال اشربوا بایدیکم فانّھا افضل اوانیکم -**

اور حیوانوں کی طرح پانی پینے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ اپنے ہاتھوں سے پانی پیو چلو تمہارے لئے بہترین (قدرتی) برتن ہے۔

## ۱۵۶۔ جنابت کی حالت میں غذا کھانا مکروہ ہے

**عن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام قال، نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عن الاکل علی**



**الجنابۃ، وقال انہ یورث الفقر (من لایحضرہ الفقیہ، ج ۴، ص ۲)**

امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنابت کی حالت میں کسی چیز کو کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ عمل فقر کا باعث بنتا ہے۔

## ۱۵۷۔ غذا کھانے کے اوقات عمر میں شمار نہیں ہوتے

**روی، اطیلوا الجلوسَ علی الموائدِ فانّھا اوقات لا تحسب من اعمارکم (الاختصاص، ص ۲۵۲، بحوالہ بحار الانوار)**

مروی ہے کہ تم دسترخوانوں پر دیر تک رہا کرو کیونکہ کھانا کھانے کے اوقات تمہاری عمر میں شمار نہیں ہوتے۔

## ۱۵۸۔ فاسق و فاجر کی تعریف سے پرہیز کرو

**وقال صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا مُدِحَ الفاجر اھتزّ العرشَ وغضب الربُّ (تحف العقول ص ۵۰)**

حضرت خاتم المرسلین نے ارشاد فرمایا، جب کوئی فاسق و فاجر کی مدح کرتا ہے تو عرش الٰہی کانپ اٹھتا ہے اور پروردگار غضبناک ہوتا ہے۔

## ۱۵۹۔ جب کوئی نیکی کرے تو شکریہ ادا کرو

**قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اتی الیکم معروفاً**

لکافؤہ فان لم تجدوا فاثنوہ فان الثناء جزاء (تحف العقول ص ۵۳)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص تمہارے ساتھ نیکی کرے، اس کا صلہ چکاؤ۔ اگر ایسا نہ کرسکو تو اس کا زبانی شکریہ ادا کرو کیونکہ شکرگزاری اور قدردانی کا اظہار ایک قسم کا صلہ ہے۔

## ۱۶۰۔ بڑھاپے میں لالچ اور آرزو جوان ہوجاتی ہیں

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا هرم ابن ادم تشب منہ اثنتان الحرص والاَمَلُ (تحف ص ۶۰)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جب انسان بوڑھا ہوجاتا ہے تو اس میں دو صفتیں جوان ہوجاتی ہیں۔ لالچ اور آرزو۔

## ۱۶۱۔ نوکدار جوتا نہ پہنو

لا تتخذوا المُلَسَّنَ فانہ حذاءُ فرعون وهو اول من حَذا الملسّن (تحف ص ۱۰۷)

تم نوک دار جوتا نہ پہنو چونکہ فرعون ایسا جوتا پہنتا تھا۔ وہ پہلا شخص ہے جس نے اس قسم کا جوتا ایجاد کیا۔



## ۱۶۲۔ آٹھ سالہ بچے کو نماز کی تعلیم دو

عَلِّمُوا صبيانكم الصلوة وخذهم بها اذا بلغوا ثمانِیَ سِنِیْنَ (تحف)

اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کی مشق کراؤ۔ جب آٹھ سال کے ہوجائیں تو ان کو نماز پڑھاؤ۔

## ۱۶۳۔ نماز شب کے بارے میں سخت تاکید

قال ابوعبداللہ علیہ السلام لیس من شیعتنا مَنْ لَمْ یُصَلِّ صَلٰوۃَ اللَّیلِ (کفعمی بلد الامین)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے جو نماز شب نہیں پڑھتا۔

## ۱۶۴۔ نماز شب کے بارے میں مزید تاکید

وقال محمد بن علی الباقر علیہ السلام من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یبیتَنّ الا بِوِتْرٍ (قلب سلیم، ج ۲)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، جو شخص خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے نماز شب پڑھے بغیر پوری رات نہیں گزارنا چاہئے۔

## ۱۶۵۔ امام زمانہ علیہ السلام کی تاکید

حضرت ولی العصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف نے ابن بابویہ قمی کو خط

لکھتے ہوئے تین بار تاکید فرمائی وَعَلَیْکَ بِصَلٰوۃِ اللَّیْلِ وعلیک بصلوۃ اللیل وعلیک بصلوۃ اللیل تم نماز شب لازمی طور پر پڑھو، تم نماز شب لازمی طور پر پڑھو اور تم نماز شب لازمی طور پر پڑھو۔

## ۱۶۶۔ نماز بہترین عمل ہے

الله الله فی الصلوۃ فانها خیر العمل اَنَّهَا عماد دینکم ۔

خدارا خدارا نماز کا خیال رکھو۔ یہ بہترین عمل ہے اور تمہارے دین کا ستون۔

## ۱۶۷۔ نماز شب صحت کیلئے مفید ہے

قیام اللیل مصحّۃٌ للبدن، ورضیٌ للرب، وتعرض للرحمۃ وتمسک باخلاق النبیین ۔

نماز شب کے لئے کھڑا ہونا صحت بدن کے لئے مفید اور پروردگار کی خوشنودی کا باعث اور رحمت خدا شامل حال ہونے کا سبب ہے اور سحرخیزی تمام پیغمبروں کا اخلاق ہے۔

## ۱۶۸۔ نماز شب کی انتہائی تاکید

وما زال یُوْصِیْنِی بقیام اللیل حتی ظننتُ ان خیارُ امتی لن یَنَامُوْا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور خداوند عالم



کی طرف سے بار بار نماز شب کے بارے میں تاکید ہوئی یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ شاید میری امت کے بہترین افراد رات کبھی نہیں سوئیں گے۔

## ۱۶۹۔ مردانگی کی تعریف

وسئل علیہ السلام مَاالْمُرُوَّۃ ؟ فقال لا تفعل شیئاً فی السّرِّ تستحیی منہ فی العلانیۃِ (تحف ص ۲۵۰)

اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے پوچھا مردانگی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ کوئی ایسا کام چھپ کر نہ کرو جس کے ظاہر ہونے پر شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔

## ۱۷۰۔ حضور قلب کے ساتھ دو رکعت نماز بہتر ہے...

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رکعتانِ مُقْتَصِدَتَانِ فی التَّفکرِ خیرٌ من قیامِ لیلۃٍ وَالْقَلْبُ سَاہٍ (مکارم ص ۴۶۷)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو رکعت نماز درمیانہ انداز سے غور وفکر کے ساتھ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ بہ نسبت اس نماز کے جو حضور قلب کے بغیر رات بھر پڑھتے رہیں۔

## ۱۷۱۔ قرض رات بھر کا غم اور دن بھر کی ذلت ہے

قال الامام صادق علیہ السلام الدَّیْنُ ہَمٌّ باللیلِ و ذلٌّ

بِالنَّهارِ (تحف ص ۳۱۷)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا' قرض رات کے لئے غم و فکر اور دن کے لئے ذلت و رسوائی ہے۔

## ۱۷۲۔ استطاعت کے باوجود قرض نہ دینا کا نتیجہ

ومن احتاج الیہ اخوہ المسلم فی قرضٍ وھو یقدِرُ علیہ فلم یفعل' حرّم اللہَ علیہ ریحَ الجنتہِ (من لا یحضرہ الفقیہ' ج ۴' ص ۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر ایک مسلمان بھائی دوسرے مسلمان سے قرضہ لینے پر محتاج ہو اور وہ مالی استطاعت بھی رکھتا ہو مگر دینے سے انکار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی خوشبو تک حرام قرار دے گا۔

## ۱۷۳۔ سود خوری گناہ کبیرہ ہے

یاعلیُ' الرِّبٰا سبعون جزءاً" فَاَیْسَرُھٰا مثل ان ینکحَ الرجل امّہ فی بیتِ الحرام (من لا یحضر' ج ۴' ص ۲۶۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا۔ اے علی' سود خوری کے ستر گناہ ہیں۔ سب سے کم گناہ ایسا ہے جیسے کوئی آدمی (نعوذ باللہ) کعبہ کے اندر اپنی ماں کے ساتھ ہم بستر ہوا



ہو۔

## ۱۷۴۔ کنیت سے پکارنا احترام شخصیت ہے

وقال علیہ السلام' اذا ذکرت الرجل وھو حاضرٌ فکنِہٗ و اذا کان غائباً" فسَمِّہٖ (تحف ص ۵۲۰)

آنحضرت نے مزید فرمایا کہ کسی شخص کو اس کی موجودگی میں اس کی کنیت سے پکارو۔ اور اس کی غیر موجودگی میں نام کے ساتھ۔ (کنیت سے پکارنا احترام کا اظہار ہے جیسے ابوالحسن وغیرہ)

## ۱۷۵۔ منجم و کاھن پر یقین نہ کرے

وَنَھٰی انَ اِتْیٰانِ الْعَرّٰافِ' وقال من اتاہٗ' وصدَّقہٗ فقد بریَ مما انزل اللہ علی محمّدٍ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

اور عراف یعنی منجم اور کاھن کی باتوں پر یقین کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس بارے میں مزید ارشاد ہوا کہ جو کوئی چوری' گمشدگی اور غیبی باتیں بتانے کے لئے' ستارہ شناس (یا کاھن) کو بلائے اور ان کی تصدیق کرے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا ہے ان تمام سے وہ جدا ہوا (یعنی دین سے خارج ہوگیا)۔

رمل' جفر اور زائچہ بنانا یا مخصوص طریقے سے فال نکالنا یا طالع نامہ دیکھ کر یہ بتانا کہ فلاں آدمی چور ہے یا مسروقہ مال فلاں جگہ چھپا رکھا ہے۔

یا یہ جو مربع بنا کر اس کے کسی خانے میں سیاہی بھرتے ہیں' پھر کسی بچے کو دیتے ہیں- وہ بچہ کہتا ہے کہ فلاں آدمی چور ہے وغیرہ- یا اولاد نہ ہونے یا ہونے کی خبر دینا- یا یہ جو کہتے ہیں کہ جن کا پر لگ گیا ہے اور کالی' سفید مرغی یا بکری کاٹو اور گوشت کو تقسیم کرو- یہ سب باتیں باتفاق تمام فقہائے عظام کہانت ہے اور حرام ہے-

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کہانت کا کام کرے یا کوئی غیبی باتیں بتانے والے کے پاس جائے تاکہ وہ آئندہ و گزشتہ کے حالات بتادے تو وہ شخص دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خارج ہوگیا-

حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہانت کو حرام کمائی کی ایک قسم قرار دیا ہے- (گناہان کبیرہ' ج ۲' ص ۹۱)

حضرت امام خمینی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "تحریر الوسیلہ" میں ارشاد فرماتے ہیں:

عملَ السّحرِ و تعلیمہ و تعلّمہ والتکسُّبُ بہ حرامٌ (مکاسب محرمہ ص ۱۶)

جادو کا عمل سیکھنا' سکھانا اور اس کے ذریعے روزی کمانا حرام ہے-

اس کے علاوہ حضرت الامام الخوئی مدظلہ العالی "منہاج الصالحین" ج ۲' ص ۸ پر لکھتے ہیں:



الکہانۃ حرامٌ وھی الاِخبارُ من المغیّباتِ بزعمِ انہ یخبر بہا بعض الجانِّ -

کاھن کا کام کرنا حرام ہے اور وہ غیب کی خبریں بتاتا ہے کہ کوئی جن اس کو آگاہ کرتا ہے-

منہاج الصالحین' ج ۲' ص ۹ پر ارشاد فرماتے ہیں:

التّنجیمُ حرامٌ وھو الاِخبار عن الحوادثِ مثلُ الرُخصِ والغلاءِ والحرِّ والبردِ و نحوھا-

ستارہ شناسی کا کام حرام ہے- یہ وہ خبریں ہیں مثلاً کہا جائے فلاں چیز سستی یا مہنگی ہوگی فلاں دن گرمی یا سردی ہوگی- وغیرہ-

## ۱۷۶- توکل کی تعریف

وسئل علیہ السلام من حدُّ التوکّل؟ فقال علیہ السلام' ان لاتخاف احداً الّا اللّٰہ (تحف ص ۵۲۳)

کسی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا (مولا) توکل کی تعریف کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے-"

## ۱۷۷- کام کی تکمیل تک راز پوشیدہ رکھے

وقال علیہ السلام' اظہار الشئی قبل ان یستحکمَ مفسدۃٌ لہ (تحف ص ۵۲۴)

اور آنحضرت نے فرمایا، کسی تجویز کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے اظہار کردینا اس کی خرابی کا باعث ہے۔

## ۱۷۸۔ بلاوجہ ہنسنا جہالت ہے

وقال علیہ السلام: من الجهل الضحکَ من غیر عجَبٍ

آنحضرت نے فرمایا، کسی قسم کے تعجب کے بغیر ہنسنا عین جہالت ہے۔

## ۱۷۹۔ کھڑے ہو کر جوتا نہ پہنو

ونهی ان یمشیِ الرّجل فی فردِ نعلٍ، اوانْ یتنعّلَ وهو قائمْ (من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۴، ص ۳)

اور ایک جوتی پہن کر راستہ چلنے یا کھڑی حالت میں جوتی پہننے سے منع فرمایا۔

## ۱۸۰۔ جان بوجھ کر جھوٹا خواب بیان نہ کرے

ونهی انْ یکذّبَ الرّجلِ فی رؤیاہ متعمداً" وقال یکلّفه الله یومَ القیامةِ ان یعقدَ شعیرۃ" وما هو بعاقدٍ۔

اور آدمی کو جان بوجھ کر جھوٹا خواب بیان کرنے سے منع فرمایا۔ اس بارے میں مزید ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو حکم دیتا ہے جو کے ایک دانے کو گرہ لگایا جائے لیکن وہ ایسے (ناممکن) عمل کو انجام نہیں دے سکتا۔



## ۱۸۱۔ جانور کو زندہ جلانا ممنوع ہے

ونهی ان یحرقَ شیءٌ من الحیوانِ بالنارِ (من لا یحضر)

کسی زندہ جانور کو یا اس کے اجزاء بدن کو آگ پر جلانے سے منع فرمایا۔

## ۱۸۲۔ مرغ کو برا نہ کہو

ونهی عن سبّ الدّیکِ، وقال انه یوقظُ للصّلاۃِ۔

اور مرغ کو برا کہنے سے منع فرمایا کیونکہ وہ سوئے ہوئے انسان کو نماز کے لئے خواب (غفلت) سے بیدار کرتا ہے۔

## ۱۸۳۔ چغل خوری کرنا اور سننا حرام ہے

ونهی عن النّمیمة والاستماعِ الیها، وقال لا یدخل الجنّة قتّاتٌ" یعنی نمّاماً" (من لا یحضرہ الفقیہ)

اور چغل خوری کرنے اور اس کو سننے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد ہوا کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

## ۱۸۴۔ جھوٹی قسم کا برا انجام

ونهی عن الیمین الکاذبة وقال انها تترک الدّیارَ بلاقعِ

اور جھوٹی قسم کھانے سے منع فرمایا چونکہ اس سے آبادیاں ویرانوں میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔

## ۱۸۵- مسواک کے بارے میں تاکید

وما زالَ یوصینی بالسّواکِ حتیّٰ ظننتُ انّہ سیجعلہُ فریضتہ"

(من لایحضرہ الفقیہ' ج ۴' ص ۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا' مسواک کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلسل تاکید ہوئی ہے- یہاں تک کہ میں سوچنے لگا کہ یہ میری امت پر واجب قرار دے دی جائے گی-

## ۱۸۶- امانت و نصیحت اور مشورت کی تاکید

وقال علیہ السّلام اعلم ان ضاربُ علیّ علیہ السلام بالسّیفِ' وقاتلہ لو ائتمنی' واستنصحنی' و استشارنی' ثم قبلتُ ذالک منہ' لادّیتُ الیہِ الامانۃَ (تحف ص ۴۳۶)

یہ جان لو کہ اگر حضرت علی علیہ السلام پر تلوار چلانے والا' اور ان کا قاتل بھی میرے پاس کوئی چیز امانت رکھنا چاہے' یا مجھ سے نصیحت چاہے' یا مجھ سے مشورت طلب کرے تو میں اس کے تمام مطالبات قبول کروں گا- میں ضرور اس کی امانت اسے لوٹاؤں گا- (اور نصیحت و مشورت میں اس کی درست رہنمائی کروں گا)

## ۱۸۷- پانچ آدمیوں کی بری صفات

وقال علیہ السلام' لیس لبخیل راحۃ' ولا لحسود لذۃ'



ولا لملوک وفاء' ولا لکذوب مروّۃ -

آنحضرت نے فرمایا' بخیل کے لئے سکون و آرام نہیں- حسد کی آگ میں جلنے والے کو زندگی کی لذت نہیں- بادشاہوں کے وفا نہیں' جھوٹے کو مروت و انسانیت نہیں-

## ۱۸۸- دنیا کی مثال

یا ہشام مثل الدّنیا مثل ماءِ البحرِ' کلّما شربَ منہ العطشانِ ازدادَ عطشہُ حتیٰ یقتلہُ (تحف ص ۴۶۲)

فرمایا: اے ہشام' دنیا اس سمندر کے پانی کی مانند ہے- جس سے جتنا زیادہ پیا جائے' پیاس بڑھتی جائے گی- یہاں تک کہ وہی پانی اسے جان سے مار دے گا-

## ۱۸۹- رزق دو قسم کے ہوتے ہیں

قال امیر المؤمنین علیہ السلام' یا بنیَّ الرزقُ رزقانِ' رزقٌ تطلبہُ ورزقٌ یطلبکَ' فکم رأیت من طالبٍ متعبٍ نفسہ مقتر علیہ رزقہ و مُتختصرٍ فی الطلب ساعدتہ المقادیر -

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے جناب محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا' اے بیٹا رزق دو قسم کے ہوتے ہیں- ایک رزق جس کو تیری تلاش ہوتی ہے- جہاں تم ہوتے ہو' وہیں پہنچتا ہے-

دوسرا وہ رزق ہے جسے حاصل کرنے کے لئے تم کو کوشش کرنی پڑتی ہے۔ (دیکھو) میں بہت سے جفاکش و محنتی افراد کو دیکھ چکا ہوں کہ دن رات روزی کی تلاش میں پھرتے ہیں' باوجود اس کے معیشت کی تنگی سے پریشان حال ہوتے ہیں اور میں نے ایسے افراد کو بھی دیکھا ہے جو اپنی معیشت کو درست کرنے میں زیادہ محنت نہیں کرتے پھر بھی جتنا مقدر ہے' ملتا رہتا ہے۔

## ۱۹۰۔ اپنی زبان کو محفوظ رکھو

یا بنی' ماخلق اللہ عزوجل اَحسَنَ من الکلامِ' ولا اَقبحُ منہ' بالکلام ابیضّتِ الوجوہ و بالکلام اسودّتِ الوجوہُ' فاخزن لسانک کما تخزَنُ ذہبک و ورقک (من لایحضر' ج ۴' ص ۲۷۷)

اے میرے فرزند (محمد بن حنفیہ) خداوند بزرگ و برتر نے کلام سے زیادہ بہتر اور اس سے زیادہ بدتر کوئی دوسری چیز پیدا نہیں کی۔ یہ کلام ہی ہے جس کی بدولت انسانی چہرے سیاہ و سفید ہوتے ہیں۔ اس لئے تم اپنی زبان کو اس طرح محفوظ رکھو جیسا کہ تم اپنا سونا و چاندی ذخیرے کے طور پر محفوظ رکھتے ہو۔



## ۱۹۱۔ دنیا کا لالچی ریشم کے کیڑے کی مانند ہے

قال ابوعبداللہ علیہ السلام' مثل الحریص علی الدنیا مثلُ دُودَۃِ القزِّ کلّما ازدادتْ من القزِّ علی نفسِہا لفّاً کان اَبعدُ لہا من الخروجِ حتیٰ تموتَ غمّاً" (حیات امام جعفر صادق" ص ۳۶۳)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا' دنیا کا لالچی اس ریشم کے کیڑے کی مانند ہے جو اپنے اردگرد تاریں لپیٹتا جاتا ہے اور جوں جوں تار لپیٹتا جاتا ہے' اس کا حلقہ تنگ ہوتا جاتا ہے اور پوٹلی سے نکلنا دشوار تر ہوجاتا ہے۔ یہاں تک کہ نکلنے کا سوراخ بھی بند ہوجاتا ہے اور آخرکار اسی میں غصے سے مرجاتا ہے۔

## ۱۹۲۔ سچے دوستی کی نشانی

قال الصادق علیہ السلام اذا اردتَ ان تعلمَ صحتہ ماعندَ اَخیکَ فاغضبہُ فان ثبت لک علی المودّۃِ فہُوَ اخیکَ والّا فلا (تحف العقول ص ۳۱۴)

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا۔ جب اپنے بھائی کے خلوص اور صفائے قلب کا اندازہ لگانا چاہو تو اسے غصہ دلاؤ۔ اگر غضب کی حالت میں بھی تیری محبت کے راہ میں ثابت قدم رہا تو سمجھ وہ تمہارا

سچا بھائی ہے' ورنہ نہیں۔

ولا تعتدّ بمودۃِ احدٍ حتّٰی تغضبہٗ ثلاثَ مرّاتٍ (تحف ص ۴۱۴)

مزید ارشاد فرمایا کسی کی دوستی کا امتحان لینے کے لئے اسے کسی اور طریقے سے آزمائش نہ کرنا مگر یہ اسے تین دفعہ غصہ دلاؤ (پھر بھی وہ ثابت قدم رہے تو سمجھ لو اس کی دوستی قابل اعتبار ہے۔)

## ۱۹۳۔ برادر دینی کے حق ادائی کے طریقے

قال علیہ السلام' اَلتَّوا صَلَ بینَ الاخوانِ فی الحضَرِ التّزاوُرُ والتوا صلَ فی السَّفَرِ المکَاتبۃِ (تحف ص ۴۱۵)

برادران دینی سے تعلقات برقرار رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وطن میں موجود ہوں تو ایک دوسرے کی زیارت کریں اور حالت سفر میں ایک دوسرے کے ساتھ خط و کتابت کا سلسلہ جاری رکھیں۔

## ۱۹۴۔ بیس سالہ دوستی رشتہ داری ہے

قال علیہ السلام' صحبتہ عشرین سنتہ قرابتہٌ (تحف ۴۱۵)

نیز آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا' بیس سالہ (لمبی مدت کی) دوستی و رفاقت' رشتہ داری ہے۔



## ۱۹۵۔ سچا دوست

وقال علیہ السلام' اَحبّ اخوانی اِلیَّ من اَھدٰی اِلیَّ عیوبی ۔

اور آنجناب نے ارشاد فرمایا' میرے نزدیک سب سے پیارا دوست وہ ہے جو میرے عیوب و نقائص کو میرے سامنے ہدیہ کے طور پر پیش کرے۔

## ۱۹۶۔ بڑے بھائی کا مرتبہ

قال علیَ بنَ موسیَ الرضاؑ علیہ السلام' الاخَ الاکبرَ بمنزلتہِ الاَبِ (تحف ص ۵۲۰)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا' بڑا بھائی باپ کی جگہ پر ہوتا ہے۔

## ۱۹۷۔ تین دن سے زیادہ دوستی منقطع نہ کرو

ونھی عَنِ الھجرانِ' فمن کان لابدّ فاعِلا" فلا یھجرُ اخاہُ اکثر من ثلاثتہ ایّام' فمن کان مُھاجِرا" لاخیہ اکثرُ من ذالکَ کانتِ النّارُ اولٰی بِہٖ (تحف العقول)

برادران دینی کے ساتھ تعلقات منقطع کرتے ہوئے جدائی اختیار کرنے سے منع فرمایا۔ اگر ایسا کئے بغیر چارہ نہیں تو اس صورت میں تین دن سے زیادہ الگ تھلگ نہ رہے۔ اگر کوئی شخص تین دن مسلسل اپنے برادر دینی سے جدا رہا تو اس کے لئے آتش جہنم سزاوار ہے۔

## ۱۹۸۔ مرد کی خوش نصیبی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من سَعادۃِ المرءِ ان لاتحیضَ اِبْنَتُہُ فِی بیتہِ ۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مرد کی خوش نصیبی یہ ہے کہ اس کی بیٹی اس کے گھر میں ماہواری سے دوچار نہ ہو۔ (یعنی ماہواری آنے سے پہلے اس کی شادی ہونا اور شوہر کے گھر پہنچنا باپ کی خوش قسمتی ہے)

ASSOCIATION KHOJA
SHIA ITHNA ASHERI
JAMATE
MAYOTTE

## ۱۹۹۔ میری امت کی بہترین عورت

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، افضل نساءِ امتی اصبحُھُنَّ وجھا" واقلّھُنَّ مَھْرا" (من لایحضر، ج ۳، ص ۲۴۳)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میری امت کی عورتوں میں سب سے بہترین عورت وہی ہے جس کا چہرہ حسن و جمال سے روشن ہو اور حق مہر سب سے کمتر ہو۔

## ۲۰۰۔ دلھن گھر میں داخل ہونے کے آداب

روی عن ابی سعید الخدری قال اوصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ، علی بن ابی طالب علیہ السلام فقال



یاعلی اذا دخلتِ العروسَ بیتک فاخلع خُفّیھا حینَ تجلس، واغسلْ رجلَیْھا، وصب الماءَ من بابِ دارِکَ اِلیٰ اَقْصی دارکَ (من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۳، ص ۳۵۸)

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مخاطب ہو کر یوں وصیت کی، اے علی (علیہ السلام) جب دلھن تمہارے گھر میں داخل ہوجائے تو بیٹھنے کے بعد اس کے پاؤں سے جوتیاں اتارو، اس کے دونوں پاؤں دھوؤ، اور اس پانی کو گھر کے دروازے سے لے کر گھر کے آخر تک چھڑکو۔ مزید فرمایا۔

فانک اذا فعلت ذالک اخرج اللہ من دارک سبعینَ الفَ لَوْنٍ من الفقْرِ، وادخلَ فیھا سبعینَ الفَ لونٍ من البرکۃِ، وانزل علیک سبعین رحمۃ" ترفرف علی رأسِ العروسِ حتی تنال برکتھا کل زاویۃٍ فی بیتکَ، وتأمن العروسُ من الجنُونِ والجُذامِ والبرصِ ان یصیبھا مادامتْ فی تلکَ الدّار (من لایحضرہ، ج ۳، ص ۳۵۸)

پس جب تم یہ عمل کرلو گے تو خداوند عالم تمہارے گھر سے ستر ہزار مختلف اقسام کی ناداری و فقیری کو باہر نکال دے گا۔ اور ستر ہزار گوناگوں

برکتیں داخل کرے گا۔ اور پھر ستر رحمتیں دلھن پر نازل فرمائے گا۔ اور یہ رحمتیں گھر کے ہر کونے تک پھیل جائیں گی اور دلھن دیوانہ، جذام اور برص جیسے امراض سے جب تک اس گھر میں رہائش پذیر ہے، محفوظ رہے گی۔

## ۲۰۱۔ دلھن ایک ہفتہ چار چیزوں سے پرہیز کرے

وامنع العروسَ فی اُسبوعِهَا من الألبانِ، والخلّ، والکُزبَرَةِ، والتّفّاحِ الحَامِضِ۔

اور دلھن کو پہلے ہفتے میں دودھ اور دودھ سے بننے والی چیزیں، سرکہ، دھنیا اور کھٹا سیب کھانے سے منع کرو۔

## ۲۰۲۔ ہر ماہ یکم اور پندرہویں کی رات ہم بستری نہ کرے

یاعلیؑ لا تجامع اهلک لیلةِ النّصفِ ولا لیلةِ الهلالِ اَمَا رأیتَ المجنونَ یصرَعُ فی لیلةِ الهلالِ ولیلةِ النّصفِ کثیرا"۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اے علی، شب اول ماہ "چاند رات" اور شب نصف ماہ "پندرہویں کی رات" ہم بستری نہ کرنا۔ کیا



آپ نے دیکھا نہیں کہ مرگی کے مریض عموماً مہینے کی یکم اور پندرہویں کی راتوں میں بے ہوش ہوتے ہیں۔

## ۲۰۳۔ صرف پہلی رمضان کی رات ہم بستری مستحب ہے

وقال علی علیه السلام، یستحب للرجل ان یأتی اهله اول لیلته من شهر رمضان یقول الله عزوجل اُحِلَّ لکم لیلته الصیام الرّفث الی نسآء کم، وَالرَّفَثُ المجامعته (سورۃ البقر، آیت ۱۸۷)

حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، مرد کے لئے سنت ہے کہ پہلی رمضان کو اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کرے چونکہ اس بارے میں خداوند بزرگ و برتر کا قول ہے۔

ترجمہ: "تمہارے واسطے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کردیا گیا ہے۔"

اور فرمایا، اس آیت شریفہ میں "رَفَث" سے مراد ہم بستری ہے۔

## ۲۰۴۔ حمل ساقط ہوجائے گا

روی سلیمان بن جعفر الجعفری عن ابی الحسن موسی بنِ جعفر علیه السلام قال، سمعته یقول من اَتیٰ اهله فی مِحَاقِ الشّمسِ فَلیُسَلِّم لسقطِ الولدِ (من لایحضرہ ج ۳،

ص ۲۵۵)

سلیمان بن جعفر الجعفری روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، جو شخص تحت الشعاع (یعنی اٹھائیسویں کی رات) اپنی بیوی سے ہم بستری کرے، تو یقیناً وہ حمل ساقط ہو جائے گا۔

## ۲۰۵۔ قمر برج عقرب ہوتے ہوئے شادی نہ کرے

**روی محمد بن حمران عن ابیہ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من تزوّج والقمر فی العقرب لم یرالحُسْنیٰ**

**(من لایحضرہٗ ج ۳، ص ۲۵۰)**

محمد بن حمران نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ نقل کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا، جو شخص قمر برج عقرب میں داخل ہونے پر ازدواج کرے، تو اس میں کبھی اچھائی نظر نہ آئے گی۔

## ۲۰۶۔ بچہ دیوانہ ہوگا

**قال الصادق علیہ السلام لاتجامع فی اول الشھر ولا فی وسطہٗ ولا فی اخرہٗ فان فعل ذالک فلیسلّم لسقطِ الولدِ فان تمّ اوشکُ ان یکونَ مجنونا" اَلَا تَریٰ ان**



**المجنون اکثرما یُصْرَعُ فی اولِ الشھرِ و وَسطہٖ واٰخرہٖ**

**(من لایحضرہٗ ج ۳، ص ۲۵۵)**

حضرت امام الصادق علیہ السلام نے فرمایا (قمری) مہینے کی پہلی، پندرھویں اور آخری تاریخ کو ہم بستری نہ کرنا۔ اگر ایسا کیا تو حمل ساقط ہو جائے گا۔ اور اگر تام الخلقت (مکمل انسان کی شکل و صورت) پیدا ہوا بھی تو جلد دیوانہ ہوگا۔ کیا تم نے نہیں دیکھا مجنوں پر اکثر اوقات مہینے کی پہلی، وسط اور آخری تاریخ کو دورہ پڑتا ہے۔

## ۲۰۷۔ بچہ ہیجڑا ہوگا

**یا علی لاتجامعْ امرأتک بشھوۃِ امرأۃٍ غیرھا، فانی اخشیٰ انْ قضیٰ بینکما ولد ان یکونَ مُخنّثا" اومُؤنثا" مُخبّلا"**

**(من لایحضرہٗ ج ۳، ص ۳۵۹)**

اے علی (علیہ السلام) کسی اجنبی عورت کو تصور میں لاکر اپنی بیوی کے ساتھ مجامعت نہ کرنا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر تم دونوں کے درمیان کوئی بچہ پیدا ہوا تو ہیجڑا یا دیوانہ ہوگا۔

## ۲۰۸۔ ایک کپڑا دونوں استعمال نہ کریں

**یا علیٰ، لاتجامع امرأتک اِلاّ ومعک خرقتہٗ ومع اھلک خرقتہٗ ولا تمسَحا بخرقتہٍ واحدۃٍ، فتقع الشّھوۃُ علی**

الشہوۃِ، فان ذالک یعقّبُ العداوۃَ بینکما، ثم یُؤدّیکما الی الفُرقۃِ والطّلاقِ۔

اے علی (علیہ السلام) تم اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری نہ کرنا، جب تک تمہارے پاس علیحدہ کپڑا ہو، تمہاری بیوی کے پاس علیحدہ۔ اور تم دونوں ایک ہی کپڑا استعمال نہ کرنا۔ اس لئے کہ دونوں کی خواہشات یکجا ہوسکتی ہیں۔ جس کے نتیجے میں حتمی طور پر تم دونوں کے درمیان عداوت پیدا ہوگی۔ اور بالآخر جدائی اور طلاق تک نوبت آجائے گی۔

## ۲۰۹۔ بچہ حافظ قرآن ہوگا

یا علی علیک بالجماع لیلۃِ الاثنینْ، فانہ ان قضی بینکما ولدٌ یکونَ حافظاً لکتابَ اللہ راضیاً بما قسّم اللہُ عزوجل لہ (من لایحضرہ الفقیہ، ج ۳، ص ۳۶۰)

اے علی، (علیہ السلام) اگر تم نے شب پیر جماع کیا تو اس کے نتیجے میں جو اولاد پیدا ہوگی، وہ حافظ قرآن اور اللہ عزوجل کی تقسیم پر راضی رہنے والا ہوگا۔

## ۲۱۰۔ بچہ مشہور عالم ہوگا

وانْ جامعتَہا یوم الجمعۃِ بعد العصرِ فقضیٰ بینکُماْ ولدٌ فانہ یکون معرُوفاً، مشہوراً، عالِماً (من لایحضرہ ج ۳،



ص ۳۶۰)

اے علی (علیہ السلام) اگر تم نے جمعہ کو عصر کے بعد جماع کیا تو تمہارے درمیان پیدا ہونے والا بچہ مشہور عالم ہوگا۔

## ۲۱۱۔ بچہ ابدال بنے گا

وان جامعتَہا لیلۃِ الجمعۃِ بعدَ العشاءِ الاخِرۃِ، فانہ یُرجیٰ ان یکونَ الولد من الابْدالِ انشاءَ اللہُ تعالیٰ۔

اے علی (علیہ السلام) اگر تم نے شب جمعہ عشاء کے بعد جماع کیا تو امید ہے کہ ہونے والا بچہ ابدال (اپنے زمانے کی مقدس ترین ہستی) میں سے ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ

## ۲۱۲۔ بچہ زبردست خطیب ہوگا

یا علی، وان جامعتَہا لیلۃِ الجمعۃِ وکان بینکما ولد فانہ یکون خطیباً، قوّالاً، مُفوّہاً

اے علی، اگر تم اپنی بیوی کے ساتھ شب جمعہ جماع کرو گے تو تمہارے درمیان جو بچہ پیدا ہوگا وہ زبردست خطیب اور متکلم اور شیریں بیان ہوگا۔

## ۲۱۳۔ ہم بستری کے وقت کی دعا

یا علی، اذا جامعتَ فقلْ (بسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھمّ جنّبنا الشّیطان

و جَنِّبِ الشَّیطانَ مَا رَزَقتَنِی) فان قضی ان یکون بینکما ولد لم یضرہ الشیطانُ ابدا"۔

اے علی (علیہ السلام) جب تم ہم بستری کرو تو یہ دعا (جو اوپر بریکٹ میں لکھی ہے) پڑھو۔ اگر ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اولاد سے نوازے' تو وہ ہمیشہ شیطان کے ضرر اور شر سے محفوظ رہے گی۔

## ۲۱۴۔ ان وصیتوں کو یاد کرلو

یا علیؑ لاتجامعْ اھلکَ فی اوّلِ ساعتہٍ من اللیلِ' فانہ ان قضیٰ بینکُما ولدٌ لایؤمن ان یکون ساحرا" مؤثرًا الدُّنیا علیَ الاخرۃِ' یا علیُّ احفظْ وصیّتی ھذہٖ کما حفظتُھا عن جبرئیلَ علیہ السلامُ (من لایحضرہٗ ج ۳' ص ۳۶۱)

اے علی (علیہ السلام) اپنی بیوی کے ساتھ رات کی ابتداء میں جماع نہ کرنا۔ پس اگر اس کے نتیجے میں جو بچہ پیدا ہوگا' تو وہ جادوگر ہوگا اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والا ہوگا۔

اے علی (علیہ السلام) میری ان وصیتوں کو یاد کرلو' جس طرح میں نے جبرئیل سے یاد کی ہیں۔

## ۲۱۵۔ بیوی بچے مرد کے اسیر ہیں

وقال (علی) علیہ السلامُ' عیالُ الرّجلِ اُسَرآؤہٗ' واَحَبَّ



العباد الی اللہ عزوجل احسنھم صُنعا" الی اسرآئہٖ (من لایحضرہٗ ج ۳' ص ۳۶۲)

حضرت علی علیہ السلام نے مزید ارشاد فرمایا' بیوی بچے مرد کے ہاتھوں اسیر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پس خداوند عالم کے نزدیک سب سے پسندیدہ شخص وہی ہے جو اپنے گھر کے قیدیوں کے ساتھ بہترین سلوک روا رکھے۔

## ۲۱۶۔ بیوی بچوں کے اخراجات میں تنگی نہ کرے

قال ابوالحسن موسی بن جعفر علیہ السلام' عیالُ الرجل اُسَرآؤہٗ' فمن انعم اللہ علیہ نعمتہ" فلیوسّعْ علی اُسَرائہٖ' فَاِنْ لَمْ یفعَلْ اوْشکَ انْ تزُوْلَ تِلْکَ النّعمَتہِ (من لایحضرہٗ ج ۳' ص ۳۶۲)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ اہل و عیال مرد کے اسیر ہیں۔ پس (جسقدر) اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی نعمت و دولت سے نوازا ہے (اسی حساب سے) ان کے اخراجات کو وسعت دے۔ اگر ان کو تنگی و سختی سے دوچار کیا تو اس صورت میں تمام نعمتوں سے محروم ہوسکتا ہے۔

## ۲۱۷۔ عورت بیچ راستے سے نہ چلیں

و ذکر النّسآء عند ابی الحسن علیہ السلام فقال' لا

ينبغى للمرأة ان تمشى فى وسط الطريق ولكنها تمشى الى جانب الحائط - (من لا يحضره الفقيه)

حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں عورتوں کے متعلق ذکر ہوا۔ تو فرمایا، عورتوں کے لئے سزاوار نہیں ہے کہ وہ بیچ راستے سے گزریں بلکہ ایک طرف دیوار کے ساتھ ساتھ چلیں۔

## ۲۱۸- عورتیں تشیع جنازہ نہ کریں

ونهى عن اتباع النساء الجنائز اور عورتوں کو تشیع جنازہ کرنے سے منع فرمایا۔ (بحوالۂ بالا)

## ۲۱۹- نافرمان بیوی کا انجام

وقال النبى صلى الله عليه واله وسلم ايما امرأة اذت زوجها بلسانها لم يقبل الله عزوجل منها صرفا ولا عدلا ولا حسنة من عملها حتى ترضيه وان صامت نهارها وقامت ليلها واعتقت الرقاب و حملت على جياد الخيل فى سبيل الله وكانت فى اول من يرده النار وكذالك الرجل اذا كان لها ظالما (مکارم الاخلاق، ص۳۶۹)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو عورت



اپنے شوہر کو زبان سے تکلیف پہنچائے، اس کا کوئی عمل اور نیکی بارگاہ خداوندی میں قبول نہیں جب تک کہ وہ اپنے شوہر کو راضی نہ کرے۔ اگرچہ رات بھر نماز پڑھی جائے اور دن بھر روزہ رکھا جائے اور بندگان خدا کو غلامی سے آزاد کرے۔ اور وہ راہ خدا میں جہاد بھی کرے۔ (ان اعمال کے باوجود) وہ آتش جہنم میں سب سے پہلے داخل ہوگی۔ اور ہو بہو یہی حشر اس شوہر کا ہوگا جو اپنی بیوی پر ستم ڈھائے (اور ناروا سلوک کرے)۔

## ۲۲۰- بلند مرتبہ شوہر

الا ومن صبر على خلق امرأة سيئة الخلق واحتسب ذالك عند الله اعطاه الله ثواب الشاكرين (مکارم الاخلاق، ص۳۷۱)

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ آگاہ ہو! جو شخص اپنی بد خلق بیوی کی بداخلاقی پر صبر کرے۔ اور خداوند جلیل کی خوشنودی کی خاطر اس سے درگزر کرے، تو خدا اس کو اپنے "شکرگزار بندوں" کا ثواب عطا فرمائے گا۔

## ۲۲۱- فاسقوں کی دعوت قبول نہ کرے

ونهى عن اجابة الفاسقين الى طعامهم (مکارم الاخلاق،

ص۳۵٦)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاسق و گنہگار لوگوں کی کھانے کی دعوت قبول کرنے (اور دسترخوان پر حاضری دینے) سے منع فرمایا۔

## ۲۲۲۔ شہد کی مکھی کو نہ مارو

ونهى عن قتل النحل ونهى عن الوسم في وجوه البهائم (مکارم الاخلاق، ص۳۵۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہد کی مکھی قتل کرنے اور جانوروں کے منہ کو داغنے سے منع فرمایا۔

## ۲۲۳۔ خدا کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھانا جائز نہیں

ونهى ان يحلف الرجل بغير الله وقال من حلف بغير الله فليس من الله في شيء (مکارم الاخلاق، ص۳۶۰)

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خداوند عالم کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھانے سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ قسم شرعی کے بغیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کا ذمہ بری نہیں ہوتا۔

## ۲۲۴۔ مزدور کام پر لگانے سے پہلے اجرت معین کرتے

ونهى ان يستعمل اجير حتى يعلم ما اجرته (مکارم الاخلاق،



ص۳٦۱)

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزدور کی اجرت معین کرنے سے پہلے اس کو کام پر لگانے سے منع فرمایا ہے۔

## ۲۲۵۔ بیمار کا معالجہ اور حاجت پوری کرو

ومن سعى لمريض في حاجة قضاها او لم يقضها خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه فقال رجل من الانصار بابي انت وامي يارسول الله فان كان المريض من اهل بيته افلا يكون ذالك اعظم اجرا" اذا سعى في حاجة اهل بيته؟ قال نعم" (مکارم الاخلاق، ص۳۷۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی بیمار کی حاجت یا ضرورت پوری کرنے کے لئے کوشش کرے، خواہ اس کام میں وہ کامیاب ہو یا نہ ہو، وہ گناہوں سے ایسا پاک وپاکیزہ ہو جائے گا جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا بچہ۔ انصار میں سے کسی صحابی نے سوال کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، وہ بیمار اگر اس کے گھر کے افراد میں سے ہو، کیا پھر بھی اسی قدر بہت بڑے ثواب کا مستحق قرار پائے گا؟ جبکہ وہ اپنے گھر والوں کی ضرورت پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟ آپ نے فرمایا، ہاں!

## ۲۲۶- قرآن کی کونسی آیت بزرگ تر ہے؟

قال ابوذر قلتُ یا رسولَ اللہ اَیُّ اٰیۃٍ اَنْزَلَھَا اللّٰہ علیکَ اَعْظَمُ؟ قال صلی اللہ علیہ وآلہ اٰیۃُ الْکُرْسِیِّ (مکارم الاخلاق، ص ۴۸۸)

جناب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سوال کیا، اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل کی ہوئی آیات میں سے کونسی آیت بزرگ تر ہے؟ فرمایا آیت الکرسی۔

## ۲۲۷- سخاوت کی فضیلت

و روی انّ قوماً اُساریٰ جیئَ بھِمْ الی رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ والہ فامرَ امیرُ المؤمنینَ علیہِ السلامُ بضربِ اَعناقِھِمْ ثمّ اَمَرَ بِافرادِ واحدٍ مِنْھُمْ ان لاّ یقتلہُ فقال الرجل! لِمَ افردْتَنی مِنْ اصحابی والجنایۃُ واحدۃٌ؟ فقال ان اللہ عزوجلّ اوحی اِلَیّ اِنَّکَ سخیٌّ قومِکَ وَ (ان) لا اَقْتُلَکَ، فقال الرجل فانی اشھدُ ان لاّ الٰہ الاّ اللہ، وانک رسولُ اللہ، قال، فقادَہُ اِلَی الجنّۃِ (الاختصاص، ص ۲۵۳)

مروی ہے ایک گروہ اسیری کی حالت میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اتنے میں آنحضرت نے حضرت



امیر المومنین علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان کے سروں کو بدن سے جدا کریں۔ پھر ان میں سے ایک قیدی کے بارے میں حکم صادر فرمایا کہ اس کو قتل نہ کریں۔ پس (تعجب کی حالت میں) اس آدمی نے عرض کیا، آپ نے مجھے اپنے ساتھیوں سے کیوں الگ کردیا حالانکہ ہم سب کا جرم ایک ہی نوعیت کا ہے؟ آپ نے فرمایا، بے شک خدائے عزوجل کی جانب سے میرے اوپر وحی نازل ہوئی ہے کہ تم کو قتل سے مستثنیٰ قرار دوں چونکہ تم اپنے ساتھیوں کے درمیان سب سے زیادہ سخی ہو۔ اس قیدی نے فوراً کہا، بے شک میں گواہی دیتا ہوں سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اور یقیناً آپ خدا کے پیغمبر ہیں۔ (سبحان اللہ)

## ۲۲۸- عمل خیر میں اسراف نہیں

روی، لَوْ عمل طعامٌ بمأۃِ الفِ دِرھمٍ، ثمّ اَکَلَ مِنْہُ مؤمنٌ واحدٌ لم یعدّ مسرفاً" (الاختصاص (شیخ مفید)، ص ۲۵۳)

روایت ہے کہ اگر کوئی ایک لاکھ درہم خرچ کرکے کھانا تیار کرے مگر ایک ہی مومن حاضر ہوکر کھانا کھائے (تو میزبان کا) اسراف کرنے والوں میں شمار نہیں ہوگا۔

## ۲۲۹- سخاوت کا انجام

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لِعَدِیِّ بنِ حاتِمٍ

ان اللہ دفع عن ابیک العذاب الشدید لسخاء نفسہ (الاختصاص (شیخ مفید)، ص ۲۵۳)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حاتم (طائی) کے بیٹے عدی کو فرمایا۔ اس میں شک نہیں کہ خدائے رحیم نے تمہارے باپ سے سخت عذاب اس لئے اٹھایا کہ وہ سخی النفس تھا۔

## ۲۳۰۔ موسیٰؑ کی اطاعت اور فرعون کی مخالفت کرو

قال امیر المؤمنین علیہ السلام، طوبیٰ عن عصیٰ فرعون ہواہ و اطاع موسیٰ تقواہ او عقلہ (غرر و درر آمدی۔ ج۔۴۔ ص ۴۹)

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ مرحبا اس شخص کے لئے جو فرعون جیسی "نفسانی خواہشات" کی مخالفت کرے۔ اور موسیٰ کے مانند "عقل و تقویٰ" کی اطاعت کرے۔

## ۲۳۱۔ مومن بھائی کو غصے میں "اف" تک نہ کہو

قال الصادق علیہ السلام اذا قال المؤمن لاخیہ اُفٍّ خرج من ولایتہ، و اذا قال انت عدوی کفر احدھما، ولا یقبل اللہ من مؤمن عملاً" و ھو یضمر علی اخیہ سوءا" (بحار، ج۔۷۵، ص۔۲۳۶)



جب کوئی مومن اپنے دینی بھائی سے غصے کی حالت میں "اف" کہے اور منہ پھیرے تو اس سے ولایت (یعنی اخوت کا عہد و پیمان) منقطع ہو جاتا ہے۔ اور اگر کوئی مومن اپنے برادر دینی سے کہتا ہے "تم میرے دشمن ہو" تو دونوں میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے۔ اور خدا کسی مومن سے کوئی عمل اس وقت تک قبول نہیں کرتا جبکہ اس کے دل میں دوسرے مومن کی "بدنیتی" پوشیدہ ہو۔

## ۲۳۲۔دھوکہ اور ملاوٹ سے نقصان پہنچانے والا

و قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم لیس منا من غش مسلما" اوضرہ او ماکرہ (تحف ص۔۴۵)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی مسلمان کو (ملاوٹ سے) دھوکہ دیا یا اس کو ضرر پہنچایا یا اس کے ساتھ چالبازی کی تو وہ ہم میں سے نہیں۔

## ۲۳۳۔لوگ جسکی زبان سے ڈر جائیں وہ جہنمی ہے

یا علی اوصیک بوصیۃ فاحفظھا فلا تزال بخیر ما حفظت وصیتی یا علیؑ من خاف الناس بلسانہ فھو من اھل النار (من لا یحضرہ الفقیہ، ج۔۴، ص ۲۵۴)

اے علی (علیہ السلام) میں کچھ وصیتیں کرنا چاہتا ہوں ان کو یاد رکھو

اور ان پر عمل کرو جب تک میری سفارشات پر عمل کرتے رہو گے. دوجہاں کی خیروخوبی تمہارے شامل حال رہے گی۔

اے علی (علیہ السلام) جس کی زبان سے لوگ خوفزدہ ہوں (یعنی بدزبانی و بداخلاقی سے) وہ شخص اہل جہنم میں سے ہے۔

الحمدللہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۹۸ء کو جلد اول کتاب
"نوارور الاحادیث" بخیر اختتام ہوئی۔

ASSOCIATION KHOJA
SHIA ITHNA ASHERI
JAMATE
MAYOTTE



## فہرست مآخذ کتاب "نوادر الاحادیث"

| نام کتاب | نام مؤلف |
|---|---|
| ۱. الخصال | بابویہ القمی قدس سرہ |
| ۲. مواعظ عددیہ | آیۃ اللہ المشکینی رحمۃ اللہ |
| ۳. مکارم الاخلاق | رضی الدین ابی نصر الحسن بن الفضل طبرسی |
| ۴. من لا یحضرہ الفقیہ | رئیس المحدثین ابی جعفر صدوق |
| ۵. بحارالانوار | مجلسی علیہ الرحمہ |
| ۶. امالی | شیخ صدوق اعلیٰ اللہ مقامہ |
| ۷. زبدۃ الاحادیث | شیخ عباس ایمانی قمی |
| ۸. سفینۃ البحار | الحاج آقا شیخ عباس القمی |
| ۹. وسائل الشیعۃ | شیخ محمد بن الحسن الحر العاملی |
| ۱۰. منتخب التواریخ | الحاج محمد ہاشم خراسانی |
| ۱۱. کمال الدین | شیخ صدوق علیہ الرحمۃ و الرضوان |
| ۱۲. تحف العقول | ابو محمد الحسن بن علی شعبۃ الحرانی |
| ۱۳. کتاب المنیۃ | شہید ثانی |
| ۱۴. الکافی | ثقۃ الاسلام کلینی علیہ الرحمۃ |
| ۱۵. مشکوۃ الانوار | |

| | |
|---|---|
| ۱۶. مفاتیح الجنان | الحاج آقا شیخ عباس قمی قدس سرہ |
| ۱۷. معالم الزلفی | |
| ۱۸. حقوق الوالدین | الحاج آقا جعفر عظیمی قمی |
| ۱۹. اوائل المقالات | شیخ صدوق علیہ الرحمہ |
| ۲۰. جامع الاخبار | شیخ صدوق علی بن بابویہ القمی |
| ۲۱. ناسخ التواریخ | مرزا محمد تقی سپہر۔ لسان الملک |
| ۲۲. ارشاد القلوب | ابی محمد الحسن بن محمد دیلمی |
| ۲۳. مجموعة الاخبار | شیخ محمد حسن جلالی شهرودی |
| ۲۴. تاریخ یعقوبی | احمد بن ابی یعقوب الاخباری |
| ۲۵. تفسیر نور الثقلین | علامہ شیخ محمد علی بن جمعة العروسی |
| ۲۶. عدة الداعی | احمد بن فهد الحلی |
| ۲۷. میزان الحکمة | محمد الری شهری |
| ۲۸. کنز العمال | ابن اثیر |
| ۲۹. اسد الغابة | |
| ۳۰. غرر الحکم | آیة الله عبد الواحد بن محمد تمیمی آمدی |
| ۳۱. مجموعة ورام | ورام ابن ابی فراش |
| ۳۲. منتهی الامال | الحاج آقا شیخ عباس القمی |
| ۳۳. عیون اخبار الرضا | ابی جعفر محمد بن علی |



| | |
|---|---|
| ۳۴. معانی الاخبار | شیخ صدوق علیہ الرحمہ |
| ۳۵. علل الشرائع | شیخ صدوق علیہ الرحمہ |
| ۳۶. وقائع الایام | خیابانی |
| ۳۷. مستدرک | |
| ۳۸. تفسیر الثقلین | |
| ۳۹. المنیة فی الشارب واللحیة | آیة الله محمد رضا طبسی النجفی |
| ۴۰. میزان الحکمت | المحمدی الری الشهری |
| ۴۱. نصائح | |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ أَحَادِيثَنَا تُحْيِي الْقُلُوبَ — الامام الباقرؑ

بیشک ہماری احادیث مردہ دلوں کو زندہ کرتی ہیں۔

# نوادر الاحادیث جلد دوم

ترتیب و پیشکش

## سیّد محمد علی الحسینی

مدیر
جامعۃ الزہراءؑ
کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق بحق جامعۃ الزہرا ؑ رضویہ سوسائٹی محفوظ

## کتاب کی شناخت


| | |
|---|---|
| نام کتاب | نوادر الاحادیث جلد دوم |
| ترتیب و پیشکش | سید محمد علی حسینی۔ بلتستانی |
| ترجمہ | سید محمد علی حسینی |
| طبع اول | ایک ہزار |
| سال طبع | ۱۹۹۷ء |
| کمپوزنگ | کمپیکٹ سروسز بمبئی ہوٹل کراچی |
| ملنے کا پتہ | حسن علی بک ڈپو کھارادر |

شعبہ نشر و اشاعت

جامعۃ الزہرا ؑ C-۳۳ رضویہ سوسائٹی کراچی

# نذرانہ عقیدت

میں اس وعدہ الٰہی کی امید پر **وما تقدموا لانفسکم تجدوہ عند اللہ** "اور جو نیک عمل اپنی ذات کے لئے (اپنی زندگی میں) آگے بھیجوگے اس کو (قیامت کے دن) خدا کے ہاں صلہ میں بزرگتر پاؤگے"۔ اور صادق آل محمد علیہم السلام کے اس قول کے بھروسے پر **الراویۃ لحدیثنا یبث فی الناس ویشددہ فی قلوب شیعتنا افضل من الف عابد** (بحار ج۲۔ ص۱۴۵) "ہماری احادیث کثرت سے نقل وبیان کرنے والا، لوگوں کے درمیان نشرواشاعت اور تبلیغ سے کام لینے والا۔ ان کے ذریعے ہمارے شیعوں کے عقائد وایمان مضبوط بنانے والا ایک ہزار عابد سے بہتر ہے۔

زیر نظر کتاب نہایت اخلاص اور پاکیزگی عقیدت کے ساتھ منجی عالم بشریت یادگار نبوت وامامت حضرت قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خدمت اقدس میں ھدیہ کرتا ہوں۔

تاکہ آپ کی شفاعت وتوسل کی برکت سے منتظرین امام زمانہ کے لئے یہ کتاب ہدایت کا ذریعہ ثابت ہو اور اس حقیر سراپا تقصیر اور والدین کے واسطے اور تمام افراد خاندان کے لئے باقیات الصالحات اور ثواب جاریہ کا مصداق قرار پائے۔

ملتمس الدعاء

بندۂ خدا



## فہرست موضوعات کتاب ' نوادر الاحادیث ' جلد دوم


| نمبر شمار | موضوعات | حوالہ صفحات |
|---|---|---|
| ۱ | گفتار مقدم۔علامہ رضی جعفر نقوی دام مجدہ العالی | ۱۸ |
| ۲ | مقدمہ—سید محمد علی حسینی بلتستانی | ۲۱ |
| ۳ | حدیث کے معنی اور تعریف | ۲۱ |
| ۴ | اصحاب رسولؐ کی نظر میں حدیث کی اہمیت | ۲۴ |
| ۵ | حدیث آل محمدؐ سننے والوں کا حیرت انگیز منظر | ۲۷ |
| ۶ | سلسلۂ ذہبیہ کی دو حدیث | ۲۹ |
| ۷ | حدیث کی اہمیت حضرت زہرا(ع) کی نظر میں | ۳۳ |
| ۸ | فضیلت احادیث اور تبلیغ کی اہمیت | ۳۷ |
| ۹ | محدث کی عظمت اور احترام | ۴۴ |
| ۱۰ | حدیث بیان کرنے والوں کی فضیلت وثواب | ۴۴ |
| ۱۱ | احادیث نقل اور بیان کرنے کے آداب | ۴۵ |
| ۱۲ | اختتام | ۴۸ |
| ۱۳ | خدائے واحد کو دو چیزوں سے پہچانئے | ۵۰ |
| ۱۴ | دو بیچاروں کو برداشت کرو | ۵۲ |
| ۱۵ | دو پوشیدہ نعمتیں | ۵۲ |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۶ | اکثر لوگوں سے دو چیزوں کا امتحان لیا جاتا ہے | ۵۳ |
| ۱۷ | دو چیزیں سب سے بہترین عبادت ہیں | ۵۳ |
| ۱۸ | صرف دو آدمیوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہئے | ۵۴ |
| ۱۹ | میری امت کی خرابی اور اصلاح دو گروہ سے وابستہ ہے | ۵۵ |
| ۲۰ | دو ضعیفوں کے بارے میں خدا سے ڈرو | ۵۵ |
| ۲۱ | دو گروہوں کی سرپرستی کا بہترین صلہ | ۵۶ |
| ۲۲ | دو آدمی جنت کی بو تک نہیں سونگھ سکتے | ۵۶ |
| ۲۳ | دو رخی اور دو زبان والے کا حشر | ۵۷ |
| ۲۴ | لوگوں کی دو قسم ہیں | ۵۸ |
| ۲۵ | دو چیزیں کوڑھ کی بیماری سے محفوظ رکھتی ہیں | ۵۸ |
| ۲۶ | دو بڑی پریشانیاں | ۵۹ |
| ۲۷ | تقیہ کی دو شرائط | ۶۰ |
| ۲۸ | دو آدمیوں کے سوا دنیا میں خیر و سعادت نہیں | ۶۰ |
| ۲۹ | خدا کی روزی اور اسکی نافرمانی۔ دو حیرت انگیز عمل ہیں | ۶۱ |
| ۳۰ | امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دو مخلوق خدا ہیں | ۶۳ |
| ۳۱ | تشریح | ۶۳ |
| ۳۲ | ابوذر اپنی عبادت میں دو چیزوں کو زیادہ اہمیت دیتے تھے | ۶۴ |
| ۳۳ | ایک عورت جس نے اس دنیا میں دو شادیاں کی ہوں؟ | ۶۴ |





| | | |
|---|---|---|
| ۳۴ | رسول خداؐ نے دو چیزوں کی خدا سے پناہ مانگی | ۶۵ |
| ۳۵ | شیعہ کے دو اوصاف | ۶۶ |
| ۳۶ | حقیقی مومن کی دو علامتیں ہیں | ۶۷ |
| ۳۷ | روزہ دار کے لئے خوشی کے دو مقام | ۶۷ |
| ۳۸ | دو چیزیں فقیری اور بری موت سے محفوظ رکھتی ہیں اور عمر دراز کرتی ہیں | ۶۹ |
| ۳۹ | دو صفت رکھنے والا ہی احسان کا سزاوار ہے | ۶۹ |
| ۴۰ | برادری کی دو قسمیں | ۷۰ |
| ۴۱ | لوگوں کی دو قسمیں | ۷۲ |
| ۴۲ | حیا کی دو قسمیں | ۷۲ |
| ۴۳ | شیطان نے حضرت نوح علیہ السلام کو دو چیزیں یاد دلائیں | ۷۳ |
| ۴۴ | دو قسم کے پانی نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت قبول نہیں کی | ۷۴ |
| ۴۵ | دو خطرناک عمل سے پرہیز کرنا چاہئے | ۷۵ |
| ۴۶ | دو اقسام کے بھوکوں کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا | ۷۵ |
| ۴۷ | دو چیزیں حقیقی ایمان کی علامت ہیں | ۷۶ |
| ۴۸ | دو خصلتیں ظلم کی اقسام میں سے ہیں | ۷۶ |
| ۴۹ | مروت کی دو قسمیں | ۷۷ |
| ۵۰ | دو عمل رزق میں اضافے کے اسباب ہیں | ۷۸ |

۵۱ دو مکروہ کے درمیان جو حد وسط ہے وہ واجب نفقہ ہے ۷۹

۵۲ دو کردار کا ردعمل دوسرے دو کردار کا نتیجہ ہے ۸۰

۵۳ کبھی والدین بیٹے کی طرف سے عاق ہوتے ہیں ۸۰

۵۴ دو کھرے، دو چلنے والے، دو مخالف ہیں اور دو چیزیں ایک دوسرے کے دشمن ہیں ۸۱

۵۵ دو مرتبہ حج پر جانے والے کے لئے دنیوی صلہ ۸۲

۵۶ دو حالتوں میں حق گوئی ۸۳

۵۷ حضرت رسول خداؐ کی دو انگوٹھیاں تھیں ۸۳

۵۸ دو چیزیں روزے دار کا تحفہ ہیں ۸۴

۵۹ دو گناہ ایک دوسرے سے زیادہ سخت ہیں ۸۵

۶۰ دو چیزوں کے خلال سے کوڑھ کی بیماری پیدا ہوتی ہے ۸۶

۶۱ دنیا اور آخرت ترازو کے دو پلڑوں کی مانند ہیں ۸۶

۶۲ علیؑ و فاطمہؑ علم کے دو گہرے دریا ہیں ۸۷

۶۳ پیغمبرؐ نے امت کے درمیان دو چیزیں یادگار چھوڑیں ۸۸

۶۴ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے دو تعویذ تھے ۸۹

۶۵ خداوندِ عالم نے دو شہیدوں کو دو بازوؤں کے بدلے دو دو بال و پَر دیئے ۸۹

۶۶ دو راہ پیما سواریاں ۹۰





۶۷ دو چیزوں نے لوگوں کو ہلاکت میں ڈال دیا ہے ۹۱

۶۸ دو آدمیوں نے میری کمر توڑ دی ۹۲

۶۹ بنی آدم کے بڑھاپے میں دو خصلتیں جوان ہوتی ہیں ۹۳

۷۰ آدم زاد دو چیزوں سے راضی نہیں ۹۳

۷۱ دو صفات کے دو اثرات ظاہر ہوتے ہیں ۹۴

۷۲ کسی مسلمان میں دو صفتیں جمع نہیں ہوسکتیں ۹۵

۷۳ مومن کے دل میں دو صفتیں اکٹھی نہیں ہوسکتیں ۹۵

۷۴ رسول خداؐ نے کبھی دو نمازیں ترک نہیں کیں ۹۶

۷۵ حجت خدا ظاہر ہونے پر دو گروہ دوبارہ زندہ ہوں گے ۹۶

۷۶ امت اسلامیہ کی اکثریت دو چیزوں سے جہنمی اور دو چیزوں سے بہشتی بنتی ہے ۹۷

۷۷ نماز عشاء کے بعد دو افراد کے سوا کوئی بیدار نہ رہے ۹۸

۷۸ پیغمبرؐ نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو دو دو صفتیں ارث میں بخشیں ۹۸

۷۹ خدا کی طرف سے دو قسم کی حجتیں ۹۹

۸۰ اعلیٰ ترین صفات دو ہیں ۱۰۰

۸۱ مومن ہمیشہ دو خوف کے درمیان ہوتا ہے ۱۰۰

۸۲ دو عمل سے اصحاب امام زمانہؑ شمار ہوتا ہے ۱۰۱

| | | |
|---|---|---|
| ۸۳ | دو چیزیں حاصل کرنا فرض ہے ۔ | ۱۰۲ |
| ۸۴ | دو چیزیں انسان کو گناہوں سے محفوظ رکھتی اور حساب و کتاب میں آسانی پیدا کرتی ہیں | ۱۰۳ |
| ۸۵ | جس کی دو لڑکیاں ہوں جنت میں میرے ساتھ ہوگا | ۱۰۳ |
| ۸۷ | دو صفات کا مالک عرشِ الٰہی کے زیرِ سایہ میرے ساتھ ہوگا | ۱۰۴ |
| ۸۸ | شیعیانِ علی علیہ السلام کی دو صفات | ۱۰۵ |
| ۸۹ | ہر مومن کے دل میں دو نور ہیں | ۱۰۵ |
| ۹۰ | ماں باپ دونوں سے نیکی کرنا شیعۂ علیؑ کی صفات میں سے ہے | ۱۰۶ |
| ۹۱ | برادرِ دینی کو خط لکھنا اور ملنا | ۱۰۶ |
| ۹۲ | دو آدمیوں کی قیافہ شناسی ضروری ہے | ۱۰۷ |
| ۹۳ | عاق والدین کے کمترین درجے دو ہیں | ۱۰۸ |
| ۹۴ | دو عمل کے نتیجے میں دو چیزیں اسی دنیا میں ظاہر ہوتی ہیں | ۱۰۹ |
| ۹۵ | حضرت زہراؑ کے دو مخصوص اوصاف | ۱۱۰ |
| ۹۶ | علماء قرآن کی تین قسمیں ہیں | ۱۱۴ |
| ۹۷ | مولی کے تین فوائد | ۱۱۵ |
| ۹۸ | دو صورت میں باپ کے حقوق بیٹے سے ادا ہو سکتے ہیں | ۱۱۶ |
| ۹۹ | والدین سے نیکی کرنے والے کو اسی دنیا میں دو صلے ملیں گے | ۱۱۶ |
| ۱۰۰ | تین مساجد کے علاوہ سامانِ سفر باندھنا جائز نہیں | ۱۱۸ |





| | | |
|---|---|---|
| ۱۰۱ | ہماری قبور کے علاوہ اور کسی کی قبر کیلئے سامانِ سفر باندھنا جائز نہیں | ۱۱۹ |
| ۱۰۲ | پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بہشت میں تین جگہ گھر دینے کی ضمانت دی ہے | ۱۲۰ |
| ۱۰۳ | جس میں تین اوصاف نہیں اس کا خدا اور رسولؐ سے تعلق نہیں | ۱۲۱ |
| ۱۰۴ | خدا کی خوشنودی کے لئے تین چیزوں کا احترام کریں | ۱۲۲ |
| ۱۰۵ | تین خصلتیں ایمان کا آخری درجہ ہیں | ۱۲۳ |
| ۱۰۶ | تین مومنین کو کھانا کھلانے کا اجر عظیم | ۱۲۴ |
| ۱۰۷ | تین چیزوں کے سوا سیاہ کپڑے پہننا مکروہ ہے | ۱۲۵ |
| ۱۰۸ | زائرِ بیت اللہ میں تین صفت نہ ہوں تو اسکا حج قابل قبول نہیں | ۱۲۶ |
| ۱۰۹ | مہمان نوازی تین دن تک کے لئے ہے | ۱۲۷ |
| ۱۱۰ | باپ کی تین قسمیں | ۱۲۸ |
| ۱۱۱ | اللہ تعالیٰ نے تین کو دوسرے تین کے نزدیک قرار دیا | ۱۲۹ |
| ۱۱۲ | تمام امور تین قسم پر مشتمل ہیں | ۱۳۰ |
| ۱۱۳ | فرشتوں کے تین گروہ ہیں | ۱۳۰ |
| ۱۱۴ | اللہ تعالیٰ تین گروہ کو جنت میں جگہ نہیں دے گا | ۱۳۱ |
| ۱۱۵ | خدا نے مومن کو تین خصوصیات عطا فرمائی ہیں | ۱۳۳ |
| ۱۱۶ | حضرت علی علیہ السلام کے تین اوصاف | ۱۳۴ |

| | | |
|---|---|---|
| ۱۱۷ | تین اشخاص کی شفاعت قبول کی جائے گی | ۱۳۶ |
| ۱۱۸ | بہی کے تین خواص | ۱۳۷ |
| ۱۱۹ | تین اشخاص میں سے ایک کے سوا کسی سے اظہارِ حاجت نہ کرو | ۱۳۸ |
| ۱۲۰ | مومن کے دین ودنیا کی اصلاح تین چیزوں سے ہوسکتی ہے | ۱۳۹ |
| ۱۲۱ | خدا جس بندے کی خیر چاہتا ہے اسے تین چیزوں کا الہام ہوتا ہے | ۱۴۰ |
| ۱۲۲ | تین جمعہ ترک کرنے کا خطرناک ردعمل | ۱۴۰ |
| ۱۲۳ | تین اعمال مرنے کے بعد بھی انسان کے کام آتے ہیں | ۱۴۱ |
| ۱۲۴ | سخت ترین امور تین ہیں | ۱۴۲ |
| ۱۲۵ | تین چیزوں کے بارے میں دل میں خیانت کا تصور بھی نہ ہو | ۱۴۳ |
| ۱۲۶ | پیاز میں تین خاصیتیں ہیں | ۱۴۵ |
| ۱۲۷ | تین چیزیں فہم وبصیرت کی علامت ہیں | ۱۴۵ |
| ۱۲۸ | تین چیزوں کو دَم کرنا مکروہ ہے | ۱۴۶ |
| ۱۲۹ | جن کی طبیعت میں تین چیزیں ہیں وہ جہنمی ہیں | ۱۴۷ |
| ۱۳۰ | حرام کمائی پر خداوندِ عالم تین چیزیں مسلط کرتا ہے | ۱۴۸ |
| ۱۳۱ | مومن کا آرام وسکون تین چیزوں میں ہے | ۱۴۸ |
| ۱۳۲ | تین چیزیں میسر ہونا مرد کی خوش نصیبی ہے | ۱۴۹ |





| | | |
|---|---|---|
| ۱۳۳ | تین آدمیوں کی دعا قبول نہیں ہوتی | ۱۵۰ |
| ۱۳۴ | رسولِ خداؐ تین مہینے روزہ رکھتے تھے | ۱۵۲ |
| ۱۳۵ | مومن کی تفریح ودلچسپی تین چیزوں میں ہونی چاہئے | ۱۵۳ |
| ۱۳۶ | تین صفات کے حامل دنیا کی تمام خیر وسعادت کے مالک ہیں | ۱۵۴ |
| ۱۳۷ | خداوندِ عالم کے نزدیک سب سے بہتر اعمال تین ہیں | ۱۵۵ |
| ۱۳۸ | امام رضاؑ اپنے زائرین کو تین وحشت ناک مقامات سے نجات دلائیں گے | ۱۵۶ |
| ۱۳۹ | امام محمد باقر علیہ السلام نے تین دستور پیش کئے | ۱۵۶ |
| ۱۴۰ | باپ پر بیٹے کے تین حق ہیں | ۱۶۰ |
| ۱۴۱ | تین اشخاص آنکھ جھپکنے کے لئے بھی کافر نہیں ہوئے | ۱۶۱ |
| ۱۴۲ | اس شخص کا صِلہ جس کی تین بیٹیاں ہوں | ۱۶۱ |
| ۱۴۳ | تین چیزیں قیامت کے دن شکایات کریں گی | ۱۶۲ |
| ۱۴۴ | ایمان تین چیزوں پر مشتمل ہے | ۱۶۳ |
| ۱۴۵ | توضیح | ۱۶۴ |
| ۱۴۶ | تین اشخاص بہشت میں داخل نہیں ہوسکتے | ۱۶۴ |
| ۱۴۷ | جس کے تین بیٹے مرجائیں وہ جنتی ہے | ۱۶۵ |
| ۱۴۸ | خدا تین افراد پر نظرِ رحمت نہیں کرے گا | ۱۶۵ |
| ۱۴۹ | رسولِ خداؐ کی پیغمبری کا تین چیزوں سے آغاز ہوا | ۱۶۶ |

۱۵۰ توضیح ۱۶۶
۱۵۱ تین سگے بھائیوں کی ولادت میں دس دس سال کا فاصلہ ہوا تھا ۱۶۷
۱۵۲ مانگنے کے تین اثرات ظاہر ہوتے ہیں ۱۶۸
۱۵۳ بدترین گروہ تین ہیں ۱۶۹
۱۵۴ تین چیزیں خوش نصیب مسلمان کی علامت ہیں ۱۷۰
۱۵۵ دو مسلمان کو ناراضگی کی حالت میں تین دن سے زیادہ
رہنا جائز نہیں ۱۷۱
۱۵۶ خداوندِ عالم تین قسم کے لوگوں سے بات نہیں کرتا ۱۷۲
۱۵۷ تین اعمال کے فوائد ۱۷۳
۱۵۸ خدا کے نزدیک بہترین اعمال تین ہیں ۱۷۳
۱۵۹ لوگوں کی تین اقسام ہیں ۱۷۴
۱۶۰ علم اور اہل علم کے تین درجات ۱۷۵
۱۶۱ لوگ تین طریقوں سے خدا کی پرستش کرتے ہیں ۱۷۶
۱۶۲ امیر المومنین علیہ السلام نے تین شرط پر مہمانی قبول فرمائی ۱۷۸
جو کوئی تین اشخاص سے جھگڑا مول لے وہ ذلیل ہوگا ۱۷۹
۱۶۴ امیر المومنین علیہ السلام کے تین اوصاف ۱۸۰
۱۶۵ تین افراد کی دعا قبول ہونے میں شک نہیں ۱۸۲
۱۶۶ لوگ قضاوقدر کے بارے میں تین عقیدے رکھتے ہیں ۱۸۲





۱۶۷ تین اشخاص رحمتِ خدا سے دور ہیں ۱۸۴
۱۶۸ ہدایت تین چیزوں میں پوشیدہ ہے ۱۸۴
۱۶۹ حضرت فاطمہؑ دنیا کی تین چیزوں کو پسند کرتی تھیں ۱۸۵
۱۷۰ حضرت ادریس علیہ السلام کی تین خصوصیتیں ۱۸۶
۱۷۱ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تین مخصوص اوصاف ۱۸۶
۱۷۲ تین اہم مطالب ۱۸۷
۱۷۳ رسولِ خدا تین مرتبہ مسواک کرتے تھے ۱۸۸
۱۷۴ وعدے پر وفا کرنے کی خاطر تین دن کا انتظار ۱۸۹
۱۷۵ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اعمال تین ہیں ۱۹۰
۱۷۶ صبر کی تین اقسام ہیں ۱۹۱
۱۷۷ تین چیزیں مومن کا مشغلہ ہیں ۱۹۱
۱۷۸ شوہر کی خدمت کا عظیم صلہ ۱۹۲
۱۷۹ تین موقعوں پر بیوقوف کی پہچان ہوتی ہے ۱۹۳
۱۸۰ جس میں تین صفات ہوں، وہ بہشتی ہے ۱۹۴
۱۸۱ جس میں تین صفات ہوں، وہ حور العین کا مستحق ہوگا ۱۹۴
۱۸۲ تین چیزیں انسانی جسم کے لئے مضر ہیں ۱۹۵
۱۸۳ شفاعت کرنے والے تین گروہ ہیں ۱۹۶
۱۸۴ فہرست ماخذ کتاب ’نوادر الاحادیث‘ ۱۹۷

# گفتار مقدم

از قلم

علامہ سید رضی جعفر نقوی مدظلہ العالی

حضرت حجۃ الاسلام آقائے سید محمد علی حسینی مدظلہ العالی کی ذات والا صفات ہمارے علمی حلقے میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے اور نہ صرف ہمارے ملک کے اندر رہنے والے علمائے کرام کے درمیان آپ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں، بلکہ نجف اشرف اور قم مقدسہ کے بزرگ مجتہدین کرام، فقہائے عظام اور علمائے ذوی الاحترام کے نزدیک بھی نہایت وثوق و اعتماد کی حامل شخصیت سمجھے جاتے ہیں۔

آپ نے سرزمین بلتستان پر جامعہ محمدیہ، جامعہ مصطفویہ، مدرسہ صادقیہ اور زہرا اکیڈمی اسکردو کے علاوہ کراچی میں تعلیم یافتہ خواتین کے لئے جامعۃ الزہراؑ، طلبہ کے لئے جامعۃ السبطین (ابی سینیا لائن)، جامعہ آل اطہار ملیر، نوجوانوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت اور درس اخلاق کے لئے مکتب اہلبیتؑ رضویہ سوسائٹی کی تاسیس فرمائی۔

اسی کے ساتھ آپ کو دینی و مذہبی کتابوں کے نشر و اشاعت کا بھی بہت احساس ہے، کیونکہ اچھی کتاب نہ صرف یہ کہ ذوق مطالعہ رکھنے والوں کے لئے ذہنی غذا فراہم کرتی ہے، بلکہ ایک علمی سرمایہ ثابت ہوتی ہے، جس سے نسلاً بعد نسل، بنی نوع انسان کسب فیض کرتے رہتے ہیں اور عربی زبان کا مشہور و معروف مقولہ بھی ہے کہ، خیر جلیس فی الزمان کتاب۔



( زمانہ میں سب سے اچھا ساتھی، کتاب ہے )

چنانچہ مولانائے موصوف، اپنے ادارہ جامعۃ الزہراء کے زیر اہتمام متعدد کتابیں چھپوا چکے ہیں اور ان کتابوں نے مومنین کرام اور قارئین عظام سے سند قبولیت حاصل کی ہے۔

خاص طور سے عالم اسلام کے جلیل القدر دینی رہنما آیت اللہ حضرت آقائے سید عبدالحسین دستغیب علیہ الرحمہ کی نگارشات میں سے ایک اہم تالیف "گناہان کبیرہ" کے ترجمہ اور طباعت کو آپ نے نہایت محنت کے ساتھ خوبصورت انداز سے قوم کے سامنے پیش کیا، جس میں تقویٰ کی عظمت اور اس کے حصول کے اسباب، اس کے دنیاوی و اخروی فوائد و نتائج بھی بیان کئے گئے ہیں اور یہ کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے ایک جامع اور مقبول عام و خاص کتاب ہے، جو اردو، سندھی، انگریزی اور گجراتی میں بھی چھپ چکی ہے۔

زیر نظر کتاب "نوادر الاحادیث" بھی آپ کی قلمی خدمات کا ایک منفرد اور حسین شاہکار ہے، جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہلبیت طاہرین علیہم السلام کے ان ارشادات کو صحیح عربی متن اور ترجمہ و تشریح کے ساتھ ساتھ پیش کیا گیا، جن میں دنیا و آخرت کی سعادتوں کو اعداد و شمار کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔

جس طرح سے کہ عالم اسلام کے نہایت بلند و مرتبہ فقیہ و محدث حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اپنی مشہور کتاب "خصال" میں اہلبیت طاہرین

علیہم السلام کے ارشادات گرامی کو اعداد و شمار کے ساتھ مرتب کیا ہے۔

مثلاً، "وہ دو باتیں جن میں دنیا و آخرت کی سعادت پوشیدہ ہے۔" "وہ تین باتیں جو انسان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے والی ہیں" اور اسی طرح دوسری احادیث جو اعداد کے لحاظ سے مرتب کی گئی ہیں۔

میری دعا ہے کہ پروردگارِ عالم مولانائے موصوف کو صحت و عافیت کے ساتھ طولِ حیات عطا فرمائے اور آپ کی ان گرانقدر خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین رب العالمین۔ والسلام۔

الاحقر

سید رضی جعفر نقوی۔ کراچی



## مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والسلام علی جمیع الانبیاء والمرسلین۔ لاسیما" سیدھم وخاتمھم ابی القاسم محمد وعلی الہ الطیبین الطاھرین واللعن علی اعدائھم اجمعین الی قیام یوم الدین۔

## حدیث کے معنی اور تعریف

حدیث الحدیث ما یتحدث بہ و یخبر' اما بمعنی جدید ضد القدیم۔ (کتاب معانی القرآن)

حدیث کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کے بارے میں بات چیت کرنا اور خبر دینا۔ حدیث کے دوسرے معنی جدید بھی ہیں' جس کی ضد قدیم ہوتی ہے۔ علامہ راغب اصفہانی حدیث کے اصطلاحی معنی یوں بیان فرماتے ہیں۔

کل کلام یبلغ الانسان من جھتہ السمع اوالوحی فی یقظتہ او منامہ یقال لہ الحدیث۔ (مفردات راغب' ص ۱۱۰)

ہروہ کام جو کوئی انسان خواب یا بیداری کی حالت میں کان سے سنے

یا وحی کے ذریعے سے الہام ہو جائے' اسے حدیث کہا جاتا ہے۔

اور احادیث کی اپنے مقررہ اصول و قواعد اور علمی معیار کے مطابق جانچ پڑتال اور تحقیق کرنے والے بلند پایہ عالم دین کو "محدث" کہتے ہیں۔

**و فی اصطلاح عامته المحدثین کلام خاص منقول عن النبی صلی اللہ علیه واله وسلم' او الائمته علیهم السلام او الصحابی او التابعی او من یحذ و حذوه یحکی قولهم او فعلهم او تقریرهم - و عند اکثر محد ثی الامامیته لا یطلق اسم الحدیث الا ما کان عن المعصوم علیهم السلام-** (سفینته البحار' ج ا' ص ۲۲۸' مادہ حدیث)

محدث کبیر الحاج آقائے شیخ عباس قمی قدس سرہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ حدیث' محدثین کے ۴ اصطلاح میں ایک مخصوص کلام ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا آئمہ طاہرین علیہم السلام یا اصحاب و تابعین یا ان کے نقش قدم پر چلنے والے بزرگوں کے اقوال و افعال اور زبانی تقریروں کو حدیث کہتے ہیں اور اکثر علماء امامیہ کے نزدیک چاردہ معصومین علیہم السلام کے علاوہ کسی کے کلام کو حدیث کا نام دینا درست نہیں۔

دنیائے عرب پر جب جہالت کا گھٹاٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا تو حجاز



کے افق سے وحی الٰہی اور دین اسلام چہار سمت سے اپنی نورانی کرنیں بکھیرنے لگا۔ایسے میں مرکز نور یعنی رسالت کے اردگرد فرمان الٰہی نازل ہوا۔

**ما اتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا** (سورہ حشر آیت ۷)

"جو کچھ رسول تمہیں (آئین زندگی) دیں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے وہ منع کریں اس سے باز رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو" یعنی امرونہی الٰہی کا محور اپنے رسول' کا قول قرار دیا۔

**وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی** (سورہ نجم آیت ۳و۴)

"اور وہ اپنی نفسانی خواہش سے کچھ بھی نہیں کہتے اس کا قول وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے مزید ارشاد ہوا۔

**لقد کان فی رسول الله اسوة حسنته لمن کان یرجو الله والیوم الاخر** (سورہ

"تمہارے واسطے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کا کردار و گفتار اور زندگی) بہترین نمونہ عمل ہے (یہ) ان لوگوں کے لئے ہے جو خدا اور روز آخرت کی امید رکھتے ہیں"۔

# اصحاب رسولؐ کی نظر میں حدیث کی اہمیت

ان آیات کی روشنی میں مہاجرین وانصار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں سراپا گوش بن کر ان کے اقوال وفرامین غور سے سنتے' حفظ کرنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنے لگے اور اگر کوئی مجلس میں حاضر نہ ہوپاتا تو حاضرین اپنے دوست واحباب کو آپ کے اقوال وفرامین نہایت احترام اور احتیاط سے حرف بہ حرف نقل کرنے کے بعد عمل کی تلقین بھی کرتے تھے۔

بعض اصحاب جانوروں کی ہڈیوں' کھالوں اور درخت کے چھلکوں پر لکھ کر محفوظ رکھتے تھے۔ ایک دوسرے کو ہدیہ کے طور پر پیش کرتے تھے۔ شوق وعقیدت اور جذبہ ایمان کا یہ عالم تھا کہ ایک حدیث سننے' لکھنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے دور دراز شہروں سے چل کر مدینہ آتے تھے۔ اور لسان وحی سے سنتے تھے یا مدینہ کے کسی باشندے کو پتہ چلتا کہ شام' مصر' یمن اور ایران میں فلاں آدمی کے پاس فلاں حدیث موجود ہے تو وہ سامان سفر باندھ کر اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے جاتے تھے اور اپنے تمام امکانات قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ مفہوم حدیث پر عملاً کام کرنے کے بعد اس حدیث شریف کو اپنے کفن کے اندر رکھنے کے لئے وصیت کیا کرتے تھے۔ اس بارے میں چند اہم



احادیث پیش خدمت ہے۔

**۱۔ شد رحال رجل من فسطاط مصر الی المدینتہ لیاخذ حدیث غدیر خم عن زید بن ارقم۔** (سفینتہ البحار' ص۲۲۹)

ایک آدمی نے مملکت مصر سے مدینہ منورہ تک (کوسوں دور کا سفر) صرف اس لئے طے کیا تاکہ زید بن ارقم سے "غدیر خم" کی حدیث حاصل کرلے۔

**۲۔ عن جابر بن عبداللہ رحمتہ اللہ قال' بلغنی حدیث عن رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ فابتعت بعیرا فشددت علیہ رحلی ثم سرت الیہ شھرا' حتی قدمت الشام' فاذا عبداللہ بن انیس الانصاری فاتیت منزلہ' فقلت حدیث بلغنی عنک انک سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ۔** (سفینتہ البحار' ج۱۔ ص۲۳۰)

جابر بن عبداللہ (انصاری) کہتے ہیں مجھے یہ پتہ چلا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی کے پاس موجود ہے پس میں نے ایک اونٹ خرید لیا اور سفر سامان باندھ کر اونٹ پر سوار ہوا اور ایک مہینہ کا سفر طے کرکے مملکت شام پہنچا اور وہاں عبداللہ ابن انیس انصاری سے ملاقات کی اور کہا میں

نے سنا ہے کہ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے۔ (حدیث سننے اور لکھنے کے بعد فوراً مدینہ واپس چلا گیا)

**۳۔ نقل ایضا عن عطاء ان ابا ایوب رحل الی عقبتہ بن عامر فلما قدم مصرا" اخبرواعقبتہ فخرج الیہ قال حدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لم یبق احد سمعہ غیرک۔ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول من ستر مومنا علی خزیتہ ستر اللہ علیہ یوم القیامتہ قال فاتی ابو ایوب راحلتہ فرکبھا وانصرف الی المدینتہ وماحل رحلہ۔** (سفینتہ البحارج ا۔ ص ۲۳۰)

ابو ایوب (مدینہ سے) مصر تک عقبہ بن عامر سے ملنے کے لئے گئے جب مصر پہنچے تو لوگوں نے ابوایوب کی آمد کی خبر سنائی تو استقبال کے لئے گھر سے باہر نکلے۔ ابوایوب نے کہا تم نے ایک ایسی حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔ اب تمہارے سوا اور کوئی زندہ نہیں جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے سنی ہو عقبہ نے کہا ہاں سن لو۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ فرمارہے تھے جو شخص کسی مومن کے عیب یا گناہ پر پردہ ڈالے تو



اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں پر پردہ ڈالے گا۔ راوی کہتا ہے جیسے ہی ابوایوب نے یہ روایت عقبہ بن عامر سے سنی اسی وقت اپنی سواری پر سوار ہوئے اور مدینہ کی طرف روانہ ہوئے اور سامان سفر سواری سے نہیں اتارا۔

**۴۔ اجتماع جماعتہ کثیرۃ علی ابی سعید الخدری لاخذ الحدیث عنہ فی عام الحرۃ۔** (سفینتہ البحار، ص۲۲۹)

سال حرہ کے دوران (حرہ ایک مشہور تاریخی حادثہ ہے کہ یزید لعین کے حکم سے مسلم بن عقبہ نے مدینہ منورہ میں قتل عام کیا) تمام جانی خطرے کے باوجود ابی سعید خدری علیہ الرحمتہ سے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سننے کے لئے سال بھر لوگوں کا بڑا اجتماع رہا۔

## حدیث آل محمدؐ سننے والوں کا حیرت انگیز منظر

خاندان عصمت وطہارت کے ماہ منور حضرت امام رضا علیہ السلام جب طوس (مشہد مقدس) تشریف لے جاتے ہوئے شہر نیشاپور سے گزر رہے تھے تو عقیدت مندوں کے ایک بڑے اجتماع نے آپ کو گھیر لیا ان میں سے ابو ذرعہ اور محمد بن اسلم طوسی (جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کے حافظ تھے) نے آگے بڑھ کر عرض کیا۔ اے امام عالی مقام، اے فرزند امام، اے یادگار نبوت آپ کو آپ کے پاک وپاکیزہ آباؤ اجداد کا واسطہ اپنے چہرہ مبارک کی ایک جھلک تو دکھادیں۔

اور اپنے بزرگوں کی ایک حدیث تو ہمیں سنادیں۔

چنانچہ امام علیہ السلام نے حکم دیا کہ ان کی سواری روک دی جائے۔ **واقر عیون المسمین بطلعته المبارکته المیونت فکانت ذواہتاہ کذواہتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ۔** جب کجاوہ سے وہ پردہ ہٹایا گیا تو درخشاں آفتاب کی مانند نورانی چہرہ دیکھ کر مجمع کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں۔ آپ نے اپنے جد بزرگوار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانند دونوں زلفیں دونوں شانوں پر ڈالے ہوئے تھے اور مجمع فرط جذبات سے دھاڑیں مار مار کر گریہ وزاری کر رہا تھا۔ بہت سے لوگوں نے اپنے گریبان چاک کرلئے تھے اور بہت سے بے ہوش ہوکر زمین پر گرپڑے بعض لوگ حضرت کی سواری کی لگام و زین تھامے ہوئے تھے۔

الغرض لوگوں کا اژدہام شور گریہ اور اضطراب قیامت کا منظر پیش کررہا تھا۔ راوی کہتا ہے **الی ان انتصف النہار وجرت الدموع کاالانہار، وسکنت الاصوات، وصاحت الائمتہ والقضاۃ، معاشر الناس اسمعوا وعوا" ولا توذوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ فی عترتہ وانصتوا۔** شہرنیشاپور کی پوری آبادی صبح سے زوال تک ایک عجیب انقلاب کی حالت سے گزررہی تھی عاشقان آل محمد علیہم السلام کی آنکھوں سے نہروں کی طرح



آنسو جاری تھے یہاں تک کہ روتے روتے تھک کر سب خاموش ہوگئے۔

ایسے میں وہاں موجود علماء کرام روساء قوم اور قاضیوں نے آواز دی اے دوستداران آل محمد علیہم السلام خاموشی اختیار کرو۔ کلام امامؑ غور سے سنو اور حفظ کرو۔ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض نہ کرو بالکل خاموش رہو۔

بالاخر بہ مشکل تمام سکوت طاری ہونے پر حدیث "سلسلہ ذھبیہ" ارشاد فرمائی۔

## ۵-۶۔ سلسلہ ذہبیہ کی دو حدیث

### پہلی حدیث

**حدثنا احمد بن الحسن القطان قال، حدثنا عبدالرحمان ابن محمد الحسینی، قال حدثنی محمد بن ابواهیم بن محمد الفرازی، قال حدثنی عبد اللہ بن بحر الاهوازی، قال حدثنی الحسن بن محمد بن جمهور قال، حدثنی ابوالحسن بن علی بن عمر قال، حدثنی علی بن بلال عن علی بن موسی الرضا عن موسی بن جعفر، عن جعفر بن محمد، عن محمد بن علی، عن علی بن الحسین عن حسین بن علی، عن علی بن ابی طالب، عن النبیؐ عن**

**جبرئیل' عن سیکائیل' عن اسرافیل' عن اللوح' عن القلم قال' یقول اللہ عزوجل ولایتہ علی بن ابی طالب حصنی فمن دخل فی حصنی امن من عذابی۔** (عیون اخبار الرضاؑ ص ۳۱۸ چھاپ قدیم)

احمد بن قطان کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمان فرزند محمد حسینی سے یہ حدیث سنی' اس نے کہا میں نے محمد بن ابراہیم فرزند محمد فرازی سے سنی' انہوں نے کہا میں نے عبداللہ فرزند بحراحوازی سے سنی' انہوں نے کہا میں نے حسن بن علی محمد فرزند جمہور سے سنی' انہوں نے کہا میں نے ابوالحسن فرزندعلی بن عمر سے سنی' انہوں نے کہا میں نے علی فرزند بلال سے' انہوں نے علی بن موسیٰ رضا (علیہ السلام) سے' انہوں نے حضرت موسیٰ بن جعفر(علیہ السلام) سے' انہوں نے حضرت جعفر (صادق علیہ السلام) سے' انہوں نے امام محمد (باقر علیہ السلام) انہوں نے علی بن الحسین (امام سجاد علیہ السلام) سے' انہوں نے حضرت حسین بن علی (علیہ السلام) سے' انہوں نے علی بن ابی طالب (علیہ السلام) سے' انہوں نے میکائیل سے' انہوں نے اسرافیل سے' انہوں نے لوح سے' اور لوح قلم سے اور قلم نے خداوند عزوجل سے فرماتے ہوئے سنا ولایت (محبت وسرپرستی) علی بن ابی طاب میرا قلعہ ہے۔ جو کوئی اس قلعے میں داخل ہوا۔ اس نے میرے عذاب سے نجات پائی۔



## دوسری حدیث

جب امام رضا علیہ السلام نیشاپور شہر سے باہر نکل رہے تھے ایسے میں "اصحاب حدیث" کا ایک گروہ خدمت اقدس میں حاضر ہوگئے اور عرض کی' اے فرزند رسول (ص) ایک حدیث سنایئے تاکہ ہم اس سے فیض حاصل کرسکیں۔ حضرت امام رضا علیہ اسلام نے عماری سے سر مبارک باہر نکالا اور فرمایا

۷۔ **سمعت ابی موسی بن جعفر یقول' سمعت ابی محمد بن علی یقول' سمعت ابی علی بن الحسین یقول' سعت ابی امیر المومنین علی بن ابی طالب یقول سمعت رسول اللہ یقول' سمعت جبرئیل یقول سمعت اللہ جل جلالہ یقول لا الہ الا اللہ حصنی فمن دخل فی حصنی امن من عذابی۔**

میں نے اپنے پدر بزرگوار موسیٰ بن جعفرؑ کے زبان مبارک سے سنا' انہوں نے فرمایا میں نے محمد بن علیؑ سے سنا' انہوں نے فرمایا میں نے علی بن الحسینؑ سے سنا۔ انہوں نے فرمایا میں نے اپنے پدر بزرگوار امیرالمومنین علی بن ابی طالبؑ سے سنا' انہوں نے حضرت رسول خداؐ سے سنا' اور انہوں نے جبرائیلؑ سے' انہوں نے اللہ تعالیٰ سے فرماتے ہوئے سنا کہ **لا الہ الا اللہ** میرا مضبوط قلعہ ہے۔ جو کوئی میرے قلعے میں داخل ہوا

اس نے میرے عذاب سے نجات پائی۔

راوی کہتا ہے وعدوا من المحابر اربع وعشرون الفا" سوی الدوی۔ یعنی جب لوگوں کا شمار کیا جانے لگا تو معلوم ہوا صرف قلمدان اٹھا کر لکھنے والے کاتب چوبیس ہزار افراد تھے۔ ایسے کاتبوں کا شمار کرنا تو ممکن ہی نہیں تھا جن کے ہاتھ میں پنسل اور قلم تھے۔

فخر المحدثین الحاج آقا شیخ عباس قمی اعلی اللہ مقامہ نے کتاب منتہی الامال جلد دوم صفحہ ۵۰۴ پر احادیث محمد و آل محمد علیہم السلام کے ایک عظیم قدردان کا واقعہ نقل کیا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اس کا ذکر کردیا جائے۔

شیخ عباس قمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ استاد معظم ابوالقاسم **قشیری** نے فرمایا جب حدیث "سلسلہ ذہبیہ" کی اہمیت اور فضیلت ایک ساسانی بادشاہ نے سنی تو اسے سونے کے پانی سے لکھنے کا حکم دیا اور یہ وصیت کردی کہ اسے میرے کفن میں رکھا جائے۔ چنانچہ جب بادشاہ انتقال کر گیا تو کسی نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تیرے پروردگار نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ بادشاہ نے جواب دیا کہ خداوند مہربان نے مجھے لا الہ الا اللہ پڑھنے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عقیدہ رکھنے اور اس حدیث کو احتراماً سونے کے پانی سے لکھنے کی بناء پر خلعت مغفرت سے نوازا ہے۔



# حدیث کی اہمیت حضرت زہراؑ کی نظر میں

**۸۔ روی ابوجعفر الطبری فی الدلائل مسندا عن ابی مسعود قال، جاء رجل الی فاطمۃ، فقال یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ هل ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ عندک شیئا فطوقینہ، فقالت یا جاریۃ هات تلک الجریدۃ، فطلبتها فلم تجدہ، فقالت ویلک اطلبیها فانها تعدل عندی حسنا" وحسینا"۔ فطلبتها فاذا هی قداقمتها فی قمامتها، فاذا فیها قال محمد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم لیس نن المومنین من لم یامن جارہ بوائقہ ومن کان یومن باللہ والیوم الاخر فلا یوذی جارہ ومن کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او یسکت، ان اللہ تعالی یحب الخیر، الحلیم، المتعفف، ویبغض الفاحش البذاء السائل الملحف ان الحیاء نن الایمان، والایمان فی الجنۃ و ان الفحش والبذاء فی النار۔** (سفینۃ البحار، ج۔۱، ص۲۲۹، باب حدث)

ابو جعفر طبری نے اپنی کتاب دلائل میں ابن مسعود سے یہ روایت

نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ اے دختر گرامی رسول خدا (صلی اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کیا آپ کے والد بزرگوار نے (ترکہ کے طور پر) کوئی چیز (آپ کے لئے) چھوڑی ہے؟ اور آپ نے اس کو محفوظ رکھا ہے؟ اگر ایسا ہے تو برائے مہربانی تحفہ کے طور پر مرحمت فرمائیں۔

حضرت زہراء علیہا السلام نے اپنی کنیز (فضہ) کو حکم دیا کہ فلاں کاپی میرے پاس لے آؤ۔ کنیز نے تلاش کیا مگر نہیں ملا تو آپ نے فرمایا افسوس ہو تم پر جلدی سے تلاش کرو۔ (اس کاپی میں ایسی احادیث موجود ہیں) میری نظر میں ان کی قدر و قیمت حسنؑ اور حسینؑ کے برابر ہے۔

کنیز نے نہایت دقت سے تلاش کیا تو دیکھا کہ اس نے زبالہ دان میں پھینک دی تھی تو اس کاپی میں ایک حدیث لکھی ہے (جس کا ترجمہ یہ ہے) پیغمبر خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص مومنین میں سے نہیں جس کی شرارتوں اور کرتوت سے اس کے ہمسائے محفوظ نہیں۔

جو کوئی خدا اور روز آخرت پر عقیدہ رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسیوں کو (اپنی گفتار و کردار سے تکلیف نہیں پہنچاتا) اور جو کوئی خدا اور روز آخرت کا معتقد ہے اسے زبان سے اچھی باتیں کرنی چاہئیں ورنہ خاموشی اختیار کرنا چاہئے یقیناً اللہ تعالیٰ نیک عمل بجا لانے والے ملنسار، پاک



دامن، بندے کو دوست رکھتا ہے۔ اور بدزبان فحش گو، اور تکرار کے ساتھ بھیک مانگنے والے سے دشمنی رکھتا ہے۔ بے شک حیاء ایمان کا ایک جز ہے اور اہل ایمان کا ابدی مقام بہشت ہے۔ فحش گو اور بدکلام کا ٹھکانا آتش جہنم ہے۔

اب سوچنے کا مقام ہے کہ آل محمد علیہم السلام کی نظر میں حدیث کی کس قدر اہمیت اور قدر و قیمت ہے۔ دیکھئے حضرت زہراء علیہا السلام ایک حدیث کو امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے برابر سمجھتی ہیں اور گمشدہ حدیث حاصل کرنے تک پریشان رہیں۔

درحقیقت خاندان نبوت و امامت کے کلمات و احادیث کتاب خدا کی تفسیر و تشریح اور نچوڑ ہیں۔ ان احادیث پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بنی نوع انسان چلنے پھرنے، جاگنے سونے، اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، رشتے ناتے، میل جول، لین دین، حرکات و سکنات، تعلیم و تربیت، تمدن و ثقافت غرض دینوی و اخروی زندگی کے آئین و اصول سیکھ سکتے ہیں۔

ہم احادیث اور فرمودات آل محمد علیہم السلام کی روشنی میں قرآن مجید سے احکام الٰہی اخذ کرتے ہیں۔ ورنہ عام انسان کی محدود عقل و فکر اور قلیل علم و فہم لامحدود پروردگار کے کلام کی گہرائیوں اور بلندیوں تک رسائی ممکن نہیں۔ چنانچہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں خدا نے ایک سو چار کتابیں نازل کیں اور ان سب کے تمام علوم تورات،

زبور اور انجیل میں ودیعت ہوئے۔ پھر ان تینوں کے علوم بھی قرآن ہی کے سپرد کئے۔ قرآن مجید کی عظمت اور شان کے بارے میں ذرا سرسری نظر سے غور کریں۔ **لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل هذا القران لا یاتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا"** ۔ "اگر تمام انسان اور جنات (اجتماعی قوت سے) اس بات پر اکٹھا ہوں کہ قرآن کا مثل پیش کریں تو بھی ہرگز اس کا مثل نہیں لاسکتے اگرچہ ایک دوسرے کے مددگار بھی ہوں"۔ دوسری جگہ فرمایا **فیه تبیان لکلشی** "قرآن میں تمام اشیاء (کائنات) کا بیان ہے"۔ **قال ابن عباس لوضاع لی عقال بعیر لوجدته فی کتاب الله**۔ اگر میرے اونٹ کے باندھنے کی رسی بھی گم ہوجائے تو میں وہ بھی قرآن مجید میں تلاش کرلوں گا۔

جب قرآن مجید عام انسانوں کی فہم وادراک سے بالاتر ہے تو اس کے محکمات ومتشابہات ظواہر وبواطن، حلال وحرام، تفسیر وتاویل سمجھنے کے لئے ہم ان ذوات مقدسہ کی طرف رجوع کرتے ہیں جن کے سینے اسرار ورموز الٰہیہ کا گنجینہ، ان کا گھر وحی والہام کا سرچشمہ اور علم وحکمت کا شہر ہیں، ان ہستیوں کا معلم ومربی خود رب العالمین ہے ان کے اقوال وافعال ہمارے لئے حجت اور نمونہ عمل ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہم احادیث آل محمد علیہم السلام کا دل وجان سے



احترام کرتے ہیں اور ان پر عمل کرنا دنیوی اور آخروی زندگی بنانے کے لئے لازم اور خوش نصیبی کا باعث سمجھتے ہیں۔

## فضیلت احادیث اور تبلیغ کی اہمیت

**۹۔ عن عبدالسلام بن صالح الهروی قال، سمعت ابا الحسن الرضا یقول رحم الله عبدا احیا امرنا فقلت له فکیف یحی امرکم؟ قال علیه السلام تیعلم علومنا ویعلمها الناس، فان الناس لوعلموا محاسن کلامنا لا تبعونا ۔**

(عیون اخبار الرضا طبع قدیم ص۲۰۲ معانی الاخبار، ص۱۸۰)

عبدالسلام بن صالح ہروی کہتے ہیں میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل فرمائے اس بندے پر جو ہمارے امر (احادیث وسنن) کو زندہ کرے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کے امر کو کس طرح زندہ کرسکتے ہیں؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا ہمارے علوم خود سیکھ لے اور دوسروں کو سکھائے۔ یقیناً اگر لوگوں کو ہمارے کلام کی حسن وخوبی اور حقائق کا علم ہوجائے تو وہ ہماری پیروی پر ضرور آمادہ ہوجائیں گے۔

**۱۰۔ عن حنان بن سدیر، قال سمعت ابا عبدالله یقول من حفظ عنا اربعین حدیثا" من احادیثنا فی الحلال**

**والحرام بعثه الله یوم القیامة فقیها" عالما" ولم یعذبه۔**
**(الخصال' ج۲۔ ص۶۴۴)**

حنان بن سدیر کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا جو کوئی ہماری احادیث میں سے چالیس احادیث جو کہ حلال وحرام سے متعلق ہوں یاد کرلے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عالم فقیہ کی حالت میں محشور کرے گا اور اس پر عذاب بھی نہ ہوگا۔

**۱۱۔ من تعلم حدیثین ینتفع بهما نفسه او یعلمهما غیره فینتفع بهما ماکان خیرا" له من عبادة ستین سنة۔ (میزان الحکمت' ج۲۔ ص۲۸۹)**

جو کوئی دو حدیثیں سیکھ لے (ان پر عمل کرے) اور اپنے لئے فائدہ حاصل کرے یا دوسروں کو سکھا کر انہیں فائدہ پہنچائے تو یہ اس کے لئے ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

**عن ابن عباس' عن النبی صلی الله علیه واله قال' من حفظ من امتی اربعین حدیثا من السنة کنت له شفیعا" یوم القیامة۔ (الخصال ج۲۔ ص۶۴۴)**

جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی میری امت میں سے چالیس احادیث میری سنت سے یاد کرلے تو روز قیامت میں اس کی



شفاعت کروں گا۔

**۱۲۔ تذاکروا و تلاقوا' وتحدثوا فان الحدیث جلاء للقلوب' وان القلوب لترین کما یرین السیف' وجلانه الحدیث۔** (اصول کافی' ص۴۱)

تم ایک دوسرے سے ملاقات کرکے احادیث کا مذاکرہ اور مباحثہ کرو۔ یقیناً احادیث دلوں میں روشنی پیدا کرتی ہیں۔ دلوں کو گناہ کی آلودگی سے اس طرح زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو۔ چنانچہ زنگ دور کرنے کے لئے صیقل کی ضرورت ہوتی ہے اور دلوں کا صیقل حدیث (اہل بیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے۔

**۱۳۔ عن الفضیل بن یسار قال' قال لی ابو جعفر علیه السلام' یا فضیل ان حدیثنا یحیی القلوب۔** (زبدۃ الاحادیث بحوالہ **الخصال**' ص۷)

فضیل بن یسار کہتے ہیں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ اے فضیل اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہماری احادیث مردہ دلوں کو زندہ کردیتی ہیں۔

**۱۴۔ قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم' من ادی حدیثا یقام به سنته و ثیلم به بدعته فله الجنة۔** (بحار۔ ج۲۔ ص۱۵۲)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان ایک ایسی حدیث میری امت تک پہنچادے جس سے ایک اسلامی سنت زندہ ہوجائے یا کوئی بدعت ختم ہوجائے تو اس کے لئے جنت ہے۔

**۱۵۔ مالک بن انس الاصبحی المدنی احدی الائمۃ الاربعۃ السنیۃ صاحب الموطا احدی الصحاح الستۃ' انہ کان یعظم الحدیث حتی قیل' انہ کان لایحدث الا متمکنا" علی طهارة' جالسا" علی صدر فراشہ بوقار وهیبۃ' وکان یکرہ ان یحدث علی الطریق' اوقائما" او مستعجلا"۔** (سفینۃ البحار ص۵۵۰ مادۃ ملک)

مالک بن انس اصبحی مدنی اہل سنت کے چار اماموں میں سے ایک شمار کئے جاتے ہیں وہ کتاب موطا کے مصنف ہیں اور یہ کتاب صحاح ستہ میں محسوب ہوتی ہے۔ وہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم واحترام کے پیش نظر اسے چومتے تھے۔ اس سے پہلے وہ وضو کرکے اپنے فرش کے صدر نشین جگہ پر نہایت ہیبت اور وقار کے ساتھ آرام سے بیٹھے بغیر احادیث بیان نہیں کرتے تھے۔ وہ راستہ چلتے' کھڑی حالت میں یا عجلت میں حدیث سنانے کو پسند نہیں کرتے تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار



نے مجھ سے خطاب کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمائے۔

**۱۶۔ یا بنی اعرف منازل الشیعۃ علی قدر روایتهم ومعرفتهم' فان المعرفۃ هی الدرایۃ للروایۃ' وبالدرایات للروایات یعلو المومن الی اقصی درجات الایمان۔** (بحار الانوار ج۲۔ص۸۴)

اے میرے فرزند! شیعوں کی قدر ومنزلت کی پہچان ان کے (سینوں میں محفوظ) روایات واحادیث سے اور ان کی شناخت حصول معرفت سے کیا کرو اور یقیناً روایات کو اچھی طرح سمجھنا ہی معرفت ہے اور روایات کے مفہوم ومطالب سمجھنے سے مومن ایمان کے بلند ترین مقامات تک رسائی حاصل کرسکتا ہے۔

**۱۷۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال' حدیث تدری خیر من الف (حدیث) ترویہ۔** (بحار الانوار ج۲۔ص۱۸۴۔ معانی الاخبار ص۲۰۶)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا (معنی اور مطلب) سمجھنے کے ساتھ ایک ہی حدیث تیرے لئے کافی اور بہتر ہے بہ نسبت ایک ہزار احادیث کے جو (ناسمجھی کی حالت میں) بیان کرے۔

**۱۸۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ اللهم ارحم خلفائی ثلاثا' قیل یا رسول اللہ ومن خلفائک؟ قال**

الذین یاتون من بعدی ویروون احادیثی وسنتی' یحبون' یبلغون حدیثی وسنتی فیعلمونها الناس من بعدی اولئک رفقائی فی الجنة۔ (بحار ج۲۔ ص۱۴۴۔ وسائل الشیعة ج۱۸ ۔ص۶۶)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ تکرار کرتے ہوئے فرمایا "خدایا میرے خلفاء پر رحم فرما" حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے خلفاء کون ہیں؟ فرمایا وہ افراد ہیں جو میری (وفات کے) بعد پیدا ہوں گے۔ وہ میری احادیث اور سنت کو نقل کریں گے ان کو دل وجان سے دوست رکھیں گے لوگوں میں تبلیغ کریں گے اور ان کو تعلیم دینے کی کوشش کریں گے یہی لوگ جنت میں میرے رفقاء ہوں گے۔

۱۹۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من کتب عنی علما او حدیثا لم یزل یکتب لہ الاجر مابقی ذالک العلم والحدیث۔ (کنزالعمال وعلم حدیث ص۳۳)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص میرا ایک علم یا ایک حدیث تحریر کرے تو جب تک وہ علم یا حدیث اس دنیا میں باقی رہتی ہے بلافاصلہ اجر وثواب اس کاتب کے نامہ اعمال میں لکھتے رہیں



گے۔

۲۰۔ عن معاویة بن عمار قال' قلت لابی عبداللہ علیہ السلام رجل راویة لحدیثکم یبث ذالک الی الناس ویشددہ فی قلوب شیعتکم' ولعل عابدا" من شیعتکم لیست لہ ہذا الروایة' ایہما افضل؟ قال راویة لحدیثنا یبث فی الناس' ویشددہ فی قلوب شیعتنا افضل من الف عابد۔ (بحار الانوار ج۲۔ ص۱۴۵)

معاویہ ابن عمار کہتے ہیں۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا ایک آدمی آپ حضرات کی احادیث نقل وبیان کرتا ہے اور لوگوں کے درمیان تبلیغ کرنا اہم ترین فریضہ سمجھتا ہے اور اس طرح کی کوششوں سے آپ کی شیعوں کے دلوں میں ایمان ومغفرت کی روشنی پیدا کرتا ہے لوگوں کے درمیان نشرواشاعت اور تبلیغ کے ذریعہ آپ کے شیعوں کے دلوں میں ایمان کی پختگی پیدا کرتا ہے ان کے کردار وگفتار کی اصلاح کرتا ہے۔ دوسری طرف آپ کے شیعوں میں سے ایک عبادت گزار ہے وہ عبادت میں مصروف رہتا ہے اور آپ کی احادیث اور تبلیغ احکام سے اسے کوئی سروکار نہیں۔ اب بتایئے ان دونوں میں سے کونسا افضل ہے؟ فرمایا ہماری احادیث نقل وبیان کرنے والا لوگوں کے درمیان

نشرو اشاعت اور تبلیغ کرنے والا اور ہمارے شیعوں کے عقائد و ایمان مضبوط بنانے والا ایک ہزار عابد سے بہتر ہے۔

## محدّث کی عظمت اور احترام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

۲۱۔ ان المحدث بمنزلۃ رجل من الصدیقین‘ فینبغی لہ الاجتناب عما کرہ اللہ‘ خوفاً من اخذہ تعالی۔ (سفینۃ البحار‘ ج ۱‘ ص ۲۳۲‘ مادہ حدث)

یقیناً محدث کا درجہ گروہ صدیقین میں سے ایک کے برابر ہوتا ہے‘ اس لئے سزاوار ہے کہ اس کے خلاف ایسے اقدام کرنے سے پرہیز کرے جس میں خدا کی ناراضگی ہو۔ کہیں اللہ تعالی کے غیظ و غضب میں مبتلا نہ ہونے پائے۔

۲۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال‘ حدیث فی حلال و حرام تاخذہ من صادق خیر من الدنیا و ما فیھا من ذھب و فضۃ۔ (سفینۃ البحار‘ ص ۲۲۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا‘ حلال و حرام سے متعلق ایک حدیث کسی سچے آدمی سے سننا تمام دنیا اور اس میں موجود مال و دولت بشمول سونا چاندی سے زیادہ بہتر ہے۔



## ۲۳۔ احادیث نقل اور بیان کرنے کے آداب

قال امیر المومنین علیہ السلام‘ اذا حدثتم بحدیث فاسندوہ الی الذی حدثکم فان کان حقاً فلکم‘ و ان کان کذباً فعلیہ۔ (سفینۃ البحار ج ۱۔ ص ۲۲۸)

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جب تم کسی قسم کی حدیث کو نقل و بیان کرنے لگو تو جس سے تم نے سنا ہو (یا کسی کتاب میں دیکھا ہو) اس راوی کا حوالہ دو۔ اگر اس نے سچ کہا ہے تو تمہارا مطلب حاصل ہوا‘ اگر جھوٹ بولا ہے تو اس کا ذمہ دار خود راوی ہوگا۔

۲۴۔ عن محمد بن مسلم قال‘ قلت لابی عبداللہ اسمع الحدیث منک فازید وانقص‘ قال ان کنت ترید معانیہ فلا باس۔ (سفینۃ البحار‘ ج ۱‘ ص ۲۲۸‘ مادہ حدیث)

محمد بن مسلم کہتے ہیں‘ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا اے مولاؑ میں آپ سے حدیث سنتا ہوں‘ پھر اسے بیان کرتے وقت کمی و زیادتی کردیتا ہوں۔ کیا یہ طریقہ درست ہے؟ آپؑ نے فرمایا‘ اگر تم حدیث کے معانی اور اس کے مفاہیم کی تلاش میں ہو اور مطالب واضح کرنے کے سلسلے میں کم و زیادہ کرنا چاہتے ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۲۵۔ عن ابی بصیر قال‘ قلت لابی عبداللہ علیہ السلم

قول اللہ جل ثناء و الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ" قال ھو الرجل یسمع الحدیث فیحدث بہ کما سمعہ لا یزید فیہ ولا ینقص۔ (سفینۃ البحار، ج ۱، ص ۲۲۸، مادہ حدیث)

ابی بصیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کلام الٰہی کے متعلق پوچھا۔

فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ۔

"(اے رسول) بشارت دو میرے ان بندوں کو جو ہر قول کو سنتے ہیں، پھر جو بھی بہترین کلام ہو، اس کی پیروی کرتے ہیں"۔

سائل کے جواب میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی حدیث کو سنتا ہے، پھر اس میں نہ کم کرتا ہے اور نہ کوئی چیز اضافہ کرتا ہے۔ (جیسا سنا، ویسا ہی نقل کرتا ہے)

یہاں تک پچیس احادیث مستند کتابوں سے نقل کی گئیں جن کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہے ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

کاش ہمارے اندر وہ صفات، جذبات، فداکاری اور درد دین پیدا ہو جائے جو ہمارے آباؤاجداد اور بزرگوں میں پائے جاتے تھے اس زمانے کے خوش قسمت لوگ احادیث اور کلمات آل محمد علیہم السلام سننے اور ان کو حفظ کرنے اور عمل کرنے کے لئے اپنے تمام امکانات قربان کرنے پر



آمادہ تھے چنانچہ تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا یہاں تک کہ حضرت زہراء طاہرہ سلام اللہ علیہا نے اپنے پدربزرگوار کی حدیث کو اپنی اولاد اور جگر کے ٹکڑوں کے برابر قرار دیا۔ اور جناب جابر انصاری ایک حدیث عبداللہ ابن انیس انصاری سے حاصل کرنے کے لئے ایک مہینہ کا راستہ طے کرکے مدینہ سے شام روانہ ہوئے......

غرض عصر حاضر کا صدر اسلام سے موازنہ کیا جائے تو زمین و آسمان کا فرق صاف نظر آتا ہے۔ دیکھئے ہم دنیوی باتیں سننے اور خواہشات نفسانی پوری کرنے کے لئے قیمتی چیزیں جیسے ریڈیو، رنگین ٹیلیویژن، وی سی آر، ریکارڈر، آڈیو ویڈیو کیسٹیں، ناول کی کتابیں، مجلّے، اخبارات اور دوسرے عیش و آرائش کے کتنے سامان واسباب جن پر لاکھوں روپے خرچ کرکے فراہم کرتے ہیں پھر بھی جی نہیں بھرتا لیکن چالیس پچاس روپے ماہوار بچاکر خود اور اپنے گھر والوں کے لئے دینی کتابیں اور درس اخلاق کی کیسٹیں خریدنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ تعجب یہ ہے کہ ہمیں ایسی لاپروائیوں اور اہم دینی امور سے انحراف کا ذرہ بھر احساس بھی نہیں۔

عدم احساس کی ایک واضح دلیل یہ بھی ہے کہ جہاں ایک عالم باعمل دس دن کے دروس اخلاق دیتا ہے تو بیسوں کتابوں سے مواد حاصل کرکے نہایت محنت ولگن سے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے بلامعاوضہ اپنی مخلصانہ خدمات پیش کرتے ہیں۔ تو اس محلے کے پانچ فیصد حضرات

احادیث واحکام سننے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے بلکہ العیاذ باللہ مجلس وعظ واحادیث سے فلمیں دیکھنے اور ڈرامے سننے کے اوقات ٹکراتے ہوں تو فلم اور ڈرامے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اکثر لوگ صبح سویرے تلاوت قرآن اور تعقیبات کے بجائے نہایت دلچسپی سے اخبار پڑھتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت اور تعقیبات کے بعد اخبار پڑھنا بھی ضروری ہے چونکہ معصومؑ فرماتے ہیں **العاقل بصیر بزمانہ** یعنی عقلمند شخص وہ ہے جو اپنے گردوپیش اور اپنے زمانہ کے حالات سے باخبر ہو۔

## اختتام

مختصر یہ کہ قرآنی ارشادات کے مطابق بعثت حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غرض وغایت تزکیہ نفس، تہذیب اخلاق، تبلیغ احکام الٰہی اور علم وحکمت کی تعلیم ہے۔ ان اہم مقاصد کے حصول کا ذریعہ صرف خاندان نبوت وامامت کی احادیث ہے۔ بنابریں انتھک کوششوں سے ایسی منتخب احادیث جو ہمارے معاشرے کی اصلاح اور عملی زندگی کے لئے مفید ثابت ہوسکتی ہیں اکتالیس مشہور ومستند کتابوں سے تلاش کرکے ان کے عربی متن عبارت اور حوالہ جات کے ساتھ نہایت سلیس اردو زبان میں ترجمہ کرکے ناظرین محترم کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔ اس کتاب شریف کا نام "نوادرالاحادیث" رکھا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دس جلدوں پر مشتمل



کتابیں یکے بعد دیگرے عنقریب شائع کی جائیں گی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ احادیث کی عربی عبارت ان کی تشریحات وتوضیحات جیسا کہ ماخذ کی کتابوں میں موجود ہیں کم وزیادہ کئے بغیر ہوبہو نقل کرکے اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے اور اہل زبان کی طرف سے تصحیح بھی ہوچکی ہے۔ اس لئے ناظرین محترم کی خدمت میں گزارش ہے کہ پھر بھی کہیں لغزش یا اشتباہ نظر آئے تو براہ راست ٹیلیفون یا تحریری طور پر مجھے اطلاع دیں۔ چنانچہ اس بارے میں مولا علی بن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں **احب اخوانی الی من اھدی عیوبی الی** میرے دوستوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ وہ شخص ہے جو میرے عیوب ونقائص چن چن کر ہدیہ کے طور پر میرے سامنے پیش کردے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تعلیمات آل محمد علیہم السلام پر عمل کرنے اور دنیا وآخرت کی سعادتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

**ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ۔ ربنا اغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ بحق محمد وآلہ الطیبین الطاہرین۔**

خادم علوم آل محمد علیہم السلام

سید محمد علی حسینی۔ بلتستانی

## ۱۔ خدائے واحد کو دو چیزوں سے پہچانیئے

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال، سمعت ابی یحدث عن ابیہ علیہما السلام ان رجلا قام الی امیرالمومنین علیہ السّلام فقال لہ یا امیر المومنین بما عرفت ربک؟ قال بفسخ العزمِ ونقض الھمّ، لما ان ھممت فحال بینی وبین ھمّی، وعزمت فخالف القضآء عزمی، فعلمت ان المدبر غیری، قال فبماذا شکرت نعماہ؟ قال نظرت الی بلآء قد صرفہ عنی وابلی بہ غیری، فعلمتُ انہ قد انعم علیّ فشکرتہ۔

فبما احببتَ لقآئہ؟ قالا لما رایتہٗ قد اختار لی دین ملآئکتہ ورسلہ وانبیآئہ، علمت ان الذی اکرمنی بھذا لیس ینسانی فاحببت لقآئہ۔ (الخصال ج۱۔ ص۳۸۔ حدیث اول)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میں نے اپنے والد بزرگوار اور انہوں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے سنا کہ ایک شخص نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں کھڑے ہوکر عرض کی۔ اے امیرالمومنین آپ نے اپنے پروردگار کو کس کس چیز کے ذریعہ پہچانا؟ آپ نے فرمایا (دو چیزوں سے)



۱۔ ارادے (اور آئندہ کے پروگرام) کے درھم برھم ہونے سے

۲۔ ہمت اور حوصلے کی شکست سے۔

جب میں نے کسی کام کو انجام دینے کے لئے ہمت اور حوصلے سے کام لیا تو میرے اور اس کام کے درمیان فاصلہ اور رکاوٹ پیدا ہوئی جب بھی میں نے پکا ارادہ باندھ لیا تو قضائے الٰہی میرے ارادہ کی مخالفت میں صادر ہوئی۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تمام امور کا مدبر میرے سوا اور کوئی ضرور ہے۔

پھر سائل نے پوچھا آپ کس وجہ سے خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں؟ فرمایا جب کہ میں نے دیکھا کسی بلا یا آزمائش کو اس نے مجھ سے دور کیا اور دوسرے کو اس میں مبتلا فرمایا ہے پس مجھے یقین ہوا کہ اس نے مجھے نوازا ہے اور نعمت عطا کی ہے اس لئے میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اس شخص نے مزید پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے خدا سے ملاقات کرنے کو زیادہ پسند کرتے ہیں؟ فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ جب میں نے دیکھا اس نے اپنے فرشتوں، رسولوں اور پیغمبروں کی روش کو میرے لئے آئین زندگی قرار دیا تو پس مجھے یقین حاصل ہوا کہ جس ہستی نے مجھے اس قدر اعزاز بخشا اور میرا احترام کیا اور کبھی مجھے نہیں بھلایا چنانچہ میں اس محبوب حقیقی کے دیدار سے شرف حاصل کرنا اپنا فریضہ سمجھتا ہوں۔

## ۲- دو بے چاروں کو برداشت کرو

**عن جعفر بن محمد، عن ابیہ عن اباۂ و عن علی علیہم السلام، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ عزبیتان فاحتملو هما کلمتہ حِکَمٍ من سفیہٍ فاقبلوها، وکلمتہ سفہٍ من حکیمٍ فاغفروها - (الخصال ج۱- ص۳۹- حدیث۳)**

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا- دو بے چاروں کے کلام کا احترام کرو-

۱- بے وقوف کے حکمت آمیز کلام کو قبول کرو-

۲- اور صاحب حکمت کے بیوقوفانہ کلام سے درگزر کرو-

## ۳- دو پوشیدہ نعمتیں

**عن علی علیہ السلام قال، قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہ وسلم نعمتان مکفوُ رتان الأمنُ والعافیتہ - (الخصال ج۱- ص۳۹- حدیث۵)**

حضرت علی علیہ السلام نے یہ روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا دو نعمتوں کی قدرو قیمت لوگوں کی نظر سے پوشیدہ ہے-

۱- امن و امان



۲- صحت و سلامتی

## ۴- اکثر لوگوں سے دو چیزوں کا امتحان لیا جاتا ہے

**عن جعفر بن محمد عن ابیہ، عن اباۂ عن علی علیہم السلام قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خصلتان کثیر من الناس مفتون فیهما، الصحتہ والفراغ - (الخصال ج۱- ص۳۹- حدیث۶)**

جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباؤاجداد سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں اکثر لوگوں سے دو چیزوں کا امتحان لیا جاتا ہے-

۱- صحت سے-

۲- اور فارغ اوقات سے-

## ۵- دو چیزیں سب سے بہترین عبادت ہے

**عن ابی الربیع الشامی، عن ابی عبداللہ علیہ السلام ما عبد اللہ بشی افضل من الصمت والمشی الی بیتہ - (الخصال ج۱- ص۴۰- حدیث۸)**

ابی ربیع شامی کہتے ہیں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی پرستش کے لئے ان دو چیزوں کی نسبت اور کوئی بہترین عبادت

نہیں۔

۱۔ خاموشی اختیار کرنا۔

۲۔ بیت اللہ کی طرف چلنا۔

## ۶ ۔ صرف دو آدمیوں کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنا چاہئے

عن یحی الطویل البصری عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال انما یؤمر بالمعروف وینھی عن المنکر مؤمن فیتعظ اوجاھل فیتعلم وامّا صاحب سوط وسیف فلا ۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۴۰ حدیث ۹)

یحیٰ بن طویل کہتے ہیں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا امر بالمعروف (نیک گفتار و کردار کا حکم دینا) اور نہی عن المنکر (برے اعمال و اقوال سے روکنا) صرف دو نفر کے بارے میں ہونا چاہئے۔

۱۔ مومن کے لئے تاکہ وہ نصیحت کو قبول کرلے۔

۲۔ یا جاہل کے لئے تاکہ جو نہیں جانتا وہ سیکھ لے۔

لیکن جس کے ہاتھ میں (ظلم و اقتدار کا) کوڑا اور تلوار ہو (وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو) قبول نہیں کرے گا۔



## ۷ ۔ میری امت کی خرابی اور اصلاح دو گروہ سے وابستہ ہے

عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہما السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صنفان من امتی اذا صلحا صلحتْ امتی واذا فسدا فسدتْ امتی ۔ قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم و من ھما؟ قال الفقہآء والامرآء ۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۳۶ حدیث ۱۲)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے دو گروہ ہیں اگر ان کی اصلاح ہوگئی تو میری تمام امت کی اصلاح ہوجائے گی اگر یہ دو گروہ خراب ہوگئے تو میری امت کے درمیان خرابیاں پیدا ہوں گی کسی نے عرض کیا وہ دو گروہ کون ہیں؟ فرمایا۔

۱۔ دینی بصیرت رکھنے والے علماء۔

۲۔ اور حکمران طبقے ہیں۔

## ۸ ۔ دو ضعیفوں کے بارے میں خدا سے ڈرو

عن سماعۃ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اتقو اللہ فی الضعیفین یعنی بذالک الیتیم والنسآء ۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۴۲۔ حدیث ۱۳)

سماعہ راوی کہتے ہیں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا دو

کمزور طبقے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔

۱۔ یتیم

۲۔ دوسرا طبقہ عورتوں کا ہے۔

## ۹۔ دو گروہوں کی سرپرستی کا بہترین صلہ

**عن زکریا المومن رفعه الی ابی عبدالله علیه السلام قال' من عال ابنتین او اختین او عمتین او خالتین حجبتاه من النار۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۳۲ حدیث ۱۴)**

زکریا مومن سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس کی کفالت وپرورش میں دو بیٹیاں۔ دو بہنیں یا دو چچیاں یا دو خالائیں موجود ہوں (خداوند عالم) اس کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھتا ہے۔

## ۱۰۔ دو آدمی جنت کی بو تک نہیں سونگھ سکتے

**عن جابر عن ابی جعفر علیه السلام قال' قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ان الجنته لیوجدُ ریحَها من مسیرةِ خمسماةَ عامٍ ولا یجدها عاقٌ ولا دیوثٌ! قیل یارسول الله صلی الله علیه واله وسلم وما الدیوث؟ قال الذی تزنی امراته وهو یعلم۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۳۲ حدیث ۱۵)**



جابر نے جناب امام باقر علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت کی خوشبو پانچ سو سال کے فاصلے سے بھی سونگھی جا سکتی ہے۔ مگر اس قدر تیز خوشبو ماں باپ کے عاق اور دیوث کو نصیب نہیں ہوگی۔ کسی نے عرض کیا دیوث سے کیا مراد ہے؟ فرمایا دیوث وہ شخص ہے جس کی بیوی زنا کرتی ہے اور وہ اس کی بدکاری سے باخبر ہو۔

## ۱۱۔ دو رخی اور دو زبان والے کا حشر

**عن علی علیه السلام قال۔ قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم' یجئُ یومَ القیامته ذوالوجهَین دالِعاً لسانَه فی قفاه' واخر من قدّامه یلتهبان ناراً حتی یلهبا جسده' ثم یقال له هذالذی کان فی الدنیا ذا وجهین وذا لسانین' یعرف بذالک یوم القیامته۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۳۲ حدیث ۱۶)**

جناب علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اس دنیا میں دو رخی اختیار کرنے والا شخص جس کی ایک زبان پشت کی طرف سے اور دوسری زبان سامنے سے لٹکتی ہوگی میدان حشر میں آئے گا اور دونوں سے آگ کے شعلے اٹھتے ہوں گے اور یہ آگ اس کے تمام بدن کو گھیر لے گی اور اس وقت منادی یہ آواز

بلند کرے گا کہ یہ وہ شخص ہے جو دنیا میں دو رخ اور دو زبان رکھتا تھا اور قیامت کے دن اس طرح کے خطاب سے اہل محشر سے اس کا تعارف کرایا جائے گا۔

## ۱۲۔ لوگوں کی دو قسم ہیں

**عن محمد بن عمیر رفعہ الی ابی عبداللہ علیہ السلام قال' الناس اثنان عالم ومتعلم' وسائر الناس ھَمَجٌ والھمج فی النار۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۳۴ حدیث ۲۲)**

محمد بن عمیر نے اس روایت کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگ دو قسم کے ہیں:۔

۱۔ عالم
۲۔ متعلم

باقی ماندہ افراد جاہل مطلق ہیں اور جاہل آتش جہنم کے سزاوار ہیں۔

## ۱۳۔ دو چیزیں کوڑھ کی بیماری سے محفوظ رکھتی ہیں

**عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال' تقلیم الاظفار واخذ الشارب من جمعتہ الی جمعتہ امان' من الجذام۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۳۴ حدیث ۲۴)**



حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر جمعہ کے دن ناخن کاٹنا اور مونچھیں بنوانا ایک جمعہ سے دوسرے جمعے تک کوڑھ کی بیماری سے محفوظ رہنے کا باعث ہیں:۔

## ۱۴۔ دو بڑی پریشانیاں

**عن ابی عبداللہ عن ابیہ علیہما السلام قال ابکی ابوذر رَحِمہَ اللہ من خشیتہ اللہ عزوجل حتی اشتکٰی بصرہ' فقیل لہ یا اباذر لو دعوت اللہ ان یشفی بصرک؟ فقال انی عنہ لمشغول وما ھو من اکبر ھمی! قالوا وما یشغلک عنہ؟ قال العظیمتان' الجنتہ والنار۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۳۵ حدیث ۲۵)**

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جناب ابوذر غفاری رحمتہ اللہ اس قدر خوف خدا سے گریہ کرتے تھے یہاں تک کہ ان کی آنکھوں میں درد پیدا ہوگیا۔

کسی نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ سے آنکھوں کی شفا کے لئے آپ دعا کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا۔ یہ میرے لئے بڑی پریشانی نہیں۔ اصلی تکلیف اور کچھ ہے۔ حاضرین نے پوچھا وہ بڑی پریشانی کیا ہے؟ فرمایا دو بڑے ہولناک واقعات میرے سامنے ہیں۔ ایک جنت۔ دوسرے آتش جہنم

## ۱۵۔ فقیہ کی دو شرائط

عن موسی بن اکیل قال' سمعت ابا عبداللہ یقول' لایکون الرجل فقیھاً حتی لایبالی ای ثوبیہ ابتذل' وبما سد فورۃ الجوع۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۳۶ حدیث ۲۷)

موسیٰ بن اکیل کہتے ہیں۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے کوئی شخص فقیہ (احکام دین سمجھنے والا) نہیں ہو سکتا جب تک وہ ان (دو چیزوں کی) پروا نہ کرے کہ اس کا لباس کس حد تک کم قیمت ہونا چاہئے اور کس حد تک معمولی غذا سے اسے اپنی بھوک کو ختم کرنا چاہئے۔

## ۱۶ دو آدمیوں کے سوا دنیا میں خیروسعادت نہیں

عن حفص بن غیاث النخعی قال قال ابو عبداللہ علیہ السلام' لاخیر فی الدنیا الا لاحد رجلین' رجل یزداد فی کل یوم احساناً' ورجل یتدارک ذنبہٗ بالتوبۃ' وانی لہ بالتوبۃ' واللہ لو سجد حتی ینقطع عنقہ' ماقبل اللہ منہ الا بولایتنا اھل البیت۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۴۷ حدیث ۲۹)

حفص ابن غیاث نخعی کہتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام



نے فرمایا دو آدمیوں کے سوا اس دنیا میں کسی اور کے لئے خیروسعادت نہیں۔ ایک وہ شخص کہ روزبروز اس کے عمل خیر میں اضافہ ہوتا رہے۔ دوسرے وہ شخص جو توبہ اور پشیمانی سے اپنے گناہوں کی تلافی اور تدارک کرے۔ فرمایا توبہ سے کیسے تلافی ہوسکتی ہے خدا کی قسم اگر اس قدر وہ سجدہ کرے یہاں تک اس کی گردن دھڑ سے الگ ہوجائے پھر بھی خداوند عالم اس کی توبہ قبول نہیں کرے گا جب تک وہ ہم اہل بیت علیہم السلام کی ولایت (یعنی حاکمیت اور سرپرستی) کا حق ادا نہ کرے۔

## ۱۷۔ خدا کی روزی اور اسکی نافرمانی؟ دو حیرت انگیز عمل ہیں

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان اللہ تبارک وتعالی اھبط ملکاً الی الارض فلبث فیھا دھرا طویلا' ثم عرج الی السماء فقیل لہ ما رایت؟ فقال رایتُ عجائبُ کثیرۃ' واعجب ما رایت انی رائت عبداً متقلباً فی نعمتک یأکل رزقک ویدعی الربوبیۃ' فعجبتُ من جراتہ علیک! ومن حلمک عنہ!

فقال اللہ عزوجل فمن حلمی عجبتَ؟ قال نعم یارب' قال قد مھلتہٗ اربع مائۃ سنۃ لایضرب علیہ عرقٌ' ولا یرید

من الدنیا شیاً" الا نالہ' ولا یتغیر علیہ فیھا مطعم ولا مشروب- (الخصال ج ا- ص ٤٨- حدیث ٣١)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو زمین کی طرف بھیجا- وہ لمبی مدت تک یہاں ٹھہرا- پھر آسمان کی طرف چلاگیا- اس سے پوچھا گیا تم نے وہاں کیا دیکھا اس نے عرض کیا میں نے دنیا میں بے شمار عجائبات دیکھے سب سے زیادہ حیرت انگیز ایک بندۂ خدا کی دو حالتیں دیکھیں وہ آپ کی نعمتوں میں سراپا ڈوبا ہوا تھا- آپ کا رزق بھی کھاتا تھا اس کے باوجود وہ خدائی کا دعویٰ بھی کر رہا تھا-

پس آپ کے سامنے اس کی اس قدر جرات ودلیری اور اس پر آپ کی مہربانی اور بردباری دیکھ کر مجھے بہت تعجب ہوا-

خداوند عالم نے فرمایا کیا تم میری بردباری اور مہربانی کے بارے میں حیران ہوگئے ہو اس نے عرض کیا- جی ہاں اے پروردگار پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا- دیکھو اس ناشکر انسان کو اس سے پہلے چار سو سال مہلت دی گئی تھی- یہاں تک کہ اس مدت میں اس کے بدن کی رگوں سے ایک رگ بھی اس کی مرضی کے خلاف حرکت میں نہیں آئی اور جو کچھ دنیا کی چیزوں میں سے اس نے خواہش کی وہ ہم نے فراہم کردی اور کھانے پینے کی اشیاء میں کسی قسم کی کمی نہیں کی-



## ۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دو مخلوق خدا ہیں

عن یعقوب بن یزید باسنادہ رفعہ الی ابی جعفر علیہ السلام انہ قال' الامر بالمعروف والنھی عن المنکر خَلْقان من خَلْق اللہ عزوجل' فمن نصرھما اعزہ اللہ' ومن خذلھما خذلہ اللہ عز وجل - (الخصال ج ا- ص ٤٨- حدیث ٣٢)

یعقوب ابن یزید نے اس روایت کا سلسلہ حضرت امام باقر علیہ السلام تک شمار کرنے کے بعد کہا ہے کہ آپ نے فرمایا- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر خداوند عالم کی مخلوقات میں سے دو مخلوق ہیں جو کوئی ان دونوں کی نصرت کرے تو خدا اس کی عزت کرتا ہے اور جو کوئی ان دونوں کو ذلیل وخوار سمجھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل وخوار کرتا ہے-

### تشریح

ابن بابویہ علیہ الرحمتہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں شاید امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دو مخلوق خدا ہونے سے مراد یہ ہو کہ انسان کے تمام افعال واقوال خواہ وہ اچھے ہوں یا برے ان کی غیبی اور ملکوتی شکل وصورت ہوتی ہے- آگے عالم برزخ میں وہ اسی شکل وصورت میں مجسم ہو کر سامنے آتے ہیں- اس بارے میں بہت سی روایتیں موجود ہیں اور بعض آیات بھی اس حقیقت کی تائید کرتے ہیں جیسے ووجدوا

ماعملو حاضرا "(دنیامیں) جو کچھ عمل انجام دیا ہوگا وہی (قیامت کے دن) ان کو اپنے سامنے پائیں گے"۔ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شراً یرہ۔ "تو جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہے تو اسے بھی دیکھ لے گا"۔

## ۱۹۔ ابوذر اپنی عبادت میں دو چیزوں کو زیادہ اہمیت دیتے تھے

عن ابی عبداللہ' علیہ السلام قال' کان اکثر عبادۃ ابی ذرؓ رحمتہ اللہ علیہ خصلتین التفکر والاعتبار۔ (الخصال ج ا۔ ص۴۸ حدیث۳۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جناب ابوذر غفاری رحمت اللہ علیہ کی اکثر عبادت دو چیزوں پر مشتمل تھی۔

۱۔ ہر چیز میں غور وفکر کرنا۔

۲۔ اور گزشتہ حالات سے آئندہ کے لئے عبرت حاصل کرنا۔

## ۲۰۔ ایک عورت جس نے اس دنیا میں دو شادیاں کی ہوں

عن الحسن' عن ابیہ باسنادہ رفعہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم' ان ام سلمتہ قالت لہ بابی انت وامی المرأۃ یکون لھا زوجان فیموتان فیدخلان الجنتہ لایھما



تکون؟ فقال یا ام سلمتہ تخیر احسنھما خلقاً وخیرھما لاھلہ یا ام سلمتہ ان حسن الخلق ذھب بخیر الدنیا والاخرۃ۔ (الخصال ج ا۔ ص۴۹۔ حدیث۳۴)

جناب امام حسن علیہ السلام نے یہ روایت اپنے والد بزرگوار سے نقل کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ام سلمہؓ نے سوال کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ ایک عورت نے دو شوہر کئے اور دونوں وفات پائے گئے اور وہ دونوں بہشت میں موجود ہوں تو فرمائیے وہ عورت کون سے شوہر کی بیوی ہوسکتی ہے؟ فرمایا اے ام سلمہؓ جس شوہر کا اخلاق دوسرے کی نسبت زیادہ بہتر اور اپنے گھر والوں کے حق میں جو بھی زیادہ نیک ہو۔ اسی کو اپنا شوہر اختیار کرے گی حقیقت یہ ہے کہ خوش اخلاق انسان دنیا اور آخرت دونوں کی خیر وخوبی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔

## ۲۱۔ رسول خداؐ نے دو چیزوں کی خدا سے پناہ مانگی

عن ابی سعید الخدری قال' سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول اعوذ باللہ من الکفر والدّین' قیل یا رسول اللہ ایعدل الدین بالکفر؟ فقال صلی اللہ علیہ والہ وسلم نعم۔ (الخصال ج ا۔ ص۵۱۔ حدیث۳۹)

ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے میں کفراور قرض کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کسی نے عرض کیا۔ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا قرض کفر کے برابر ہے؟ فرمایا۔ ہاں۔

## ۲۲۔ شیعہ کے دو اوصاف

**عن مالک بن عطیۃ عن ابی حمزۃ، عن علی بن الحسین علیہما السلام قال وَدَدْتُ انی افتدیتُ خصلتین فی الشیعۃ لنا ببعض (لحم) ساعدی، النزق، وقلّۃ الکتمان۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۵۱۔ حدیث ۴۰)**

مالک بن عطیہ نے ابوحمزہ اور اس نے حضرت علی بن الحسین امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر ہمارے شیعوں سے دو بری صفتیں دور کرنے کے لئے مجھے اپنے بازو کا گوشت کاٹ کر دینا پڑے تو میرے لئے ایسی قربانی آسان اور پسندیدہ ہوگی۔

۱۔ غصے کی حالت میں جلد بازی کرنے سے۔

۲۔ کسی راز کو چھپانے میں کم ظرفی کا مظاہرہ کرنے سے۔



## ۲۳۔ حقیقی مومن کی دو علامتیں ہیں

**عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہما السلام قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، من واسی الفقیر، وانصف الناس من نفسہ فذالک المؤمن حقاً۔**

**وفی خبر اخر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من سرتہ حسنتہٌ وساءَتْہُ سیئتہٌ فھو مؤمن۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۵۴۔ حدیث ۴۸-۴۹)**

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباؤاجداد طاہرین علیہم السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ جو شخص فقیر سے ہمدردی کرے۔

۲۔ اور اپنی جان سے لوگوں کو انصاف فراہم کرے تو وہی حقیقی مومن ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ جو شخص اپنے نیک عمل سے خوشی محسوس کرے۔

۲۔ اور اپنی بدکرداری سے نفرت اور غمگین ہو وہی حقیقی مومن ہے۔

## ۲۴۔ روزہ دار کے لئے خوشی کے دو مقام

**عن ابی عباس عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال،**

قال اللہ تبارک وتعالیٰ کل عمل بن ادم ھُوَلَہٗ، غیر الصیام ھُوَلِیْ وانا اَجْزِیْ بِہٖ والصیام جُنتہ العبد المؤمن یوم القیامتہ کمایقی احد کم سلاحہ فی الدنیا - ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ عزوجل من ریح المسک والصائم یفرح بفرحتین حین یفطر فیطعم ویشرب وحین یلقانی فادخلہ الجنتہ - (الخصال ج ا- ص۵۲- حدیث ۴۲)

ابن عباس نے یہ روایت حضرت پیغمبرخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدم کے بیٹے جو بھی عمل انجام دیتے ہیں وہ اس کا ذمہ دار ہے سوائے روزے کے- وہ میرے ساتھ تعلق رکھتا ہے جس کا صلہ میں خود دوں گا- روزہ مومن کی ڈھال ہے- وہ اس کو قیامت کے دن اس طرح محفوظ رکھتا ہے جس طرح اس دنیا میں کسی کو اسلحہ محفوظ رکھتا ہے- روزہ دار کے منہ کی خوشبو خداوندعالم کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے-

اور روزہ دار دو قسم کی خوشی دو اوقات میں محسوس کرتا ہے ایک تو افطار کے وقت جب کہ وہ کھانا کھاتا ہے اور مشروب پیتا ہے- دوسری خوشی جب قیامت کے دن مجھ سے ملاقات کرے گا اور اس کو جنت میں داخل کردوں گا-



تشریح:- ابن بابویہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں خداوند عالم نے روزے کو اپنی طرف نسبت اس لئے دی ہے تاکہ روزے کی عظمت وشرافت اور اجر وثواب کا اظہار ہوجائے جیساکہ خانہ کعبہ کو قرآن مجید میں "بیتی" یعنی میرا گھر فرماکر اپنی طرف نسبت دی جس سے کعبہ معظمہ کی شرافت وفضیلت کا اظہار ہوتا ہے حالانکہ خداوند عالم مکان وزمان کے قیود سے پاک ومنزہ ہیں-

## ۲۵ - دو چیزیں فقیری اور بری موت سے محفوظ رکھتی ہیں اور عمردراز کرتی ہیں

عن ابی جعفر علیہ السلام قال البر والصدقتہ ینفیان الفقر ویزیدان فی العمر وید فعان سبعین میتتہ سوءٍ -
(الخصال ج ا- ص۵۶- حدیث ۵۳)

حضرت امام محمدباقر علیہ السلام نے فرمایا نیک کام کرنے اور صدقہ خیرات دینے سے فقیری کا خاتمہ ہوتا ہے اور عمرلمبی ہوتی ہے اور ستر قسم کی آفت جن سے بری طرح کی موت واقع ہوتی ہے ان سے دور کرتا ہے-

## ۲۶ - دو صفت رکھنے والا ہی احسان کا سزاوار ہے

عن سف بن عمرة عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لا

تُصلح الصنیعته الا عند ذی حسبٍ او دِینٍ - (الخصال ج ۱- ص۵۶- حدیث۵۵)

سیف ابن عمیرؒ سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا دو قسم کے آدمی کے علاوہ اور کسی سے اچھا سلوک اور نیکی کرنا سزاوار نہیں۔

۱- شریف النفس انسان۔

۲- یا دیندار آدمی۔

## ۲۷ ۔ برادری کی دو قسمیں

عن جابرٍ عن ابی جعفر علیه السلام قال' قام الی امیر المومنین علیه السلام رجل بالبصرة فقال' یا امیرُالمؤمنین اخبرنا عن الاخوان قال الاخوان صنفان' اخوان الثقته' واخوان المکاشرة' فاما اخوان الثقته فهم الکف والجناح' والا هل والمال' فاذا کنت فی اخیک علی حد الثقته' فابذ ل له مالک وبد نک وصافِ من صافاه' وعادِ من عاداه' واکتم سرّه وعیبه واظهر منه الحسن۔

واعلم ایها السائل انهم اقل من الکبریت الاحمر۔

واما اخوان المکاشرة' فانک تصیب سهم لذ تک فلا



تَقْطَعَنَّ ذالک' ولا تطلُبَنَّ وراء ذالک من ضمیرهم' وابذل لهم ما بذلوا لک من طلاقته الوجه' وحلاوة اللسان۔ (الخصال ج ۱- ص۵۷- حدیث۵۶)

جابر کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک آدمی نے بصرہ میں مولا امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں کھڑے ہو کر عرض کی۔ اے امیرالمومنین علیہ السلام ہمیں اپنے دوست کے متعلق کچھ نصیحت بیان فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا دیکھو دوست احباب کی دو قسم ہیں۔

۱- ایک قابل اعتماد دوست ہوتا ہے۔

۲- دوسرا بظاہرہ برادری کا اظہار کرتا ہے۔

لیکن قابل اعتماد دوست تمہارے لئے بال وپر' دست وبازو' رشتہ دار اور مال ودولت کے برابر درجہ رکھتا ہے۔ جب اپنے بھائی کے بارے میں مطمئن ہو تو اس کے لئے اپنے جان ومال سے قربانی دو۔ جس کے ساتھ اس کی دوستی ہے تم اس کے بن جاؤ اور جس سے اس کی دشمنی ہے تم اس کے دشمن بنو۔ اس کے راز اور عیب پر پردہ پوشی کرو اور اس کی خوبیوں کو ظاہر کرو۔

اے سوال کرنے والے جاننا چاہئے کہ اس طرح کے برادران ایمانی سرخ کیمیا سے زیادہ نایاب ہیں۔لیکن بظاہر دوستی کا دم بھرنے والے

احباب کے ساتھ بود وباش سے تم لذت حاصل کر سکتے ہو اور ان سے ہرگز تعلقات نہیں توڑنا اور ان کے ضمیر سے اس سے زیادہ توقع بھی نہ رکھنا۔ جس قدر ایسے احباب تیرے ساتھ شیریں زبانی اور کشادہ چہرہ سے ملتے جلتے ہیں تم بھی اس سے کم نہ کرنا۔

## ۲۸ ۔لوگوں کی دو قسمیں

عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر علیه السلام قال الناس رجلان- موٴمن وجاهل- فلا توٴذِی الموٴمن- ولا تجهّل الجاهل فتکون مثله - (الخصال ج ۱- ص۵۷- حدیث۵۷)

ابی حمزہ ثمالی کہتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا دنیا میں لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک مومن دوسرا جاہل۔ پس مومن کو اذیت وضرر نہیں پہنچانا چاہئے اور جاہل کا مقابلہ جہالت سے نہیں کرنا چاہئے اگر ایسا کیا تو تم بھی اس کی مانند جاہل ہو گے۔

## ۲۹ ۔حیا کی دو قسمیں

قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الحیاء علی وجهَین فمنه ضعف' ومنه قوة' واسلام وایمان - (الخصال ج ۱- ص ۶۴- حدیث۷۶)



جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ شرمندگی دو قسم کی ہے۔

۱۔ ایک قسم جسمانی اور روحانی کمزوریوں کے باعث شرمندہ ہونا۔

۲۔ دوسری قسم جسمانی' روحانی قوتوں کے علاوہ احکام اسلام کی پابندی اور دینداری کے ساتھ شرمندگی کا احساس کرنا۔

## ۳۰ ۔شیطان نے نوح علیہ السلام کو دو چیزیں یاد دلائیں

عن ابی عبد الله علیه السلام قال' لماهبط نوح علیه السلام من السفینةِ اتاه ابلیس فقال له' ما فی الارض رجل اعظم منةً علیّ منک! دعوت الله علی هولاءِ الفساق فاَرَحتَنی منهم' الا اُعلّمک خصلتین؟ ایاک والحسد فهو الذی عمل بی ماعمل! وایاک والحرص فهو الذی عمل بادم ما عَمِلَ- (الخصال ج ۱- ص۵۹- حدیث۶۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی سے زمین پر اترے تو ابلیس لعین ان کے نزدیک آیا اور کہا میری نظر میں روئے زمین پر ایسا کوئی آدمی نہیں جس نے آپ سے بڑھ کر میرے حق میں بہت بڑا احسان کیا ہو۔ کیونکہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان بدکردار لوگوں کے خلاف بددعا کی اور مجھے ان کو گمراہ کرنے کی

زحمت سے فارغ کیا۔ یاد رکھو میں آپ کو دو باتوں کی تعلیم دینا چاہتا ہوں۔

۱۔ خبردار کسی سے حسد نہ کرنا یہ وہی چیز ہے جس سے میرے اعمال تباہ ہوئے۔

۲۔ اور خبردار کبھی لالچ نہ کرنا۔ لالچ کا نتیجہ وہی ہوگا جو آدم (علیہ السلام) کے ساتھ ہوا۔

## ۳۱ - دو قسم کے پانی نے نوح علیہ السلام کی دعوت قبول نہیں کی

عن عبداللہ بن سنان' عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال' انّ نوحاً لما کان ایام الطوفان دعا میاہ الارض فاجابتہ الا الماءَ المُرّ وماءُ الکبریتِ - (**الخصال** ج ۱- ص۶۱- حدیث۶۷)

عبداللہ ابن سنان روای کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب زمین سے طوفان اٹھنے کے ایام نزدیک ہوئے تو حضرت نوح علیہ ا سلام نے زمین پر موجود ہر قسم کے پانی کو دعوت دی۔ سب نے قبول کرلی سوائے دو طرح کے پانی کے' ایک کھارے پانی اور دوسرے گندھک کے پانی کے۔



## ۳۲ - دو خطرناک عمل سے پرہیز کرنا چاہئے

عن عبدالرحمان ابن الحجاج قال' قال لی ابو عبداللہ علیہ السلام' ایاک وخصلتین ففیهما هلک من هلک ایاک ان نفتی الناس برایک' اوتدین بمالا تعلم - (**الخصال** ج ۱- ص۶۱- حدیث۶۶)

عبدالرحمان ابن حجاج کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا دو چیزوں سے پرہیز کرو۔ ان میں ملوث ہونے والے افراد ہلاکت میں پڑگئے۔

۱۔ خبردار اپنی رائے سے کوئی فتویٰ نہ دینا۔

۲۔ یا جس دین کے متعلق علم نہ ہو اسے اپنے لئے منتخب نہ کرنا۔

## ۳۳ - دو اقسام کے بھوکوں کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا

عن عدۃ من اصحابہ یرفعونہ الی ابی عبداللہ علیہ السلام انہ قال' منهومانِ لا یشبعان' منهومُ علمٍ' ومنهومُ مالٍ - (**الخصال** ج ۱- ص۶۲- حدیث۶۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا دو بھوکے ایسے ہیں جن کے پیٹ ہرگز نہیں بھرتے ایک علم ودانش کا بھوکا۔ دوسرا مال ودولت کا بھوکا۔

## ٣٤- دو چیزیں حقیقی ایمان کی علامت ہیں

**عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال' ان من حقیقۃ الایمان ان توثر الحق وان ضرک علی الباطل وان نفعک' وان لاتجوز منطقک علمک- (الخصال ج ا- ص ٦٢- حدیث ٧٠)**

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا- حقیقی ایمان کی نشانیوں میں سے

١- ایک یہ ہے کہ حق کو باطل پر ترجیح دیتے ہوئے مقدم سمجھا جائے اگرچہ باطل تمہارے مفاد میں ہی کیوں نہ ہو-

٢- دوسرے تمہاری گفتار اپنی علمی قابلیت سے بڑھ کر نہ ہو-

## ٣٥- دو خصلتیں ظلم کی اقسام میں سے ہیں

**عن جعفر بن محمد عن ابیہ' عن ابائہ' عن علی علیہم السلام قال' قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم البول قائما من غیر علۃٍ من الجفاء' والاستنجاءَ بالیمین من الجفاءَ- (الخصال ج ا- ص ٦٣- حدیث ٧٢)**

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباؤاجداد علیہم السلام کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا-



١- شرعی عذر کے بغیر کھڑے ہوئے پیشاب کرنا ظلم (گناہ) کے اقسام میں سے ایک ہے-

٢- اور سیدھے ہاتھ سے پائخانے کے مقام کو دھونا بھی ظلم کی ایک قسم ہے-

## ٣٦- مروت کی دو قسمیں

**قال امیر المؤمنین علیہ السلام فی وصیتہ لابنہ محمد ابن الحنفیۃ' واعلم ان المُروّۃ المرء المسلم مروّتان' مروتہ فی حضرٍ' ومروتہ فی سفرٍ' واما المروءۃ الحضر فقرائۃُ القران ومجالسۃُ العلماء' والنظر فی الفقہ' والمحافظۃ علی الصّلاۃِ فی الجماعات-**

**واما المروّۃ السفر- فبذل الزّاد' وقلۃ الخلاف علی من صحبک' وکثرۃ ذکرُ اللہ عزوجل فی کل مصعدٍ و مھبطٍ ونزولٍ وقیامٍ وقعودٍ- (الخصال ج ا- ص ٦٣- حدیث ٧١)**

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ کو اپنی وصیت کے ضمن میں فرمایا جان لو- مسلمان کی مروت (یعنی انسانیت) دو قسم کی ہیں ایک قسم کی مروت سفر سے تعلق رکھتی ہے دوسری قسم کی مروت

وطن سے متعلق ہے۔

لیکن وہ مروت جو وطن سے تعلق رکھتی ہے چار قسم پر مشتمل ہے۔

۱۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔

۲۔ علماء دین کے ساتھ بیٹھنا۔

۳۔ احکام دین یاد کرنا۔

۴۔ جمعہ' عیدین' نماز استسقاء اور پنجگانہ نمازیں اوقات کی پابندی کے ساتھ باجماعت پڑھنا۔

وہ مروت جو سفر سے تعلق رکھتی ہے (تین ہیں)

۱۔ اپنے زاد راہ سے رفقاء کو دینا۔

۲۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کسی قسم کی مخالفت نہ کرنا۔

۳۔ دوران سفر جہاں چڑھائی ہو اترائی ہو کسی منزل پر ڈیرہ جمایا ہو کھڑے ہوئے یا بیٹھے ہوئے ہوں ہر حالت میں خداوند عزوجل کو زیادہ سے زیادہ یاد کرنا۔

## ۳۷۔ دو عمل رزق میں اضافے کے اسباب ہیں

عن محمد بن مروان' عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال' غسل الاناءِ وکسحُ الفِناءِ مجلبۃٌ للرزقِ - (الخصال ج ۱- ص ۶۳- حدیث ۷۳)

محمد بن مروان راوی کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام



نے فرمایا غذا سے متعلق برتنوں کو دھونا' کرے اور گھر کے صحن کو جھاڑو لگانا روزی میں اضافہ ہونے کے اسباب ہیں۔

## ۳۸۔ دو مکروہ کے درمیان جو حد وسط ہے وہ واجب نفقہ ہے

سمعت العیاشی وهو یقول' استأذنتُ الرضا علیہ السلام فی النفقۃِ علی العیال فقال' بین المکروهین قال' فقلت جعلت فداک لا واللہ ما اعرف المکروهین قال' فقال بلی یرحمک اللہ' اما تعرفُ ان اللہ عزوجلّ کرہ الاسراف' وکرہ الاقتار' فقال والذین اذا انفقوا لم یُسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قواماً - (سورہ فرقان آیت ۶۷)

(الخصال ج ۱- ص ۶۳ حدیث ۷۴)

عیاشی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے بیوی بچوں کے خرچے کے بارے میں سوال کرنے کا اذن چاہا (تو آپ نے اجازت دی) اور فرمایا دو مکروہ چیزوں کے درمیان جو حد متوسط ہے اسی پر عمل کرو۔

میں نے عرض کیا میں آپ پر فدا ہوجاؤں میں نہیں جانتا ہوں دو مکروہ کیا چیزیں ہوتی ہیں۔ فرمایا ہاں خدا تم پر رحمت نازل کرے۔ کیا تم نہیں جانتے ہو کہ یقیناً خداوند بزرگ وبرتر کو نہ اسراف پسند ہے اور اخراجات میں سختی وتنگی کرنا۔ اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی والذین

اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قواماً - "اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں بلکہ دونوں کے درمیان کی حد اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہیں"۔

## ۳۹ ۔ دو کردار کا ردعمل دوسرے دو کردار کا نتیجہ ہے

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال' بروا آبائکم' یبرکم ابنائکم' وعفوا عن نساء الناس تعفّ نسائکم - (الخصال ج ۱- ص ۶۳- حدیث ۷۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اپنے آباؤ یعنی باپ دادوں سے نیکی کرو تاکہ اس کے بدلے تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے اور لوگوں کی عورتوں کی نسبت پاکدامنی اختیار کرو۔ تاکہ تمہاری عورتیں بھی پاکدامن رہیں۔

## ۴۰ - کبھی والدین بیٹے کی طرف سے عاق ہوتے ہیں

عن جعفر بن محمد' عن ابیہ' عن آبائہ' عن علی علیہ السلام قال' قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم' یلزم الوالدین من العقوق لولدھما اذا کان الولد صالحاً' ما یلزم الولد لھما - (الخصال ج ۱- ص ۶۳- حدیث ۷۷)



حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباؤاجداد علیہم السلام کے حوالے سے فرمایا- حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جس طرح اولاد ماں باپ کے عاق ہوتے ہیں اسی طرح ماں باپ بھی عاق ہوتے ہیں جب کہ ان کا بیٹا نیک کردار ہو۔

## ۴۱ ۔ دو کھڑے' دو چلنے والے' دو مخالف ہیں اور دو چیزیں ایک دوسرے کی دشمن ہیں!

عن عبداللہ بن سلیمان وکان قارئاً للکتب قال' قرأت فی بعض کتب اللہ عزوجل' ان ذاالقرنین لما فرغ من عمل السدّ انطلق علی وجھہ فبینا ھو یسیر وجنودہ' اذ مرّ برجل عالم فقال لذی القرنین' اخبرنی عن شیئین منذ خلقھما اللہ عزوجل قائمین' وعن شیئین جاریین' وعن شیئین مختلفین' وعن شیئین متباغضین؟

فقال لہ ذوالقرنین واما الشیئان القائمان' فالسموات والارض واما الشیئان الجاریان فالشمس والقمر' واما الشیئان المختلفان فاللیل والنھار' واما الشیئان المتباغضان فالموت والحیوۃ قال' فانطلق فانک عالم- (الخصال ج ۱- ص ۶۹- حدیث ۸۰)

عبداللہ ابن سلیمان بہت سی آسمانی کتابوں کو پڑھ چکا تھا وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی ہوئی کتابوں میں یہ حکایت میں نے پڑھی کہ جب ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج کو چار دیواری کے اندر قید کرنے کے بعد فارغ ہوئے تو اپنا راستہ لیا- وہ اپنے فوجیوں کے ساتھ جا رہے تھے راستے میں ایک دانشمند آدمی سے ان کی ملاقات ہوئی اس نے ذوالقرنین سے عرض کیا مجھے ان دو چیزوں کے متعلق آگاہ فرمایئے جو ابتدائی پیدائش سے لے کر اب تک پاؤں پر کھڑی ہیں؟ اور ان دو چیزوں کے بارے میں بتایئے جو ہمیشہ سے چل رہے ہیں؟ اور وہ دو چیزیں جو ایک دوسرے سے مختلف ہیں؟ اور وہ دو چیزیں کیا ہیں جو ایک دوسرے کی دشمن ہیں؟

پس جناب ذوالقرنین نے فرمایا وہ دو چیزیں شروع سے اب تک کھڑی ہیں وہ آسمان اور زمین ہیں (جو اپنے محور پر قائم ہیں)' اور ہمیشہ سے متحرک دو چیزیں سورج اور چاند ہیں' دو مختلف چیزیں دن اور رات ہیں' اور وہ دو چیزیں جو ایک دوسرے کے ضد ہیں' موت اور حیات ہیں- سائل کو درست جواب ملنے پر اس دانشمند نے کہا اب جاؤ تم بے شک عالم ہو-

## ۴۲ ۔دو مرتبہ حج پر جانے والے کیلئے دنیوی صلہ

عن ابیؒ صفوان ابنِ مهرانِ الجمّال' عن ابی عبدالله علیه السلام قال من حجّ حجتین لم یزل فی خیر حتی یموت-



(الخصال ج ا- ص ۷۰- حدیث ۸۱)

صفوان بن مہران جمال کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی دو مرتبہ حج بیت اللہ سے مشرف ہو جائے اسے مرتے دم تک خیر و برکت اور خوش نصیبی سے زندگی گزارنے کی توفیق ہوگی- (میرے مولا نے سچ فرمایا)

## ۴۳ ۔دو حالتوں میں حق گوئی

قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم' ما انفق مومن من نفقتهٍ هی احبّ الی الله عزوجل من قولِ الحقِ فی الرّضا والغضب- (الخصال ج ا- ص ۷۰- حدیث ۸۲)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کسی مومن کا راہ خدا میں خرچ کرنا خدا کے نزدیک اتنا پسندیدہ نہیں جتنا کہ مومن کا خوشی اور غصہ کی دونوں حالتوں میں سچی بات کا صدقہ دینا-

## ۴۴ ۔حضرت رسول خدا کی دو انگوٹھیاں تھیں

عن ابی عبدالله قال' کان لرسول الله صلی الله علیه واله وسلم خاتمان' احدهما علیه مکتوب لا اله الا الله محمد رسول الله' والاخر صدق الله- (الخصال ج ا- ص ۷۱-

حدیث۸۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو انگشتریاں تھیں ایک پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور دوسرے پر صدق اللہ لکھا ہوا تھا۔

## ۴۵ ۔ دو چیزیں روزے دار کا تحفہ ہیں

عن الحسن بن علی علیہما لسلام قال' تحفتہ الصائم ان یدھنّ لحیتہ' ویجمر ثوبہ' وتحفتہُ المرأۃُ الصائمتہ ان تمشّط رأسھا' وتجمّر ثوبھا'

وکان ابوعبداللہ الحسین بن علی علیہما السلام اذا صام یتطیب بالطیب ویقول الطیب تحفتہُ الصائم۔ **الخصال** ج ا۔ ص ۷۱۔ حدیث۸۶)

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے فرمایا روزہ دار کا تحفہ یہ (دو چیزیں) ہیں۔

ا۔ وہ داڑھی کو خوشبو لگائے۔

۲۔ اپنے کپڑے کو بخور سے معطر کرے۔

اور روزہ رکھنے والی عورت کا تحفہ یہ (دو چیزیں) ہیں۔

ا۔ وہ اپنے بالوں کو کنگھی کرے۔



۲۔ اور پوشاک کو بخور سے معطر کرے۔

حضرت حسین بن علی علیہما السلام جب روزہ رکھتے تھے تو خوشبودار چیزوں سے اپنے آپ کو معطر رکھتے تھے اور فرماتے تھے عطر روزہ دار کا تحفہ ہے۔

## ۴۶ ۔ دو گناہ ایک دوسرے سے زیادہ سخت ہیں

عن اسباط بن محمد باسنادہ یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انّہ قال الغیبتہُ اشد من الزنا' فقیل' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ولم ذالک؟ قال صاحب الزنا یتوب فیتوب اللہ علیہ' وصاحبُ الغیبتہِ یتوب فلا یتوب اللہ علیہ حتی یکون صاحبہ الذی یحلّہ۔ (**الخصال** ج ا۔ ص ۷۳۔ حدیث۹۰)

اسباط ابن محمد اس حدیث کے سلسلے کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچانے کے بعد کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا غیبت کا گناہ زنا سے زیادہ سخت ہے۔ کسی نے عرض کیا۔ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا زناکار جب توبہ کرتا ہے تو خداوندعالم اس کی توبہ قبول کرتا ہے لیکن پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک جس کی برائی

گیا ہے وہ اسے معاف نہ کرے۔

## ۴۷ - دو چیزوں کے خلال سے کوڑھ کی بیماری پیدا ہوتی ہے

**عن عبداللہ بن سنان قال' قال ابوعبداللہ علیہ السلام' لا تخللوا بعود الریحان' ولا بقضیب الرمان' فانہما یہیجان عرق الجذام - (الخصال ج ۱- ص ۴۷- حدیث ۹۴)**

عبداللہ ابن سنان سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ریحان (بالنگ) اور انار کی لکڑی سے دانتوں کو خلال نہ کرو چونکہ ان دونوں سے کوڑھ کی بیماری پھوٹتی ہے۔

## ۴۸ - دنیا اور آخرت ترازو کے دو پلڑوں کی مانند ہیں

**عن الزھری قال سمعت علی بن الحسین علیہما السلام یقول من لم یتعز بعزاء اللہ تقطعت نفسہ علی الدنیا حسرات واللہ ماالدنیا والاخرۃ الا ککفتی المیزان' فایہما رجح ذھب بالاخر - (الخصال ج ۱- ص ۴۷- حدیث ۹۵)**

زہری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے جو کوئی خداوند عالم کے وعدوں سے مطمئن نہ ہو تو خدا کے وعدوں سے اس کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس کا دل بے حد



افسوس کرنے کی وجہ سے پارہ پارہ ہوتا ہے۔

خدا کی قسم دنیا اور آخرت ترازو کے دو پلڑوں کی مانند ہیں جس میں سے ایک بھاری ہے تو دوسرا ہلکا ہوتا ہے۔

## ۴۹ - علیؑ و فاطمہؑ علم کے دو گہرے دریا ہیں

**حدثنا یحیی بن سعید القطان قال' سمعت ابا عبداللہ علیہ السلام یقول فی قولہ عزوجل' مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لا یبغیان قال' علی و فاطمۃُ علیہما السلام بحران من العلم عمیقان' لایبغی احدھما علی صاحبہ' یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان' الحسن والحسین علیہما السلام- (الخصال ج ۱- ص ۷۵- حدیث ۹۶)**

یحیٰ بن سعید قطان سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا کہ آپ نے آیہ مبارکہ **مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لا یبغان** یعنی "(خدا نے) دو دریا بہائے جو ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں مگر دونوں کے درمیان ایک حد فاصل ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا دو دریا سے مراد علی و فاطمہ علیہما السلام ہیں دونوں علم کے دو دریا ہیں دونوں بہت گہرے ہیں مگر ایک دوسرے پر تجاوز نہیں کرتے ہیں **یخرج منہما**

لؤلؤ والمرجان ان دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔ تو لولو و مرجان یعنی موتی اور مونگے سے مراد حسن و حسین علیہما السلام ہیں۔ (اور حد فاصل سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم)

## ۵۰ - پیغمبرؐ نے امت کے درمیان دو چیزیں یادگار چھوڑیں

**عن ابی سعید الخدری قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، انی تارک فیکم امرین، احدھما اطول من الاخر، کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی، الا وانھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض۔ فقلت لابی سعید من عترتہ؟ قال اھل بیتہ۔ (الخصال ج ا۔ ص۷۶۔ حدیث۹۷)**

ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں جس میں سے ایک کا سلسلہ دوسرے کی بہ نسبت بہت طویل ہے۔ وہ کتاب خدا ہے جو آسمان سے زمین تک لمبی کھینچی ہوئی ہے اور (خالق و مخلوق کے درمیان) رابطہ ہے۔

دوسرے میری عترت (اہل بیت علیہم السلام) ہیں۔ آگاہ ہو یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہوں گے۔ یہاں تک کہ ایک ساتھ



حوض کوثر پر پہنچیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابی سعید سے پوچھا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی عترت کون ہیں؟ تو اس نے جواب دیا ان کے اہل بیت (علیہم السلام) ہیں۔

## ۵۱ - امام حسن اور حسین علیہما السلام کے دو تعویذ تھے

**عن ابن عمیر قال، کان علی الحسن والحسین علیہما السلام تعویذان، حشوھما من زغب جناح جبرائیل علیہ السلام۔ (الخصال ج ا۔ ص۷۸۔ حدیث۹۹)**

ابن عمیر کہتا ہے جناب امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کے بازوؤں پر دو تعویذ تھے ان کے درمیان جبرئیل امین کے پروں سے لئے ہوئے چھوٹے چھوٹے بال تھے۔

## ۵۲ - خداوند عالم نے دو شہیدوں کو دو بازوؤں کے بدلے دو دو بال و پر دیئے

**عن علی بن سالم، عن ابیہ، عن ثابت بن ابی صفیتہ قال، قال علی بن الحسین علیہما السلام، رحم اللہ العباس یعنی ابن علی فلقد آثر وابلی وفدا اخاہ بنفسہ حتی قطعت یداہ، فابدلہ اللہ بھما جناحین، یطیر بھما مع الملائکتہ فی الجنتہ، کما جعل لجعفر بن ابی طالب، وان للعباس**

عند الله تبارک وتعالی لمنزلۃً یغبطہ بھا جمیع الشھداء یوم القیامۃ۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۷۹۔ حدیث ۱۰۱)

علی بن سالم نے اپنے والد سے انہوں نے ثابت بن ابی صفیہ سے یہ روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا۔ خداوند نے حضرت عباس بن علی ابن ابی طالب علیہما السلام کو اپنی رحمت کاملہ سے نوازا۔ انہوں نے یقیناً ایثار اور فداکاری کا حق ادا کیا اور کڑی آزمائش میں کامیاب ہوئے اور اپنی پیاری جان کی قربانی دی۔ یہاں تک کہ دونوں بازو بدن سے جدا ہوگئے اور اللہ تعالیٰ نے ان بازوؤں کے بدلے دو پر عطا فرمائے اور آپ ان دو پروں کے ذریعے فرشتوں کے ساتھ بہشت میں پرواز کریں گے۔ اسی طرح جناب جعفر (طیار) ابن ابی طالب علیہما السلام کو بھی دو پر عطا فرمائے ہیں بیشک ابوالفضل عباس کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدر درجہ ومنزلت ہے کہ قیامت کے دن تمام شہداء (اولین وآخرین) ان کے اس بلند مرتبے کی آرزو کریں گے۔

## ۵۳ ۔ دو راہ پیما سواریاں

عن سفیان الثوری، عن ابیہ، عن عکرمۃ، عن بن عباس قال، قال رسول الله صلی الله علیہ والہ وسلم اللیل والنہار مطیّتان۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۷۹۔ حدیث ۱۰۰)



سفیان ثوری اپنے والد سے اور انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے ابن عباس سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رات اور دن راستہ چلنے والی دو سواریاں ہیں۔

شرح: ان بابویہ اعلی اللہ مقامہ فرماتے ہیں دن اور رات دنیا سے آخرت کی طرف جانے والی دو شاہراہیں ہیں۔ جب یہ دونوں جس منزل تک پہنچاتی ہیں وہیں سے قیامت شروع ہوجائے گی۔

## ۵۴ ۔ دو چیزوں نے لوگوں کو ہلاکت میں ڈال دیا ہے

حدثنا محمد بن احمد، ابوعبد الله القضاعی رضی الله تعالی عنہ قال، اخبرنا ابو عبدالله اسحاق بن العباس بن اسحاق بن موسی بن جعفر، عن ابیہ عن ابانہ عن الحسین بن علی علیہم السلام قال، قال امیر المؤمنین علیہ السلام، اھلک الناس اثنان، خوف الفقر، وطلب الفخر۔ (الخصال ج ۱۔ ص ۸۰۔ حدیث ۱۰۲)

محمد بن احمد اس روایت کا سلسلہ بیان کرتے ہوئے حضرت امام حسین علیہ السلام تک پہنچانے کے بعد کہتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے والد بزرگوار حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا دو چیزوں نے لوگوں کو گمراہ کیا اور ہلاکت میں ڈالا۔

۱- فقر واحتیاج کے خوف نے۔

۲- دنیوی فخر اور برتری کی طلب نے۔

## ۵۵ - دو آدمیوں نے میری کمر توڑ دی

حدثنا احمد بن ابی عبداللہ البرقی عن ابیہ باسنادہ یرفعہ الی امیر المؤمنین علیہ السلام انہ قال' قطع ظہری رجلان من الدنیا' رجلٌ علیمُ اللّسان فاسق' ورجلٌ جاھلُ القلبِ ناسِک- ھذا یَصُدّ بلسانہ عن فسقہ' وھذا بنسکہ عن جھلہ-

فاتقو الفاسق من العلماء' والجاھل من المتعبدین- اولٓئک فتنتُہ کلّ مفتونٍ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول یا علی ھلاک امتی علی یَدَیّ (کل) منافقٍ علیمُ اللسان- (الخصال ج۱- ص۸۰- حدیث۱۰۳)

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ دنیا سے تعلق رکھنے والے دو آدمیوں نے میری کمر توڑ دی۔

ایک زبان دراز خطیب اور عالم نما فاسق نے۔ دوسرے دل سے جاہل مگر ریاکار عبادت گزار نے۔ عالم نما بدکردار خطیب زبان کی طاقت



سے اپنے برے اعمال پر پردہ ڈالتا ہے اور نادان عابد اپنی عبادت کے لبادہ سے اپنی جہالت کی پردہ پوشی کرتا ہے۔

بس بدکردار خطیب اور عبادت گزار جاہل سے دور رہو- یہ دو گروہ ہر فتنہ وفساد کی جڑ ہیں بیشک میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے اے علی میری امت کی ہلاکت وگمراہی عالم نما منافق اور بدکردار خطباء ہیں۔

## ۵۶- بنی آدم کے بڑھاپے میں دو خصلتیں جوان ہوجاتی ہیں

عن قتادۃ' عن انس' عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال' یھرم ابن ادم ویشبّ منہ اثنان' الحرص علی المال' والحرص علی العمر- (الخصال ج۱- ص۸۴- حدیث۱۱۲)

قتادہ نے انس سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدم زاد جس قدر بوڑھا ہوتا جاتا ہے اس کی دو چیزیں جوان ہوتی جاتی ہیں۔

۱- مال ودولت کی لالچ۔

۲- عمردرازی کی آرزو۔

## ۵۷ - آدم زاد دو چیزوں سے راضی نہیں

عن محمود بن لبید' ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ

وسلم قال' شیئان یکرھُھُما ابن ادم' یکرہ الموت والموت راحتہ المؤمن من الفتنتہ' ویکرہ قلتہ المال' وقِلّتہ المال اقلّ للحساب۔ (الخصال ج ا۔ ص ۸۴۔ حدیث ۱۱۵)

محمود بن لبید کہتا ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدم علیہ السلام کے بیٹے دو چیزوں سے نفرت کرتے ہیں۔

ایک تو وہ موت سے نفرت کرتے ہیں باوجود اس کے کہ موت مومن کو پریشانیوں اور آزمائشوں سے نجات دلاتی ہے۔ دوسرے انسان کو مال ودولت کی کمی سے نفرت ہوتی ہے حالانکہ جس قدر مال کم ہوگا اتنا ہی حساب وکتاب بھی کم ہوگا۔

## ۵۸ ۔ دو صفات کے دو اثرات ظاہر ہوتے ہیں

عن عبد اللہ بن الحسن بن الحسن عن امہ فاطمتہ بنت الحسین عن ابیھا علیھم السلام قال' قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم' الرغبتہُ فی الدنیا تکثّرُ الھمَّ والحزن' والزھد فی الدنیا یریح القلب والبدن۔ (الخصال ج ا۔ ص ۸۴۔ حدیث ۱۱۴)

عبداللہ ابن حسن نے حضرت حسن سے اور انہوں نے اپنی والدہ فاطمہ دختر امام حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار



سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ دنیا سے رغبت اور محبت کرنے سے فکر وغم میں اضافہ ہوتا ہے۔

۲۔ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے کے نتیجے میں جسم وجان کو آرام وسکون ملتا ہے۔

## ۵۹ ۔ کسی مسلمان میں دو صفتیں جمع نہیں ہوسکتیں

عن ابی سعید الخدریؓ قال' قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم خصلتان لا تجتمعان فی مسلم' البخلُ وسوءُ الخلق۔ (الخصال ج ا۔ ص ۸۶۔ حدیث ۱۱۷)

ابوسعید خدری کہتے ہیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان میں دو صفتیں کبھی یکجا نہیں ہوسکتیں۔

۱۔ کنجوسی

۲۔ اوربداخلاقی

## ۶۰ ۔مؤمن کے دل میں دو صفتیں اکٹھی نہیں ہوسکتیں

عن ابی ھُرَیْرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال' لایجتمع الشحّ والایمان فی قلب عبد ابدا ۔ (الخصال ج ا۔ ص ۸۶۔ حدیث ۱۱۸)

ابوہریرہ راوی ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لالچ اور ایمان کسی مومن کے دل میں ہرگز جمع نہیں ہوسکتے۔

## ۶۱۔ رسول خداؐ نے کبھی دو نمازیں ترک نہیں کیں

**عن عبدالرحمان ابن الاسود عن ابیہ وعن عائشۃ قالت صلاتان لم یترکھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سراً وعلانیۃً رکعتین بعد العصر ورکعتین قبل الفجر۔ (الخصال ج ا۔ ص ۸۰۔ حدیث ۱۰۵)**

عبدالرحمان بن اسود اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو نمازوں کو کبھی ترک نہیں کیا خواہ لوگوں کے ساتھ انجام دے رہے ہوں یا انفرادی طور پر..... دو رکعت تو نماز عصر کے بعد اور دو رکعت نماز صبح سے پہلے۔

## ۶۲۔ حجت خدا ظاہر ہونے پر دو گروہ دوبارہ زندہ ہوں گے

**قال الصدوق انما یرجع الی الدنیا عند قیام القائم (عج) من محض الایمان محضاً۔ ومحض الکفر محضاً۔ فاما ماسوی ھذین فلا رجوع لھم الی یوم المآب۔ (اوائل**



**المقامات ص ۱۸۸۔ طبع تبریز)**

جناب شیخ صدوق علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔ حضرت قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے ظہور کے بعد دو گروہ دنیا میں پلٹ کر دوبارہ زندگی پائیں گے۔

۱۔ وہ گروہ جو حقیقی مومن ہے۔

۲۔ وہ گروہ جو واقعی کفار کے زمرے میں شامل ہوں۔

ان دو گروہوں کے علاوہ قیامت تک دوبارہ کوئی زندہ نہیں ہوگا۔

## ۶۳۔ امت اسلامیہ کی اکثریت دو چیزوں سے جہنمی اور دو چیزوں سے بہشتی بنتی ہے

**عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال ان اول مایدخل بہ النار من امتی الا جوفان۔ قالوا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وما الا جوفان قال الفرج والفم واکثر مایدخل بہ الجنۃ تقوی اللہ وحسن الخلق۔ (الخصال ج ا۔ ص ۸۸۔ حدیث ۱۲۶)**

ابوہریرہ کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگوں کو جہنم میں داخل کرنے کے اسباب دو کھوکھلی چیزیں ہوسکتی ہیں حاضرین نے عرض کیا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم وہ دو کھوکھلی چیزوں سے مراد کیا ہیں؟ فرمایا۔

۱۔ شرم گاہ

۲۔ اور منہ ہے۔

اور بہشت میں کثیر تعداد میں داخل ہونے کے اسباب میں سے ایک اللہ کے لئے تقویٰ اختیار کرنا اور دوسرا اچھے اخلاق ہے۔

## ۶۴ - نماز عشاء کے بعد دو افراد کے سوا کوئی بیدار نہ رہے

**عن خثیمۃ عن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال لاسمر بعد العشاء الاخرۃ الا لاحد رجلین مصلٍ او مسافرٍ - (الخصال ج ا - ص ۸۸ - حدیث ۱۲۵)**

خثیمہ نے یہ حدیث عبداللہ سے نقل کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قصہ کہانی سنانے سننے (ڈرامے..... کشتی کھیل کی فلم دیکھتے ہوئے) عشاء کا وقت گزرنے کے بعد بھی بیدار رہنا کسی کے لئے سزاوار نہیں سوائے دو آدمی کے ایک نماز گزار دوسرا مسافر۔

## ۶۵ - پیغمبر نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو دو دو صفتیں ارث میں بخشیں

**عن شیخ من الانصار یرفعہ الی زینب بنت ابن ابی رافع عن امہا قالت قالت فاطمۃ علیہا السّلام یا رسول اللہ**



**صلی اللہ علیہ والہ وسلم هذان ابناک فانحلهما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اماالحسن فنحلتہ هیبتی وسوددی واماالحسین فنحلتہ سخائی وشجاعتی - (الخصال ج ا - ص ۸۸ - حدیث ۱۲۳)**

انصار کے شیخ نے یہ روایت زینب دختر ابی رافع سے اور انہوں نے اپنی والدہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ کہتی ہیں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں ان کو ورثہ میں کچھ بخشیں۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن کو میں نے اپنی ہیبت اور (سیادت) بزرگواری اور حسین کو اپنی سخاوت اور شجاعت بخش دی ہے۔

## ۶۶ - خدا کی طرف سے دو قسم کی حجتیں

**وصیتہُ الامام الکاظم علیہ السلام الامین لهشام ابن الحکم قال یاهشام ان اللہ علی الناس حجّتین حجّتہ ظاهرة وحجتہ باطنتہ فامّا الظاهرة فالرُسُل والانبیاء والائمۃ واما الباطنتہ فالعقول - (تحف العقول - ص ۳۵۰)**

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہشام ابن حکم کو وصیت فرمائی۔ اے ہشام لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے دو حجت (رہنما) ہیں ایک ظاہری حجت اور دوسری باطنی حجت ہے۔ حجت ظاہری تو تمام رسول انبیاء اور آئمہ علیہم السلام ہیں اور باطنی حجت عقل ہے۔

## ٦٧ ۔ اعلیٰ ترین صفات دو ہیں

**کتب امام الھادی ابی محمد الحسن علی علیھما السلام الی اسحاق بن اسماعیل النیشاھوری' قال علیہ السلام خصلتان لیس فوقھما شئ الایمان باللہ' ونفع الاخوان**

تحف العقول۔ ص ٥٨٣۔ حدیث٢٦)

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے اسماعیل کے بیٹے اسحاق نیشاپوری کے نام تحریر فرمایا دو صفات کے مافوق اور کوئی بہتر صفات نہیں ایک خداوندعالم پر ایمان لانا دوسرے برادران دینی کو فائدہ پہنچانا۔

## ٦٨ ۔ مؤمن ہمیشہ دو خوف کے درمیان ہوتا ہے

**قال ابی عبداللہ علیہ السلام' المؤمن بین مخافتین' ذنب قد مضیٰ لایدری ما یصنع اللہ فیہ' و عمر قد بقی لایدری ما یکتسب فیہ من المھالک' فھو لا یصبح الا خائفاً' ولا یمسی الا خائفاً' ولا یصلحہ الا الخوف۔**



(تحف العقول۔ ص ٣٤٠۔ حدیث ١٦٢)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مومن ہمیشہ دو خوف کے درمیان زندگی گزارتا ہے ایک طرف گزشتہ تمام گناہ نظر آتے ہیں جن کے متعلق اس کو علم نہیں خدا اس سے کیا معاملہ کرے گا! دوسرے باقی ماندہ عمر کے بارے میں اس کو علم نہیں ہے کہ وہ کن ہلاکتوں اور گناہوں میں پڑ جائے گا۔ پس مومن صبح نہیں اٹھتا مگر ڈر کی حالت میں اور شام نہیں سوتا مگر خوف کے ساتھ (چونکہ حقیقت میں) اصلاح زندگی خوف کے ساتھ ہوسکتی ہے (اگر خوف باقی نہ رہا تو لاپرواہی سے انسان ہر جرم اور گناہ میں ملوث ہوجائے)

## ٦٩ ۔ دو عمل سے اصحاب امام زمانہؑ میں شمار ہوتا ہے

**عن الصادق علیہ السلام انہ قال' من سرہ ان یکون من اصحاب القائم فلینتظر والعمل بالورع' ومحاسن الاخلاق وھو منتظر' فان مات وقام القائم علیہ السلام بعدہ کان لہ من الاجر مثل اجر من ادرکہ۔** (بحارالانوار)

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی حضرت قائم آل محمد عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے اصحاب میں شامل ہونے کا خواہشمند ہے تو (دو عمل انجام دے)

۱- ظہور کا انتظار کرے اور تقویٰ کے ساتھ عمل صالح بجا لائے۔

۲- اور اچھے اخلاق سے اپنے آپ کو مزین کرے۔

اس صورت میں وہ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے منتظرین میں شمار ہوگا۔ اسی حالت میں اگر مرگیا اور حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کا ظہور اس کے بعد واقع ہوا تو اس صورت میں وہی ثواب اس کو ملے گا جو آپ کی خدمت میں حاضر ہونے سے تھا۔

## ۷۰ دو چیزیں حاصل کرنا فرض ہے

قال الصادق علیہ السلام خصلتان فریضتان علی کلِّ ذی ایمانٍ- طلب العلم وطلب الکسب- طلب العلمِ لِصلاحِ دینہ- وطلب الکسب لصلاح دنیاہُ- فمن طلب العلم ولم یطلبَالکسبَ جاءَ یومَ القیامۃِ مُفلساً- (اثنا عشریہ - ص۵۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر اہل ایمان میں دو خصوصیتوں کا ہونا ضروری ہے۔

۱- علم حاصل کرنا۔

۲- کسب معاش۔

علم حاصل کرنا اس لئے ضروری ہے کہ اس سے طالب علم کے دینی



امور کی اصلاح ہوتی ہے اور کسب حلال اس لئے واجب ہے کہ اس سے دنیوی امور میں نکھار پیدا ہوتا ہے پس اگر کوئی انسان علم حاصل کرلے مگر کسب حلال سے اپنی معیشت درست نہ کرے تو قیامت کے دن مفلس محشور ہوگا۔

## ۷۱ - دو چیزیں انسان کو گناہوں سے محفوظ رکھتی ہیں اور حساب کتاب میں آسانی پیدا کرتی ہیں

وقال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان صلۃ الرَّحِمِ والبرّ لَیُھوّنانِ الحسابَ ویَعْصمانِ مِنَ الذنوبِ فصلوا ارحامکم وبَرّوا اِخوانکم ولو بحُسْنِ السّلامِ وردِّ الجوابِ- (تحف العقول- ص۴۳۹)

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا صلہ رحمی کرنا اور برادران دینی کے ساتھ نیکی کرنا حساب کو آسان کردے گا اور گناہوں سے محفوظ رکھے گا۔ پس تم اپنے رشتہ داروں سے تعلقات برقرار رکھو اور دوستوں سے نیکی کرو اگرچہ خندہ پیشانی سے سلام اور جواب سلام ہو۔

## ۷۲ - جس کی دو لڑکیاں ہوں جنت میں میرے ساتھ ہوگا

عن انس قالَ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایُّمَا رجلٍ عالَ جاریتَینِ حتی تُدرِکا دخلتُ انا و ھُوَ

الجنتہِ کھاتین' واشار بالسَّبَّابَتہِ والوُسطیٰ - (جامع الاخبار- وعدۃ الداعی)

انس راوی ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کی دو لڑکیاں ہوں اور دونوں بحد بلوغ اور شادی کے قابل ہوگئی ہوں تو میں اور ان لڑکیوں کا باپ جنت میں اس طرح ساتھ ہوں گے جس طرح (اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی ایک ساتھ ہوتی ہے۔

## ۷۳ ۔ دو صفات کا مالک عرش الٰہی کے زیر سایہ ہوگا

عن الصادق علیہ السلام- بینا موسی بن عمران یناجی ربّہُ عزّوجلّ اذرَاٰی رجلاً تحت ظِلّ عرش اللہ عزوجل' فقال یارب من ھذا الذی قد اظلّہ عرشک؟ فقال ھذا کان باراً بوالدیہ' ولم یمشِ بالنّمیمتہِ- (بحار الانوار ج ۷۴- ص ۶۵- امالی الصدوق ص ۱۰۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب جناب موسیٰ بن عمران علیہ السلام اپنے پروردگار کے ساتھ راز و نیاز میں مشغول تھے تو ایسے میں عرش الٰہی کے نیچے ایک آدمی دیکھا گیا جس کے سر پر عرش سایہ فگن ہے۔



عرض کیا اے پروردگار یہ آدمی کون ہے جس کے سر پر عرش کا سایہ ہے؟ خطاب فرمایا یہ شخص (دو اچھے صفات رکھتا ہے) اپنے ماں باپ سے نیکی کرتا ہے اور چغلخور کے لئے راستہ نہیں چلتا۔

## ۷۴ ۔ شیعیان علی علیہ السلام کی دو صفات

قال امیرُ المؤمنین علیہ السلام اختبروا شیعتی بخصلتین فانکانتا فیھم فھمْ شیعتی- محافظتھم علی اوقاتِ الصلوٰۃِ ومواساتھم مع اِخوانِھمُ المؤمنینَ بِالمالِ- فان لم یکونا اُعْزُبْ ثم اَعْزُبْ- (اثنا عشری ص ۶۰)

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میرے شیعوں میں دو صفات تلاش کرو ان میں دو علامتیں پاؤ تو وہی میرے شیعہ ہیں-

۱- پابندی وقت سے نمازیں بجالائیں-

۲- اپنے برادران ایمانی کے ساتھ مالی تعاون کرے-

اگر ان میں یہ علامتیں موجود نہیں تو ان سے دور ہوجاؤ اور مزید دور ہوجاؤ-

## ۷۵ ۔ ہر مؤمن کے دل میں دو نور ہیں

قال ابو عبداللہ علیہ السلام' مامن مؤمنٍ الا وفی قلبہ نوران' نور خیفتہٍ ونور رجاءٍ' لو وُزِنَ ھذا لم یَزِد علی

هذا ولووزن هذا لم یزد علی هذا- (تحف العقول ص۴۳۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر مومن کے دل میں دو نور ہیں (ایک) نور خوف (دوسرا) نور امید- اگر خوف کو امید سے وزن کرو تو کم ہوگا نہ زیادہ بلکہ ایک دوسرے کے مساوی ہوگا-

## ۷۶ - ماں باپ دونوں سے نیکی کرنا شیعہ کی صفات میں سے ہے

عن ابی الصباحؒ عن جابر قالؒ سمعت رجلاً یّقُول لابی عبداللہ علیہ السلامؒ ان لی ابَوَیْنِ مخالفَیْنْ؟ فقال برّھما کما تَبرّ المسلمَیْنْ ممن یتولانا - (بحار الانوار ج۴- ص۸۲- کافی ج۲- ص۱۶۲)-

جابر کہتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا- میرے ماں اور باپ دونوں اہل خلاف ہیں- (یعنی شیعہ نہیں جو کہ احترام کروں میرے لئے کیا حکم ہے؟) فرمایا تم اس طرح ان کے ساتھ نیکی کرو جس طرح ہماری ولایت کو ماننے والے دو مسلمان آدمی سے نیکی کرتے ہو-

ASSOCIATION KHOJA
SHIA ITHNA ASHERI
JAMATE
MAYOTTE

## ۷۷ - برادر دینی کو خط لکھنا اور ملنا

عدۃ من اصحابنا عن احمد بن محمدؒ وسھل بن زیادؒ



جمیعا عن ابن محبوب عن من ذکرہ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال التّواصُلَ بین الاخوان فی الحضرؒ التزاوُرُ فی السّفر التکاتب- (اصول کافی ج۴- ص۴۹۵- حدیث۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وطن میں دینی بھائیوں سے تعلقات برقرار رکھو اور ایک دوسرے سے ملنے جاؤ اور خط لکھو جب وہ دیار غیر میں ہو-

## ۷۸ دو آدمیوں کی قیافہ شناسی ضروری ہے

روایتہٌ نقلھا المحدّث القمی رحمتہ اللہ علیہ فی کتاب سفینتہ البحار فی مادۃِ صَلَعَ عن مَوْلانا امیرالمؤمنین علیہ السلام انہ قال لاتَجِدُ فی اربعینَ کوسِجٍ رجلاً صالحاً- ولا تَجِدُ فی اربعین اَصْلَعٍ رجلٌ سُوءٍ- (کتاب المنیتہ محمد رضا طبسی النجفی ص۶۳)

جناب محدث قمی رحمتہ اللہ علیہ نے کتاب سفینہ بحار میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کلمہ "صلع" (سر کے بال اڑ جانے) کے ضمن میں ایک روایت نقل کی ہے جس میں آپ نے ارشاد فرمایا-

۱- چالیس افراد میں سے جن کی قدرتی طور پر داڑھی نہ ہو یا کم ہو ایک شخص کو بھی شائستہ وصالح نہیں پاؤ گے-

۲۔ چالیس افراد میں سے جن کے سر کے بال گر گئے ہوں یا کم ہوں ایک فرد کو بھی برا نہیں پاؤ گے۔

ان امیر المومنین علیہ السلام قالؑ اذا ارادَ اللہ بعبدٍ خیراً رماہُ بالصلع فتحاتُ الشّعَرُ عن رّاْسِہٖ وھا انا ذا ۔ (عِلَل الشّرائع ص۱۵۹)

اس روایت کا سلسلہ حضرت علی علیہ السلام سے ملتا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنے کسی بندے کو خیر پہنچایا جائے (یا خوش قسمت بنایا جائے) تو اس کے سر کے بال گر جاتے ہیں اور وہ گنجا لگنے لگتا ہے۔ (حضرت امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے ہیں) اور میرے سر کے بال اڑنے کی وجہ بھی یہی ہے۔

مادہ "صَلَعَ" (سر کے بال اڑجانے) کے بارے میں ایک اور حدیث تین خصلتوں کے باب میں کتاب مذکور کے حوالے سے نقل ہوگی۔ (مترجم)

## ۷۹ ۔ عاق والدین کے کم ترین درجے دو ہیں

محمد بن یحیی عن احمد بن محمد بن عیسی عن محمد بن سنان عن حدید بن حکیم عن ابی عبداللہ علیہ السلام قالؑ اَدْنَی العُقُوقِ اُفٍّ ولو علم اللہ عزّوجّل شیئاً اَھْوَنُ منہ نھی عنہ وھو من ادنَی العُقُوق۔ ومن العقوق ان



یّنظر الرّجلُ الی والدَیْہ فیحُدُّ النّظرَ الیھما ۔ (الکافی ج۲۔ ص۳۲۸۔ بحارالانوار ۷۴۔ ص۸۳)

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "اف" کا لفظ (باپ سے ناراضگی کی حالت میں بیٹے کے منہ سے نکلنے والے) کمترین درجے کا عاق ہے اگر خداوند عزوجل کی نظر میں لفظ "اف" سے ناچیز کلمہ موجود ہوتا تو اس کو استعمال کرتے ہوئے روک لیتا۔

دوسرا عقوق (نافرمانیوں میں) میں سے ایک یہ ہے کہ بیٹا اپنے ماں باپ کی طرف تیزی سے گھور کر دیکھے۔

## ۸۰ ۔ دو عمل کے نتیجے میں دو چیزیں اسی دنیا میں ظاہر ہوتی ہیں

عن الصادق علیہ السلام قالؑ من احبَّ ان یُخفّف اللہُ عزوجل عنہ سکرات الموتِ فلْیکُنْ لِقرابَتِہٖ وصُولاً وبِوالدَیْہ بارّاً۔ فاذا کان کذالک ھوّن اللہ علیہ سکراتُ الموتُ ولم یُصِبْہُ فی حیٰوتِہٖ فقراً ابداً۔ (سفینۃُ البحار مادہ موت۔ ص۵۵۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی موت کی سختی آسان ہونے کا خواہشمند ہو (تو وہ دو عمل انجام دے)

۱۔ اپنے رشتہ داروں سے اچھے تعلقات برقرار رکھے۔

۲۔ اور ماں باپ کے حق میں نیکی کرے۔

جب وہ یہ دو عمل انجام دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جان کنی کو آسان کرتا ہے اور نہ اس کی زندگی میں کبھی فقرو ناداری واقع ہوتی ہے۔

## ۸۱ ۔حضرت زہراؑ کے دو مخصوص اوصاف

سُئل بُزُلُ الهَرَوِيّ الحسن بن رُوْح (رحمته الله) فقال کم بنات رسول الله فقال اربع، فقال ایّتهنّ افضلُ؟ فقال فاطمةُ، قال ولِمَ صارَتْ افضل؟ و کانت اصغرُهنّ سِنّاً واَقلّهنّ صُحبته لرسولِ اللهِ صلیّ الله علیه واله وسلم، قال لخصلتَیْن خصّها الله لهما، انّها وَرّثت رسول الله، ونَسْل رسول الله منها، ولم یخصّها بذالک الا بفضلِ اخلاصٍ عرفه من نیتها۔ (بحار جلد۴۳۔ ص۳۷)

بزل الهروی نے جناب حسین بن روح (نائب خاص حضرت صاحب الزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ) سے سوال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتنی بیٹیاں تھیں؟ فرمایا چار۔ عرض کیا ان میں کون افضل تھیں؟ فرمایا حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا۔ بزل الهروی سے عرض کیا وہ کیسے افضل ہو سکتیں ہیں جبکہ عمر کے لحاظ سے سب سے کمسن اور باقی



صاحبزادیوں کی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے بہت کم شرف حاصل کر سکیں؟ حسین بن روح رحمتہ اللہ نے جواباً فرمایا افضلیت کی دو وجوہات ہیں اور یہ دونوں انہیں کی خصوصیات میں شمار ہوتی ہیں۔ پہلا یہ کہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (خلق عظیم کا واحد) وارث ہیں (جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ **انک لعلی خلق عظیم**) دوسرا نسل رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلسلہ بطن فاطمہ زہرا سلام اللہ سے ہوا کیونکہ خداوند عالم ان کی نیت کردار اور اخلاص سے واقف تھا اس لئے سیدہ کونین کو اپنے خصوصی فضل و رحمت سے نوازا۔

ناظرین محترم !

یہاں تک دو خصلتوں کی احادیث اختتام پذیر ہو گئیں



ناظرین محترم !

آگے تین خصلتوں کی احادیث شروع ہوتی ہیں

## ۸۲ - علماء قرآن کی تین قسم ہیں

عن ہشام بن سالم، عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال، القرّاءَ ثلاثۃٌ، قاریٌ قرأَ القرانَ لیستدِرَّ بہ الملوکَ ویستطیلَ بہ علی الناسِ فذالک من اھلِ النارِ، وقاریٌ قرأ القرانَ فحفظ حروفَہٗ، وضیّع حدودَہٗ فذالک من اھل النارِ، وقاریٌ قرأ القرانَ، فاستتر بہ تحتَ بُرنسِہٖ، فھو یعملُ بمحکمِہٖ، ویؤمنُ بمتشابھہٖ، ویقیم فرائضَہٗ، ویحلّ حلالَہٗ ویحرم حرامَہٗ، فھذا ممن ینقذہُ من مُضلّاتِ الفتنِ وھو من اھلِ الجنۃِ، ویشفّع فیمن شاءَ - (الخصال ج ۱- ص ۱۴۰- حدیث ۱۶۵)

ہشام ابن سالم کہتے ہیں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا قراء (یعنی قرآن سمجھے والے علماء) کی تین قسمیں ہیں۔

۱- ان میں سے ایک اس لئے قرآن پڑھتا ہے (اور تفسیر بالرائے کرتا ہے) تاکہ بادشاہ اور حکمرانوں کے دربار میں رسائی حاصل کرکے لوگوں پر فخر کرے، ایسا شخص اہل جہنم میں سے ہے۔

۲- قرآن پڑھتا ہے اور اس کے الفاظ اور حروف کو حفظ کرتا ہے لیکن اس کے متعین حدود اور احکام پر عمل نہیں کرتا یہ بھی آتش جہنم کا مستحق ہے۔



۳- جو قرآن پڑھتا ہے اسے اپنے مغز اور ذہن میں جگہ دیتا ہے۔ آیات محکمات (واضح آیات) پر عمل کرتا ہے اور اس کے متشابہات (یعنی مشکل مطالب والی آیات) پر ایمان رکھتا ہے۔ واجبات قرآن انجام دیتا ہے۔ حلال قرآن کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتا ہے یہ قاری ان لوگوں میں سے ہے جسے خداوند کریم گمراہ کرنے والے فتنوں سے نجات دیتا ہے۔ اور یہ شخص اہل بہشت میں سے ہے۔ وہ جس کے لئے چاہے گا، شفاعت کرے گا۔

اس سے پہلے کی حدیث (۱۶۴) میں یہ عبارت اضافہ ہے فواللہ ھولاءَ قراءَ القرانِ اعزّ من الکبریتِ الاحمرِ - "خدا کی قسم ایسے قرآن پڑھنے والے (علماء وفقہاء) پگھلے ہوئے سونے (یا کیمیا) سے قیمتی اور کمیاب ہیں"۔

## ۸۳ - مولی کے تین فوائد

عن حنان بن سدیر قال، کنت مع ابی عبداللہ علیہ السلام علی المائدۃِ، فناولنی فجلۃً، وقال لی، یاحنانَ کلِ الفجلِ فان فیہ ثلاثَ خصالٍ، ورقہَ یطرُدَ الریاحَ، ولبّہ یسرّ بل البولَ، واصولہَ تقطعُ البلغمَ - (الخصال ج ۱- ص ۱۶۲-

## ۸۴ ۔ دو صورت میں باپ کے حقوق بیٹے سے ادا ہوسکتے ہیں

عن حنّان بن سُدَیر عن ابیه قال: قلت لابی جعفر علیه السلام: هَلْ یَجْزِی الولدُ والِدَهُ؟ فقال لیس له جزاءٌ اِلا فی خصلتَیْنِ یکونُ الوالِدُ مملوکاً فیشتریه ابنُهُ فیعتقهُ۔ اَوْ یکون علیه دینٌ فیقضیه عنهُ۔ (الکافی ج۲۔ ص۱۶۳۔ بحار الانوار ج۷۴۔ ص۶۶)

حنان بن سدیر کہتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا بیٹا باپ کے حقوق ادا کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں دو صورت میں ادا کرسکتا ہے۔

۱۔ اگر باپ کسی کا مملوک (ملکیت میں) غلام ہو اور بیٹا اس کے آقا سے خرید کر اسے آزاد کرادے۔

۲۔ باپ کسی کا مقروض ہو اور بیٹا اس کا قرضہ ادا کردے۔

## ۸۵ ۔ والدین سے نیکی کرنے والے کو اسی دنیا میں دو صلے ملیں گے

قال الصادق علیه السلام: من احب ان یُخَفِّفَ اللهُ عن سکراتِ الموتِ فلیکنْ فی قرابته وَصُولاً وبوالدَیه بارّاً فاذا کان کذالِکَ هَوَّنَ اللهُ علیهِ سکراتَ الموتِ ولم یُصِبْهُ حیوته فقراً ابداً۔ (بحار الانوار ج۷۱۔ ص۸۱)



حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔

۱۔ اگر کوئی موت کی سختی آسان ہونے کا خواہشمند ہے تو قریبی رشتہ دار سے نیکی کرے۔

۲۔ اور اپنے ماں باپ سے نیکی کرے۔

جب ان (دو عمل) کو انجام دے تو جان کنی کی سختی اس پر آسان ہوگی اور جب تک وہ اس دنیا میں زندہ رہتا ہے فقیر اور نادار نہیں ہوگا۔

حدیث۱۶۸)

حنان ابن سدیر کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھا تھا امام علیہ السلام نے مجھے ایک مولی دی اور فرمایا اے حنان اس مولی کو کھاؤ کہ اس میں تین فائدے ہیں۔

۱۔ اس کے پتے ریاح کو ختم کرتے ہیں۔

۲۔ اس کا مغز پیشاب میں روانی پیدا کرتا ہے۔

۳۔ اس کی جڑ بلغم کو کاٹتی ہے۔

## ۸۶ ۔تین مساجد کے علاوہ سامان سفرباندھنا جائز نہیں

**حدثنا ابی ؒ ومحمد بن علی ماجیلویہ رضی اللہ عنہما قال حدثنا محمد بن یحیی العطار قال حدثنا محمد بن احمد بن یحیی بن عمران الاشعری عن بعض اصحابنا عن الحسن بن علی وابی الصخر جمیعاً یرفعانہ الی امیر المؤمنین علیہ السلام انہ قال لاتشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد مسجد الحرام ومسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ومسجد الکوفۃ - (الخصال ج۱- ص۱۶۱- حدیث۱۶۶)**

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے ہیں تین مساجد کے سوا سامان



سفرباندھ کر روانہ ہونا جائز نہیں۔

۱۔ مسجد الحرام (مکہ معظمہ میں)

۲۔ مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مدینہ منورہ میں)

۳۔ مسجد کوفہ (عراق میں)

## ۸۷ ۔ ہماری قبور کے سوا کسی قبر کی زیارت کیلئے سامان سفرباندھنا جائز نہیں

**عن یاسر الخادم قال قال علی بن موسی الرضا علیہ السلام لاتشد الرحال الی شیء من القبور الا الی قبورنا وانی لمقتول بالسم ظلماً ومدفون فی موضع غربتہ فمن شد رحلہ الی زیارتی استجیب دعاؤہ وغفرلہ ذنبہ۔**

**(الخصال ج۱- ص۱۶۱- حدیث۱۶۷)**

حضرت امام رضا علیہ السلام کے خادم یاسر کہتے ہیں کہ حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ قبور کی زیارت کے لئے ساز وسامان اور زادراہ لے کر سفر پر جانا نہیں جانا چاہئے مگر ہم آل محمد علیہم السلام کی قبور کی زیارت کے لئے مکمل تیاری کے ساتھ جانا جائز ہے۔

اور بیشک مجھے ظلم وستم کے ساتھ زہر کھلاکر شہید کیا جائے گا اور وطن سے دور سپرد خاک کیا جائے گا اور جو کوئی میری زیارت کے قصد سے

مکمل سفر کی تیاری کر کے روانہ ہو جائے تو اس کی دعا قبول ہوگی اور اس کے گناہوں کو بخشا جائے گا۔

## ۸۸ ۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بہشت میں تین جگہ تین گھر دینے کی ضمانت دی ہے

عن جبلۃ الافریقی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال انا زعیمٌ ببیتٍ فی رَبَضِ الجنۃ وبیتٌ فی وسطِ الجنۃ وبیتٌ فی اعلیٰ الجنۃ۔ لمن ترکَ المراءَ وان کانَ محقاً ولمن ترک الکذبَ وان کان هازلاً ولمن حَسُنَ خُلقہُ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۴۲۔ حدیث۱۷۰)

جبلہ افریقی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا میں تین اشخاص کو جنت میں تین گھر دینے کی ضمانت دیتا ہوں ایک بہشت کے کونے پر دوسرا بہشت کے بیچ میں اور تیسرا بہشت کے بلند ترین مقام پر ہوگا۔

۱۔ جو شخص لڑنے جھگڑنے کی عادت کو ترک کر دے اگرچہ حق اس کے ساتھ کیوں نہ ہو۔

۲۔ جو شخص ہر قسم کے جھوٹ کو ترک کرے اگرچہ مذاقاً ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ جو کوئی اپنے اخلاق کو بہتر بنائے اس کو بہشت کے بلند ترین مقام میں



جگہ دی جائے گی۔

## ۸۹ ۔ جس میں تین اوصاف نہیں اسکا خدا اور رسولؐ سے تعلق نہیں

عن جعفر بن محمد عن ابیہ ان اباءہ عن علی ابی طالب علیہ السلام عن النبیّ صلی اللہ علیہ والہ وسلّم قال ثلاثٌ من لم تکن فیہ فلیس منّی ولا من اللہ عزّوجلّ قیل یارسول اللہ وما هنّ؟ قال حلم یردُّ بہ جهلَ الجاهلِ وحسنَ الخلقِ یعیشُ بہ فی الناسِ وورعٌ یحجزہُ عن معاصِ اللہِ۔ (تحف العقول ص۱۴۳)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباؤاجداد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تین اوصاف نہیں رکھتا ہے خداوندعالم سے اور نہ میرے ساتھ اس کا کسی قسم کا تعلق باقی نہیں رہے گا کسی نے عرض وہ چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا۔

۱۔ جس میں بردباری کا اتنا مادہ نہ ہو جس سے انجان افراد کے جاہلانہ گفتار و کردار سے درگزر کرے۔

۲۔ جس میں اس قدر خوش اخلاقی نہ ہو کہ لوگوں کے درمیان اجتماعی طور

پر خوش اسلوبی سے زندگی گزار سکے۔

۳۔ اور جس میں پرہیزگاری کی اتنی طاقت نہ ہو جس سے خدائے عزوجل کی نافرمانی اور گناہوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکے۔

## ۹۰ - خدا کی خوشنودی کیلئے تین چیزوں کا احترام کریں

**عن ابی سعیدَ الخُدریؓ قالؒ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اِنَّ لِلّٰہِ حُرُمٰاتٌ ثَلٰثٌ من حَفِظَهنَّ حفظَ اللہ امرَ دِینِہ ودُنیاہَ ومَنْ ولم یحفظهنّ لم یحفَظَ اللّٰہُ شیئاً۔ حرمتہَ الاسلامِ وحُرمَتیِ وحُرمتہُ عِتْرَتی - (الخصال ج۱- ص۱۶۴- حدیث۱۷۳)**

ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بتحقیق خدا کے نزدیک تین چیزیں محترم ہیں۔ جو شخص ان امور کا پاس رکھے خدا دین ودنیا میں اس کے امور کی حفاظت کرتا ہے اور جو ان امور کا احترام نہ کرے خدا بھی اس کی حفاظت نہیں کرے گا۔

۱۔ دین اسلام کی حرمت کا خیال

۲۔ میری حرمت کا خیال

۳۔ میری عترت کی حرمت کا خیال



## ۹۱ - تین خصلتیں ایمان کا آخری درجہ ہیں

**عن ابی جعفر علیہ السلام قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ذاتَ یومٍ فی بعض اَسفارِہ اِذْلَقِیَہ رَکْبٌ فقالوا السلام علیک یا رسولَ اللہ فالتفتَ الیهم فقال ماانتم؟ قالوا مؤمنونَ - قال فما حقیقةَ ایمانِکم قالوا الرِضا بقضآءِ اللہ والتسلیم لِاَمرِاللہ والتفویضَ اِلیَ اللہ۔**

**فقال علماءُ حکماءُ کادوا انَ یکونوا مِنَ الحِکمتہِ انبیاءَ - فان کنتم صادقینَ فلا تَبنوا مالا تسکنونَ ولا تجمعوا مالا تأکلون واتقوا اللہَ الذی الیہ ترجعونَ - الخصال ج۱- ص۱۶۴- حدیث۱۷۳)**

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سفر کے دوران کچھ سواریوں سے ملاقات کا اتفاق ہوا انہوں نے عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ (جواب سلام کے بعد) ان کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا تم کون ہو اور کیا مصروفیات ہیں؟ عرض کیا ہم ایک مومن گروہ ہیں۔ فرمایا اپنے ایمان کی حقیقت اور حد بیان کرو؟ عرض کیا۔

۱۔ ہم قضائے الٰہی پر راضی ہیں۔

۲۔ حکم الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

۳۔ ہماری زندگی کے تمام امور اللہ تعالیٰ کے سپرد ہیں۔

فرمایا ایمان کا یہ حقیقی درجہ علماء اور حکماء میں پایا جاتا ہے ان کی بصیرت وحکمت انبیاء کے مقام ومرتبہ کے قریب ہے۔

(اس کے بعد مزید ارشاد فرمایا) اگر تم لوگ اپنے قول کے سچے ہو تو ایسا گھر مت بناؤ جس میں تمہارے ہمیشہ ٹھہرنے کا امکان نہیں۔ اس قدر مال ودولت اکٹھا نہ کرو جو تمہارے کھانے کے کام نہیں آئے اور اس خدا کے لئے تقویٰ کو اختیار کرو جس کی طرف تم کو پلٹنا ہے۔

## ۹۲ ۔تین مؤمنین کو کھانا کھلانے کا اجر عظیم

عن ابی عبد اللہ قالَ من اَطْعَمَ ثلاثَۃَ نفرٍ مِنَ المؤمنینَ اَطعَمَہُ اللہُ من ثلاثِ جنّاتٍ ملکوت السّماءِ الفردَوسِ وجنّۃُ عدْنٍ وطُوبیٰ وھی شجرۃٌ مِن جَنّۃِ عدْنٍ غرسَھا ربّنا بِیدِہ۔ (تفسیر الثقلین ج۲۔ ص۵۰۷)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص تین مومنین کو کھانا کھلائے خداوند عالم اس کو تین جنتوں میں کھانا کھلائے گا۔

۱۔ فردوس اعلیٰ میں' یہ وہ جنت اور مملکت الٰہی ہے جو آسمانوں میں موجود ہے۔

۲۔ جنت عدن میں کھانا کھلائے گا۔



۳۔ اور طوبیٰ سے اس کو کھانا کھلائے گا یہ وہ درخت ہے جو بہشت عدن میں ہمارے پروردگار نے اپنے دست قدرت سے لگایا ہے۔

تفسیر مذکور میں لکھا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا۔جعلتُ فداکَ ومَا طوبیٰ؟ قال شجرۃٌ فی الجنّۃِ اصلھا فی دارِ علیٍّ بنِ ابی طالبٍ علیہ السلام ولیس مؤمنٌ الاّ وفی دارِہٖ غصنٌ من اَغصانِھا وذالک قول اللہ عزوجل طوبیٰ لھم وحسنُ ماٰبٍ۔ میں آپ پر فدا ہوجاؤں طوبیٰ کیا چیز ہے؟ فرمایا ایک درخت ہے جو بہشت میں موجود ہے اس کی جڑ علی بن ابی طالب علیہ السلام کے گھر میں ہے جنت میں کسی مومن کا گھر ایسا نہیں جس میں اس درخت کی شاخ نہ ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ان (مومنین) کے لئے طوبیٰ ہے اور ان کا انجام اچھا ہے۔

## ۹۳ ۔تین چیزوں کے سوا سیاہ کپڑے پہننا مکروہ ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یُکْرہُ السّوادَ الا فی ثلاثَۃٍ، العمامۃ، وَالْخُفِّ، وَالْکِساءِ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۲۶۔ حدیث۱۷۹)

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزوں کے سوا سیاہ پوشی مکروہ (ناپسند) ہے۔

۱- عمامہ (پگڑی)

۲- چرمی موزہ- (سلیپر)

۳- عباء

## ۹۴ - زائر بیت اللہ میں تین صفت نہ ہو تو اسکا حج قابل قبول نہیں

عن مُیَسِّرٌ عن ابی جعفر علیہ السلام قال: مایَعْبَأُ بمن یَؤمَ هذ البیتَ اذا لم یکنْ فیہِ ثلاثٌ خصالٍ ورعٌ یَحْجزہُ عن مَعاصِی اللہِ تعالیٰ وحلم یملِکُ بِہِ غَضَبَہُ وحسن الصَحابَۃ لمَن صَحِبَہُ- (الخصال ج۱- ص۱۶۶- حدیث۱۸۰)

میسر کہتا ہے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی اس خانہ خدا (کعبہ معظمہ) کی زیارت کا قصد کرے اگر اس میں تین صفات موجود نہ ہوں تو اس کا حج قابل اعتنا نہیں-

۱- پرہیزگاری اس قدر کہ جن چیزوں کو خدا نے گناہ قرار دیا ہے ان کی آلودگی سے اپنے آپ کو روک سکے-

۲- حلم (بردباری) اس حد تک کہ وہ اپنے غصہ پر قابو پا سکے-

۳- اور اپنے دوست اور سفر کے رفقاء کے ساتھ بہترین سلوک کر سکے-



## ۹۵ - مہمان نوازی تین دن تک کے لئے ہے

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم الضیافۃ اول یوم حق والثانی والثالث وما بعد ذالک صدقت تصدق بھا علیہ ثم قال علیہ السلام لاینزلن احدکم علی اخیہ حتی یوثمہ قیل یارسول اللہ وکیف یوثمہ؟ قال ہتی لایکون عندہ ماینفق علیہ- (الخصال ج۱- ص۱۶۷- حدیث۱۸۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمای اپہلے دن مہمان کی خاطرداری اس کا حق ہے اسی طرح دوسرے اور تیسرے دن بھی لیکن تیسرے دن کے بعد جو کچھ کھلائے وہ صدقہ (خیرات) ہے جو میزبان کی طرف سے مہمان کو دیتا ہے- پھر فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے گھر میں اتنی دیر قیام نہ کرے کہ اس کو گناہگار اور قصوروار ٹھہرانے کی نوبت تک آجائے- کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہ کس طرح قصوروار اور گناہگار سمجھا جائے؟ فرمایا مہمان اتنی دیر قیام کرے کہ میزبان اس کا خرچ برداشت نہ کرسکے اور اس کے پاس

خرچ کے لئے کوئی چیز باقی نہ رہے اور مہمان ناراض ہوجائے۔

## ۹۶ ۔باپ کی تین قسمیں

عن معاویت بن عمار عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال' الاباء ثلاثت' دم ولد سونا' والجان ولد مومنا وکافرا' وابلیس ولد کافرا ولیس فیھم نتاج' انما یبیض ویفرخ' وولدہ ذکور لیس فیھم اناثہ (الخصال ج۱۔ ص۱۲۹۔ حدیث۱۸۲)

معاویہ ابن عمار کہتا ہے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا باپ تین قسم کے ہیں۔

۱۔ آدم:۔ جس سے مومن اولاد پیدا ہوتے ہیں۔

۲۔ جن:۔ سے مومن اور کافر دونوں پیدا ہوتے ہیں۔

۳۔ ابلیس:۔ جس کی اولاد کافر پیدا ہوتی ہے۔

شیطان کے درمیان (انسان جیسا ازدواج کے ذریعہ) نسل بڑھانے



کی صلاحیت نہیں ہوتی یہ انڈے دیتے ہیں اور چوزے نکالتے ہیں شیطان کی اولاد سب نر ہوتے ہیں ان میں مادہ نہیں ہوتا۔

## ۹۷ ۔اللہ تعالیٰ نے تین کو دوسرے تین کے نزدیک قرار دیا

عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال' ان اللہ عزوجل امر بثلاثۃٍ مقرون بھا ثلاثۃُ اُخریٰ' اَمَرَ بالصلٰوۃِ والزکاۃِ فمن صلیّٰ ولم یُزَکِّ لم تقبلْ منہُ صلاتہ' وامر بالشکر لہ وللِوالدیَن' فمن لم یشکُرْ والدَیہِ لم یشکُرِ اللّٰہ' وامر باتقاء اللہ وصلتہ الرحم فمن لم یَصِلْ رَحِمَہُ لم یتقّ اللہَ عزّوجلّ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۷۳۔ حدیث۱۹۶)

حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے تین احکام کا دوسرے تین احکام کے ساتھ بلافاصلہ حکم دیا ہے۔

۱۔ نماز کا ذکر کرتے ہوئے زکوۃ کا حکم دیا پس جو کوئی نماز پڑھی جائے اور زکوۃ نہ دے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

۲۔ خداوندعالم نے اپنا شکر ادا کرنے کا حکم دیا اس کے ساتھ ساتھ والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ پس جو کوئی ماں باپ کا شکریہ ادا نہیں کرتا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا۔

۳۔ اور حکم دیا کہ تقویٰ اختیار کرو اور صلہ رحمی کا فریضہ انجام دینے کا

حکم دیا۔ بس جو کوئی قریبی رشتہ داروں سے نیکی نہ کرے گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے تقویٰ اختیار نہیں کیا ہے۔

## ۹۸ -تمام امور تین قسم پر مشتمل ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، الامورُ ثلاثۃٌ امرٌ تبیّنَ لک رُشدُہٗ فاتّبعہٗ وامرٌ تبیّن لک غیّہٗ فاجتنبہٗ وامرٌ اختُلِفَ فیہِ فردّہٗ الیَ اللّٰہِ عزّوجلّ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۷۱۔ حدیث۱۸۹)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمام امور کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ جس کام میں تمہاری ہدایت ونجات اور کامیابی روشن ہو اس کے انجام تک کوشش کرو۔

۲۔ جس کام میں تمہاری گمراہی صاف نظر آئے۔ اس سے دوری اختیار کرو۔

۳۔ اور جس کام میں اختلاف واقع ہو اور واضح نہ ہو تو اس کو خداوند عزوجل کی جانب لوٹادو۔

## ۹۹ - فرشتوں کے تین گروہ ہیں

قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم، الملآئکۃُ علی



ثلاثۃِ اجزاءٍ فجزءٌ لھم جناحانِ وجزءٌ لھم ثلاثۃُ اجنحۃٍ وجزءٌ لھم اربعۃُ اجنحۃٍ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۷۲۔ حدیث۱۹۱)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فرشتوں کے تین گروہ ہیں۔

۱۔ پہلا گروہ وہ ہے جن کے دو پر ہیں۔

۲۔ دوسرے کے تین پر ہیں۔

۳۔ تیسرے گروہ کے چار پر ہیں۔

## ۱۰۰ -اللہ تعالیٰ تین گروہ کو جنت میں جگہ نہیں دیگا

قال منذر بن یزید قال، حدّثنی ابو ہارون المکفوف قال، قال لی ابوعبداللہ علیہ السلام، یاابا ہارون ان اللہ تبارک وتعالیٰ آلیٰ علی نفسہ انّ لایجاورہٗ خائن قال۔ قلت وما الخائن؟ قال من ادّخرَ عن مؤمنٍ درھمًا، او حبس عنہ شیئاً من امر الدنیا۔ قال اعوذ باللہ من غضب اللہ۔ فقال ان اللہ تبارک وتعالیٰ آلیٰ الیٰ نفسہ ان لا یسکن جنتہ اصنافاً ثلاثۃً رادٌّ علی اللہ عزوجل او رادٌّ علی امامِ ھدًی، او من حبس حق امرءٍ مؤمن

**قالؑ قلت یعطیہ من فضل مایملک؟ قال یعطیہ من نفسہ وروحہ، فان بخل علیہ مسلم بنفسہ فلیس منہ، انما ھو شرکَ الشیطان۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۶۹۔ حدیث۱۸۵)**

منذر بن یزید نے ابوہارون سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ صادق آل محمد علیہ السلام نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے اباہارون بیشک اللہ تعالیٰ اپنے آپ پر لازم سمجھتا ہے کہ کسی دھوکہ باز کو اپنے جوار رحمت میں جگہ نہ دے۔

میں نے عرض کیا دھوکہ باز سے آپ کی مراد کیا ہے؟ فرمایا جو کوئی کسی مومن کی ضرورت میں ایک درہم دینے سے دریغ کرے یا دینوی امور میں سے کوئی کام اس کا روک لے۔

میں نے کہا غضب خدا سے اللہ تعالیٰ سے پناہ لیتا ہوں! پس فرمایا خداوند عالم نے اپنی ذات پر لازم قرار دیا ہے کہ بہشت میں تین قسم کے لوگوں کو جگہ نہ دے گا۔

۱۔ جو کوئی حکم خدا کی مخالفت کرے۔

۲۔ یا راہ حق کی طرف ہدایت کرنے والے رہنما کا حکم مسترد کر دے۔

۳۔ یا کسی مسلمان شخص کا حق روک دے۔

میں نے عرض کیا، کیا برادر مومن کو جو کچھ اپنی ملکیت میں موجود ہو اس میں سے فاضل حصے کو دینا چاہئے؟ فرمایا (ملکیت کے فالتو حصے کی کیا



بات ہے) اپنے جان اور روح اس پر قربان کرنی چاہئے اگر کوئی مسلمان اپنی جان کو مومن کی ضرورت میں استعمال نہ کرے تو وہ گویا مومن کی طینت سے وجود میں نہیں آیا ہے بلکہ شیطان کی شرکت سے پیدا ہوا ہے۔

کتاب **الخصال** کے مصنف جناب بابویہ قمی علیہ الرحمہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ "مومن بھائی کو ضرورت پڑے تو اسے اپنی جان اور روح بھی دے دو) سے مراد یہ ہے کہ اس کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اگرچہ مومن کو اپنی آبرو بھی دینی پڑے تو دریغ نہ کرے۔

## ۱۰۱ ۔ خدا نے مؤمن کو تین خصوصیات عطا فرمائی ہیں

**عن ابی جعفر علیہ السلام قالؑ ان اللہ عزوجل اعطی المؤمن ثلث خصالؑ العزۃ فی الدنیا، والفلح فی الآخرۃ، والمھابۃ فی صدور الظالمین، ثم قرأ ولِلّٰہِ الْعِزَّۃُ ولرسولہ وللمؤمنین، وقرأ قد افلح المؤمنون الی قولہ خالدون۔**

**(الخصال ج۱۔ ص۱۷۰۔ حدیث۱۸۷)**

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا خداوند عزوجل نے مومن کو تین اوصاف سے نوازا ہے۔

۱۔ دینوی زندگی میں عزت۔

۲۔ اخروی زندگانی میں نجات۔

۳- ظلم وستم کرنے والوں کے دلوں میں اس کی ہیبت ڈالی ہے۔

اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی-وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین - "عزت خدا ہی کے لئے- اس کے رسولؐ کے لئے اور مومنین کے لئے مخصوص ہے" اور یہ آیت شریفہ بھی تلاوت فرمائی-قد افلح المؤمنون - "البتہ ایمان لانے والے رستگار ہوگئے"- جو اپنی نمازوں میں خدا کے سامنے گڑگڑاتے ہیں اور بیہودہ باتوں سے منہ پھیرتے ہیں اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور جو اپنی شرم گاہوں کو (حرام سے) بچاتے ہیں"-

اس کے بعد امام محمد باقر علیہ السلام نے سورہ مؤمنون کے شروع سے خالدون تک تلاوت فرمائی-

## ۱۰۲ ـ حضرت علی علیہ السلام کے تین اوصاف

عن عُباد بن صهیب عن ابیه عن جده عن جعفر بن محمد علیه السّلام قال، سئل رجل امیر المؤمنین علیه السلام فقال اسئلک عن قصرِ خلقِکَ وکِبرِ بطنِکَ وعن صلعِ رأسِکَ؟ فقال امیرالمؤمنین علیه السلام ان الله تبارک وتعالی لم یخلقنی طویلاً ولم یخلقنی قصیراً ولکن خلقنی معتدلاً اضربُ القصیرَ فاقدُّهُ واضربُ الطّویلَ فاقطعهُ-



واما کبر بطنی فان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم علّمنی باباً من العلم ففتحَ ذالک البابُ الفَ بابٍ فازدحم فی بطنی فنفختْ عن ضلوعی-

واما صلعُ رأسی اذا اراد الله بعبدٍ خیراً رماهُ بالصّلعِ فتحاتُ الشّعرَ عن رأسِهِ وها انا ذا-

ایک آدمی نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں آپ سے (تین چیزیں) پوچھنا چاہتا ہوں کہ

۱- آپ کوتاہ قد کیوں ہیں؟

۲- آپ کا شکم پھولا ہوا کیوں ہے؟

۳- آپ کے سر کے بال گرے ہوئے کیوں ہیں؟

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے جواباً ارشاد فرمایا اس میں شک نہیں اللہ تبارک وتعالی نے پیدائشی طور پر مجھے طویل القامت بنایا نہ کوتاہ قد- بلکہ متعدلُ القامت پیدا کیا تاکہ میں (عمرو بن عبدود جیسے) طویل القامت پہلوان کو لمبائی میں دو حصے برابر کاٹ سکوں اور (معدی کرب جیسے) کوتاہ قد پہلوان کو چوڑائی میں دو ٹکڑے کرسکوں-

لیکن میرا پیٹ بڑا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے علم کا ایک باب تعلیم دیا تو میرے سامنے ایک ہزار

علم کے دروازے کھلنے لگے اور میری پسلیوں اور شکم میں علم و حکمت کا دباؤ بڑھ گیا اور میرا شکم پھولنے لگا۔

لیکن میرے سر کے اگلے حصے کے بال گرنے کی وجہ یہ ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو خیروبرکت سے مال مال کرنا چاہتا ہے تو اس کے سر کے بال گرنے لگتے ہیں یہی وجہ ہے کہ میرے سر کے اگلے حصہ کے بال سب گر گئے۔

## ۱۰۳ ۔تین اشخاص کی شفاعت قبول کی جائے گی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، ثلاثۃٌ یَشفَعُونَ الی اللہِ عزوجلّ فیشفّعونَ، الانبیآءَ ثم العلماءَ ثم الشہدَاءَ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۷۴۔ حدیث۱۹۷)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تین گروہ بارگاہ خداوندی میں سفارش کریں گے اور ان کی شفاقت مقبول ہوگی۔

۱۔ پیغمبروں کی شفاعت

۲۔ علماء کی شفاعت

۳۔ شہدآء راہ خدا کی شفاعت



## ۱۰۴ ۔بہی کے تین خواص

عن شہاب بن عبد ربہ قال، سمعت ابا عبداللہ علیہ السلام یقول، ان الزبیر دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وبیدہ سفَرّجَلۃٌ، فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا زبیرَ ما ھذہ بیدک، فقال لہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ھذہ سَفَرّجَلۃٌ فقال یا زبیر کل السفَرَجَلَ فانّ فیہ ثلاثَ خصالٍ قال، وما ھی یارسول اللہ؟ قال یَجُمّ الفؤادَ ویُسَخِی البخیلَ ویُشَجّع الجبانِ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۷۵۔ حدیث۱۹۹)

عبد ربہ کا فرزند شہاب کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا۔ زبیر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے ہاتھ میں ایک دانہ بہی تھا۔ فرمایا اے زبیر تیرے ہاتھ میں کیا چیز ہے؟ عرض کیا اے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ایک دانہ بہی ہے۔ فرمایا اے زبیر بہی کھاؤ چونکہ اس میں تین خواص ہیں۔ عرض کیا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ خاصیتیں کیا ہیں؟ فرمایا۔

۱۔ بہی دل کو خوش رکھتی ہے۔

۲۔ بخیل کی طبیعت بدل کر سخی بناتی ہے۔

۳- اور بزدل کو دلیر بناتی ہے۔

یہی ایک درخت کا نام ہے جس کے پتے اور پھل نیب جیسا ہوتا ہے اس کے بیج کو ہی دانہ کہتے ہیں۔

## ۱۰۵ - تین اشخاص میں سے ایک کے سوا کسی سے اظہار حاجت نہ کرو

قال ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام الی رجل من الانصار یرید انْ یَسْئَلَہُ حاجۃً فقال لا تَرْفَعْ حاجَتَکَ اِلاّ الی اِحْدِ ثلاثۃٍ الی ذِی دِیْنٍ اومروۃٍ اوْ حَسَبٍ۔

فاما ذُوالدِّیْنِ فَیَصُوْنُ دینَہٗ واَمّا ذُوالْمُرُوَّۃِ فانّہ یستحْیِی لمروّتہٖ واما ذُوالحسبِ فیعلمُ انّکَ لَمْ تکْرِمْ وجھَکَ ان تُبذِلَہ لَہٗ فی حاجتِکَ فھو یَصُوْنُ وجھَکَ اَن یردّکَ بغیرِ قضآءِ حاجَتَکَ۔ (تحف ص۲۸۱)

حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں ایک مرد انصار نے حاضر ہو کر اپنی حاجت کا اظہار کرنا چاہا تو فرمایا تین افراد کے علاوہ تم اپنی حاجت کا کسی کے سامنے اظہار نہ کرنا۔

۱- دیندار

۲- جوان مرد



۳- خاندانی شریف انسان ہو۔

۱- چونکہ دیندار شخص احکام دین کا پابند ہوتا ہے اس لئے تمہاری آبرو کی لاج رکھے گا۔

۲- جوان مرد اپنی مرادنگی کی وجہ سے تمہیں ناامید واپس کرنے سے شرمندہ ہوگا۔

۳- خاندانی شریف انسان اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ تم نے اپنی آبرو کو داؤ پر لگا کر نیازمندی کا اظہار کیا ہے اس لئے وہ تمہاری آبرو کی حفاظت کی خاطر تمہیں خالی ہاتھ واپس نہیں لوٹائے گا۔

## ۱۰۶ - مؤمن کے دین و دنیا کی اصلاح تین چیزوں سے ہوسکتی ہے

قال ابی عبداللہ علیہ السلامؑ لا یصلحُ المؤمنُ اِلاّ علی ثلاثَ خصالٍ - التفقّہُ فی الدّین وحُسْنَ التقدیرِ فی المَعِیشَتہِ والصّبرَ علیَ النائبَتہِ۔ (تحف ص۳۱۵)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مومن کے دینی و دنیوی امور کی اصلاح نہیں ہوسکتی جب تک وہ تین چیزوں پر عمل نہ کرے۔

۱- دینی احکام و مسائل میں بصیرت پیدا کرے اور خوب سمجھ لے۔

۲- بہترین انداز اور قناعت سے اپنی معیشت میں توازن پیدا کرے۔

٣- سختی اور مصیبت میں مبتلا ہونے پر صبر و تحمل سے کام لے۔

## ١٠٧ ۔ خدا جس بندے کی خیر چاہتا ہے اسے تین چیزوں کا الہام ہوتا ہے

قال امیرالمؤمنین علیہ السلام' اذا اراداللہ صلاحَ عبدِہٖ الھمہٗ قِلتہُ الکلامِ' وقلتہُ الطّعامِ' وقلتہُ المنامِ۔ (مستدرک ج٣' ص٨١)

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اصلاح اور خیر چاہتا ہے تو اس کے دل میں تین چیزوں کا الہام پیدا کرتا ہے۔

١- باتیں کم کرنا۔

٢- غذا کم کھانا۔

٣- کم سونا۔

## ١٠٨ - تین جمعہ ترک کرنے کا خطرناک ردعمل

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من ترک ثلث جُمَعٍ متعمّداً من غیرِ علّتہٍ طبع اللہ علی قلبہ بخاتم النفاق۔ (وسائل ج٥' ص٦)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو کوئی جان بوجھ کر



مسلسل تین مرتبہ نماز جمعہ میں شرکت نہ کرے تو خدا اس کے دل پر "منافقت" کی مہر لگا دیتا ہے۔

## ١٠٩ -تین اعمال مرنے کے بعد بھی انسان کے کام آتے ہیں

عن الحلبی عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال' لیسَ یَتْبَعُ الرّجلَ بعدَ موتِہٖ من الاجرِ الا ثلاثَ خِصالٍ' صدقۃً اجْراھا فی حیٰوتِہٖ فھی تجری بعدَ موتِہٖ الی یومِ القیامتہِ' صدقۃً موقوفۃً لاتُورَثُ' او سنۃً ھدیً سَنّھا فکان یُعمل بھا' وعَمِلَ بھا من بَعْدِہٖ غیرہٗ' او ولدً صالحً یَستغفرُ لَہٗ۔ (الخصال ج١- ص١٦٨- حدیث ١٨٤)

حلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ انسان کے مرنے کے بعد جب عمل کا سلسلہ منقطع ہوتا ہے' وہ اجر و ثواب سے محروم ہوتا ہے مگر تین عمل کا اجر و ثواب بلافاصلہ اسے ملتا رہے گا۔

١- صدقہ جاریہ جو اپنی زندگی میں اجراء کیا گیا ہو مرنے کے بعد قیامت تک اس کا اجر و ثواب ملتا رہے گا یہ وہ موقوفہ جائیداد کا صدقہ ہے جو واقف کے مرنے کے بعد اس کے ورثہ کے درمیان تقسیم نہیں ہوگا۔ (جیسے مدرسہ' مسجد' ہسپتال' درخت' نہر' کنواں وغیرہ اپنی زندگی میں عملاً

وقف کیا گیا ہو)

۲- یا کوئی سنت (یعنی نیک عمل یادگار کے طور پر) قائم کیا گیا ہو جو لوگوں کے لئے ہدایت کا باعث ہو- اور وہ اپنی زندگی میں اس نیک عمل پر پابند بھی رہا ہو اور مرنے کے بعد لوگ اس پر عمل کرتے رہیں تو اس عمل کے بانی کو ہمیشہ ثواب ملتا رہے گا- (مثلاً تبلیغی ادارے، عزاداری کی مجالس ہمیشہ کے لئے قائم کرے یا کتابوں کی نشرواشاعت وغیرہ کا انتظام کرے-)

۳- یا ایسے صالح فرزند موجود ہوں جو باپ کی وفات کے بعد (صدقہ، نماز، روزہ، تلاوت قرآن پاک اور دعاؤں کے ذریعہ) اس کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں-

## ۱۱۰ - سخت ترین امور تین ہیں

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: اشدُّ الاعمالِ ثلٰثۃٌ انصاف الناس من نفسک حتی لا ترضیٰ لها منهم بشئٍ الا رضیتَ لهم منها بمثلہ، و مواساتک الاخ فی المال، وذکرُ اللہ علی کل حالٍ، لیس سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا الہ الا اللہ، واللہ اکبر فقط، ولکن اذا ورد علیک شئٌ امرَ اللہُ بہ اخذتَ بہ، واذا ورد علیک شئٌ نھیٰ عنہ ترکتہٗ- (بحار ج ۱۳، ص ۱۵۵)



حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں سخت ترین کام تین چیزیں ہیں- (جو ہر ایک کے بس کی بات نہیں)

۱- اپنے جان عزیز سے تمام لوگوں کو اس طرح انصاف و نیکی فراہم کرنا جو تم اپنی ذات کے لئے پسند کرتے ہو- وہی چیز کمی و بیشی کئے بغیر مخلوق خدا کو فراہم کردے- اس سے کم اور کسی چیز پر راضی نہ ہونا-

۲- اپنے برادر مومن کو مالی امداد فراہم کردینا-

۳- تمام حالات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا- ذکر سے مراد صرف زبان سے سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنا نہیں بلکہ (حقیقی) یاد خدا یہ ہے کہ جب بھی کوئی واجب حکم سامنے آئے تو اسے انجام دے- اور حرام عمل سے پالا پڑے تو اس کو ترک کردے-

## ۱۱۱ - تین چیزوں کے بارے میں دل میں خیانت کا تصور بھی نہ ہو

عن عبد اللہِ بنِ ابی یعفورٍ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال خطَبَ رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم الناسَ بمِنیٰ فی حَجّۃِ الوداع فی مسجدِ الخَیفِ، فحمِدَ اللہَ واثنیٰ علیہِ، ثم قال: نضّرَ اللہُ عبداً سَمِعَ مقالتی فوعاھا، ثم بلّغھا الی من لم یسمعھا، فرُبَّ حاملِ فقہٍ غیرُ فقیہٍ- ورُبَّ

حاصِلُ فِقْهٍ الی من هو اَفْقَهُ منه-ثلاثٌ لایَغِلُّ علیهنّ قلبُ اِمْرَءٍ مُسْلِمٍ، اخلاصُ العملِ لِلّٰه، والنَّصِیْحَةُ لِاَئِمَّةِ المسلمینَ، واللّزومُ لِجَمَاعَتِهم- (الخصال ص١٦٧-)

ابی یعفور کے بیٹے عبداللہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے دوران منیٰ میں مسجد خیف کے اندر (حجاج بیت اللہ) سے مخاطب ہوکر حمد وثناء الٰہی پر مشتمل خطبہ پڑھا، پھر ارشاد فرمایا کہ خداوندعالم اس بندے کو خوش رکھے جو میرے مقالے کو کان سے سنے اور دل میں جگہ دے- پھر میرا یہ پیغام ان لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کرے جو اس مجمع میں حاضر نہ ہونے کی وجہ سے نہ سن سکے- یہ ممکن ہے پیغام رسان علمی مطالب دوسروں تک پہنچاتا ہے لیکن خود مطلب سمجھنے سے قاصر ہو-اور ہوسکتا ہے کہ پیغام رسان کی نسبت پیغام سننے والا مطالب علمی کو بہتر سمجھے- (بہرحال پہنچانا ضروری ہے) کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں مسلمان مرد (اور عورت) کے دل میں خیانت ومخالفت کا تصور بھی نہیں ہونا چاہئے-

١- جو بھی عمل ہو صرف اور صرف اللہ ہی کی خوشنودی کے لئے انجام دینا- (شریک قرار دینا خیانت ہے)

٢- مسلمان رہنماؤں کی خیرخواہی اور حمایت کرنا- (چونکہ مخالف خیانت



ہے)

٣- ہمیشہ مسلمان رہنماؤں کی جماعت سے وابستہ رہنا- (ان سے علیحدگی خیانت ہے)

## ١١٢ - پیاز میں تین خاصیتیں ہیں

عن الحسن بن علی الکِسائی عن مسیر بَیّاعَ الزُطِّیِ وکان خاله قال، سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول، کلوا البَصَلَ فانّ فیه ثلاثَ خصالٍ، یُطَیِّبَ النَّکهَته ویشدّ اللِّثَّة، ویزید فی الماءِ والجماع- (الخصال ج١ ص١٧٦- حدیث٢٠٠)

حسن بن علی کسائی نے اپنے ماموں میسّر غلام فروش سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ فرماتے ہوئے سنا، تمہیں پیاز کھانا چاہئے اس میں تین خاصیت ہیں-

١- منہ کو خوشبودار بناتی ہے-

٢- مسوڑھوں کو مضبوط بناتی ہے-

٣- منی اور جنسی قوت کو بڑھاتی ہے-

## ١١٣ -تین چیزیں فہم وبصیرت کی علامت ہیں

قال ابوالحسنِ علیه السلام، من علاماتِ الفِقهِ الحلم والعلمُ والصَّمْتُ، ان الصمت باب من ابوابَ الحِکمةِ،

وان الصّمتَ یکسبُ المحبۃَ (و) انہ دلیل علی کل خیرٍ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۷۶۔ حدیث ۲۰۲)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ (تین چیزیں) فہم وبصیرت کی علامات میں سے ہیں۔

۱۔ بردباری

۲۔ علم

۳۔ خاموشی

اس میں شک نہیں کہ خاموشی "حکمت" کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ خاموشی حصول محبت کا ذریعہ ہے اور تمام خیروخوبی کی راہنما ہے۔

## ۱۱۴ ۔تین چیزوں کو دم کرنا مکروہ ہے

عن الحسین بن مصعب قال، قال ابو عبد اللہ علیہ السلام، یکرہُ النّفخُ فی الرُّقٰی، والطعام، وموضعِ السّجود۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۷۶۔ حدیث ۲۰۳)

حسین بن مصعب کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ تین چیزوں پر دم کرنا مکروہ (ناپسندیدہ) ہے۔

۱۔ (جادو، ٹوٹکا) منتر کی چیزیں پڑھ کر پھونکنا۔



۲۔ غذا کو پھونکنا

۳۔ سجدہ گاہ کو پھونکنا۔

## ۱۱۵ ۔جن کی طبیعت میں تین چیزیں ہیں وہ جہنمی ہے

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال، ثلاثٌ اذا کُنّ فی الرّجل فلا تَحرَجَ ان تقولَ، اِنّہُ فی جھنّمِ، الجفاءَ، والجبنُ، والبخلِ۔ وثلاث اذا کُنّ فی المرأۃِ فلا تُحرَجْ ان تقولَ اَنّھا فی جھنمِ البذآءَ، والخُیَلاءَ والفجرَ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۷۷۔ ح ۲۰۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس مرد کی طبیعت میں تین صفتیں پائی جائیں تو پروا کیے بغیر کہہ سکتا ہے۔ "وہ جہنمی ہے"

۱۔ ظلم

۲۔ بزدلی

۳۔ کنجوسی

اور جس عورت کی طبیعت میں تین اوصاف پائے جائیں تو پروا کیے بغیر کہہ سکتا ہے "وہ جہنمی ہے"

۱۔ بدزبان

۲۔ خودپسند

۳- اور آلودہ دامن

## ۱۱۶ ۔حرام کمائی پر خداوند عالم تین چیزیں مسلط کرتا ہے

عن هشامِ بنِ الحَكَمِ، عن ابی عبدالله علیه السلام قال- من كسَبَ مالاً مِن غيرِ حِلٍّ سلّطَ اللهُ عليه البناءَ، والماءَ، والطِّينَ- (الخصال ج۱- ص۱۷۷- حدیث۲۰۵)

ہشام ابن حکم کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی حرام ذریعے سے مال ودولت حاصل کرے تو اللہ تعالی (تین چیزوں کو) مسلط کرکے فنا کردیتا ہے-

۱- عمارت کو مسلط کرتا ہے- (جیسے دیوار گرنا، دھنس جانا، جلنا وغیرہ)

۲- پانی کو مسلط کرتا ہے-

۳- مٹی مسلط کرتا ہے- (جیسے آتش فشاں پہاڑ پھٹنا، تودے گرنا)

## ۱۱۷ مؤمن کا آرام وسکون تین چیزوں میں ہے

عن مطرف مولى معن، عن ابی عبدالله علیه السلام قال، ثلاثةٌ للمؤمنِ فيهن راحةٌ، دارٌ واسعةٌ تُوارِي عَورتَهُ وسوءَ حالِه من الناسِ، وامرأةٌ صالحةٌ تعينه على امرِ الدنيا والاخرةِ، وابنةٌ اواختٌ يخرجها من منزله بموتٍ او بتزويجٍ- (الخصال ج۱- ص۱۷۷- حدیث۲۰۶)



معن کے غلام مطرف کہتے ہیں کہ مومن کا سکون و آرام تین چیزوں میں ہے-

۱- کشادہ گھر، جس میں اس کے ناموس کی شرم وحیا اور بدحالی چار دیواری کے اندر لوگوں کی نظر سے محفوظ رہے-

۲- باکردار بیوی- جو اس کے دنیا اور آخرت کے امور میں مددگار ثابت ہو-

۳- اس کی لڑکی یا بہن، جو موت سے یا شادی کے ذریعہ باعزت وآبرو گھر سے رخصت ہوجائے-

## ۱۱۸ -تین چیزیں میسر ہونا مرد کی خوش نصیبی ہے

عن عبدالله بن مسكان يرفعه الى على ابن الحسين عليهما السلام انه قال، من سعادةِ المرءِ ان يكونَ متجرُه فى بلادِهِ، ويكون خلطائه صالحينَ، ويكون له ولد يستعين بهم- (الخصال ج۱- ص۱۷۸- حدیث۲۰۷)

عبداللہ ابن مسکان یہ حدیث حضرت امام زین العابدین علیہ السلام تک راویوں کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا- مرد کی خوش نصیبی تین چیزوں میں پوشیدہ ہے کہ-

۱- اس کے کاروبار اور تجارت کے وسائل اپنے وطن میں میسر ہوں-

۲- اس کے دوست واحباب باکردار اشخاص ہوں-

۳۔ ایسا فرزند نصیب ہو جو اس کی زندگی میں مددگار ثابت ہو۔

## ۱۱۹ ۔تین آدمیوں کی دعا قبول نہیں ہوتی

عن الولید بن صبیح وعن ابی عبداللہ علیہ السلام قال، کنتُ عندہ وعندَہٗ جفنتۃ من رُطبٍ فجاءَ سائلٌ فاعطاہ، ثم جاءَ سائلٌ اخرَ فاعطاہ، ثم جاءَ اخرَ فاعطاہ، ثم جاءہ اخرَ فقال، وسعَ اللہ علیکَ ثم قال اِنّ رجلاً لوکانَ لہ مالٌ یبلغَ ثلاثینَ اور اربعینَ الفًا، ثم شاءَ انَ لاّ یبقیٰ منہ شیٌ الاّ قسمہ فی حقٍ فعل فیبقی لا مالَ لہ، فیکون ثلاثۃٌ الذین یُرَدُ دعاوہم علیہم قال، قلتَ جعلتَ فداکَ من ہم؟ قال رجل رزقہَ اللہ عزوجلّ مالاً فانفقہَ فی وجوہہٖ، ثم قال ربِ اَرْزُقنی، فیقولَ اللہُ عزوجلَ اوَلَمْ اَرزُقکَ؟

ورجلٌ دعا علی امرأتہَ وھی ظالمۃٌ لہ فیقال لہ، الم اَجْعَلَ امرَھا بیدِکَ؟ ورجلٌ جلس فی بیتہ وترک الطَّلَبَ ثم یقول یاربِ ارزقنی، فیقول اللہَ عزوجلَ الَم اجعل لَکَ السبیلَ الیَ الطلبِ للرزقِ ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۷۸۔ حدیث۲۰۸)



صبیح کے بیٹے ولید کہتے ہیں کہ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ اور ان کے سامنے چھوٹی سی تھالی بھر کھجور رکھے ہوئے تھے۔ ایک سائل آیا تو کچھ اس کو دے دیئے۔ پھر دوسرا مانگنے والا آیا اس کو بھی دے دیئے، اتنے میں تیسرا پہنچا اس کو بھی عطا فرمادیئے۔ جب وہ نکل گیا چوتھا آیا اس کو بھی عطا فرمائے اور اس کے حق میں دعا کی۔ "خدا تمہارے رزق میں وسعت دے۔"

بعد ارشاد فرمایا (سنو) اگر کسی آدمی کے تیس ہزار یا چالیس ہزار (یعنی ہزاروں کی تعداد میں) مال و دولت موجود ہوں اور اس دولت کو راہ حق میں تقسیم کرنا چاہتا ہو یہاں تک کہ کوئی چیز اس کے پاس باقی نہ رہ جائے اور ناداری سے دوچار ہوجائے اب یہاں سے لوگ تین گروہ میں منقسم ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں مسترد کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا آپ پر قربان ہوجاؤں وہ کون کون ہیں؟ فرمایا۔

۱۔ خداوند عالم کسی کو مال و دولت فراہم کردے اور وہ تماماً راہ خدا میں خرچ کردے۔ پھر وہ دعا کرتا ہے۔ "پروردگار مجھے روزی دے۔" خداوند عزوجل اس کے جواب میں فرماتا ہے "کیا میں نے تم کو روزی نہیں دی تھی؟"

۲۔ وہ مرد جس کی بیوی نافرمانی اور ظلم کرتی ہے اور شوہر بددعا کرتا ہے۔ (کہ مجھے اس کے شر سے نجات دے) پس خدا فرماتا ہے کیا میں نے اس

کو طلاق دینے کا مکمل اختیار نہیں دیا تھا؟

۳۔ وہ آدمی جو اپنے گھر میں بیکار ہو اور روزی کی تلاش میں باہر جانا ترک کردے اور دعا کرے کہ (پروردگار مجھے روزی پہنچادے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "کیا میں نے رزق کی تلاش میں باہر جانا اور کوشش کرنا تمہارے لئے لازم قرار نہیں دیا تھا؟

## ۱۲۰ ۔رسول خداؐ ہر مہینے تین دن روزے رکھتے تھے

عن علی بن ابی حمزۃ' عن ابیہ قال' سئلتُ' ابا عبداللہ علیہ السلام عمّا جرّت بہِ السّنۃِ فی الصّومِ من رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال' ثلاثۃ ایامٍ فی کلّ شہرٍ خمیسَ فی العشرِ الاوّلِ' واربعاءً فی العشرِ الاوسطِ' وخمیسٌ فی العشرِ الاخیرِ' یعدلَ صیا مہنّ صیامَ الدّھرِ لقول اللہ عزّوجلّ' من جاءَ بالحسنۃِ فلہ عشرُ امثالھا' فمن لّمْ یقدرْ علیھا لِضعفٍ فصدَقتہ درھمٍ افضلَ لہٗ من صیامِ یوم۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۷۹۔ حدیث۲۰۹)

ابی ہمزہ اپنے باپ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا روزے کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت کیا تھی؟ فرمایا ہر مہینے تین دن روزے رکھتے تھے۔



۱۔ پہلے عشرے کی جمعرات کے دن۔

۲۔ دوسرے عشرے میں بدھ کے روز۔

۳۔ آخری عشرے کے جمعرات کے دن۔

ان تین دنوں کے روزے تمام سال روزہ رکھنے کے برابر ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی ایک نیکی کرے اس کو دس گنا صلہ دیتا ہے۔ اگر کوئی کمزوری کے باعث ان دنوں میں روزے نہ رکھ سکے' تو ہر روزے کے بدلے ایک درہم صدقہ دیا جائے تو ایک دن کے روزے کے ثواب سے زیادہ اجر ملتا ہے۔

## ۱۲۱ ۔مومن کی تفریح ودلچسپی تین چیزوں میں ہونی چاہئے

عن زِرارۃِ بنِ اعینَ' عن ابی جعفر علیہ السلام قال' لھو المومن فی ثلاثۃِ اشیاءٍ' وبالتمتعِ بالنساءِ' ومفاکھتہ الاخوانِ' والصلاۃ باللیلِ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۷۹۔ حدیث۲۱۰)

زرارہ ابن اعین کہتے ہیں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا مومن کی تفریح و مشغلہ تین چیزوں میں ہے۔

۱۔ عورتوں سے لذت حاصل کرنا۔

۲۔ دینی بھائیوں کے ساتھ مذاق کرنا۔

۳۔ اور نماز شب بجالانا۔

## ۱۲۲۔ تین صفات کا حامل دنیا کے تمام خیر و سعادت کا مالک ہے

عن ابی درداءؔ قال' قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اصبح معافی فی جسدِہ' امناً فی سَرْبِہٖ عندہٗ قوت یومہ' فکانما حیزَتْ لہ الدنیا' یا بن خثعم یکفیک منھا ماسَدَّ جوَ عتک' ووَاریٰ عَوْرتُکَ' فان یکنْ لِیْ بَیْتٍ یُکِنُّکَ فذالِکَ!! وان تکنَ دابّۃٌ ترکَبُھَا فبخٍ' فلق الخُبْزِ' وماءَ الجَرِّ وما بعد ذالکَ حسابٌ علیکَ' او عذابٌ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۸۰۔ حدیث۲۱۱)

ابی درداء کہتے ہیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس تین چیزیں موجود ہوں وہ اس شخص کی مانند ہے جسکے پاس دنیا و آخرت کی تمام خیر و خوبی موجود ہوں۔

۱۔ جس کا بدن صحت و سلامت ہو۔

۲۔ جس کی جان مال محفوظ ہو۔

۳۔ جس کے ہاں روزمرہ ضرورت کی خوراک موجود ہو۔

اے خثعم کے بیٹے دنیا سے اس قدر خوراک لے لو جتنا کہ تم بھوکے نہ رہو اور اتنی پوشاک لے لو کہ تم بدن ڈھانپ لو۔ اس کے علاوہ سر چھپانے اور سردی گرمی سے بچنے کے لئے گھر میسر ہو تو کیا کہنا۔ اس سے بڑھ کر سواری کا انتظام ہو تو تمہیں مبارک ہو۔ غرض بھوک مارنے کے



لئے روٹی کا ٹکڑا' پیاس بجھانے کے لئے چلو بھر پانی تمہارے لئے کافی ہے اس سے زیادہ ہو تو (حلال مال کا) حساب اور حرام مال کا عذاب ہوگا۔

## ۱۲۳۔ خداوند عالم کے نزدیک سب سے بہتر اعمال تین ہیں

عن عبد اللہ بن مسعود قال' سئلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ای الاعمال احب الی اللہ عزوجل قال' الصلوۃ لوقتھا قلت ثم ای شی قال برالولد ین' قلت ثم ای شی' قال الجھاد فی سبیل اللہ عزوجل۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۸۱۔ حدیث۲۱۳)

عبد اللہ ابن مسعود کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل خدائے عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا (تین چیزیں زیادہ پسندیدہ ہیں)

۱۔ نماز وقت کی پابندی سے پڑھنا' میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا عمل محبوب خدا ہے۔ فرمایا۔

۲۔ ماں باپ کے حق میں نیکی کرنا۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا عمل خدا کا پسندیدہ ہے۔ فرمایا۔

۳۔ خدائے عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا۔

## ۱۲۴ ۔ امام رضاؑ اپنے زائرین کو تین وحشت مقامات سے نجات دلائیں گے

قال الرضا علیه السلام: مَنْ زارَنی علیٰ بُعْدِ داری اَتَیْتُهُ یومَ القیامةِ فی ثلاثِ مواطِنَ حتیٰ اُخَلِّصَهُ من اهوالِها اذا تطایرتِ الکتبُ یمیناً وشمالاً وعند الصِّراطِ وعندَ المیزانِ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۸۵۔ حدیث۲۲۰)

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں جو کوئی میری غربت کے پیش نظر میری زیارت کرے تو میں قیامت کے دن تین مقامات پر اس سے ملاقات کروں گا تاکہ اس کو خوف وہراس اور وحشت ناک حالت سے نجات دلاؤں۔

۱۔ جبکہ لوگوں کے نامہ اعمال دائیں بائیں طرف ہوا میں اڑنے لگیں۔
۲۔ پل صراط کے قریب۔
۳۔ جہاں عدل الٰہی کا میزان قائم ہو۔

## ۱۲۵ ۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے تین دستور پیش کیے

عن سفیانِ الثوری قال: لقیتُ الصّادقَ بنَ الصّادقِ جعفرَ بن محمدٍ علیهما السلام فقلتُ له یابن رسولِ الله اَوصِنی فقال لی یا سفیانُ لامروّةَ لِکذوبٍ ولا اخَ لملوکٍ ولا راحةَ لحسودٍ ولا سؤددَ لسیّئِ الخلقِ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۸۶۔



سفیان ثوری کہتے ہیں کہ میں صادق ابن صادق (یعنی) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا اور میں نے آنحضرت سے عرض کیا۔ اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کچھ نصیحت کریں آپ نے فرمایا۔

### پہلا دستور

۱۔ جھوٹ بولنے والوں میں انسانیت اور مردانگی نہیں ہوتی۔
۲۔ بادشاہوں (حکمرانوں) کا کوئی دوست نہیں ہوتا۔
۳۔ حسد کرنے والے کو آرام وسکون نصیب نہیں ہوتا۔
۴۔ اور بداخلاق شخص کبھی بلند مقام پر نہیں پہنچ سکتا۔

فقلتُ یابنَ رسولِ الله زِدْنی؟ فقال لی یا سفیانُ ثِقْ باللهِ تَکُنْ مؤمناً وارْضَ بما قسمَ اللهُ لکَ تکُنْ غنیّاً واحسن مُجاورةَ من جاورتَهُ تکُنْ مسلماً ولا تصحبِ الفاجرَ فیعلّمکَ من فجورِهِ وشاوِرْ فی امرِکَ الذینَ یخشونَ اللهَ عزّوجلّ۔

### دوسرا دستور

میں نے عرض کیا اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزید ارشاد فرمائیں۔ فرمایا اے سفیان۔

۱۔ خدا پر مکمل بھروسہ رکھو تاکہ تم مومن بنو۔

۲۔ جو کچھ خدا نے تمہارے لئے تقسیم کیا ہے اس پر راضی ہو جاؤ تاکہ تم بے نیاز ہو جاؤ۔

۳۔ جس کے پڑوس میں رہو تو اس ہمسایہ کے حق میں نیکی کرو تاکہ تم مسلمان بنو۔

۴۔ گناہ میں آلود شخص کے ساتھ ہم نشینی اختیار مت کرو وہ تم کو بدکاری کی تعلیم دے گا۔

۵۔ تم اپنے امور میں ان لوگوں سے مشورہ لو جو خدائے عزوجل سے ڈرتے ہیں۔

فقلت یا بنَ رسول الله زِدْنی، فقال لی یا سفیانُ من ارادَ عزاً بلا عشیرۃٍ، وغنیً بلا مالٍ، وھیبۃً بلا سُلطانٍ فلینقل من ذُلِّ معصیۃِ الله الی عزِّ طاعتہٖ۔ فقلت لہ زِدْنی یا بنَ رسولِ اللهِ صلی الله علیہ والہ وسلم۔ فقال لی، یا سفیانُ امرنی والدی علیہ السلامُ بثلاثَ ونہانی عن ثلاثَ، فکان فیما قال لی یا بُنَیَّ من یَصحَبَ السّوءَ لا یَسلِمْ، ومن یدخُلُ مداخِلَ السّوءِ یُتّھمُ، ومن لا یملکُ لسانَہُ یَندمُ ثمّ انشدنی۔ (فقال) علیہ السلام



عَوِّدْ لسانک قولَ الخیرِ تحظَ بہٖ
انّ اللّسانَ لِما عوّدتَ یعتادُ
مُوکّلٌ بتقاضی ما سننتَ لہٗ
فی الخیرِ والشرِّ فانظُرْ کیفَ تعتادُ

(الخصال ج ا۔ ص ۱۸۶۔ حدیث ۲۲۲)

## تیسرا دستور

میں نے عرض کیا اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے علم میں اور اضافہ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اے سفیان! جو کوئی خاندان وقبیلے کے بغیر عزت کے مقام پر پہنچنے کا خواہش مند ہو اور مال ودولت کے بغیر بے نیاز ہونے کا متمنی ہو، قدرت وتسلط کے بغیر دلوں میں رعب بٹھانے کا خواہش مند ہو تو اسے چاہئے کہ گناہ کے بھاری بوجھ اور ذلت سے نکل کر اطاعت خدا کی عزت واحترام کے حدود میں منتقل ہو جائے۔ پھر میں نے عرض کیا اے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند اور اضافہ فرمائیے۔ پس فرمایا۔ میرے والد نے مجھے تین چیزوں کا حکم دیا کہ بجا لاؤں اور تین چیزوں سے منع فرمایا۔ وہ یہ ہیں۔

۱۔ اے میرے بیٹے جو کوئی بدکردار لوگوں کے ساتھ ہم نشینی اختیار کرے وہ اپنے آپ کو برائیوں سے بچا نہیں سکتا۔

۲- جو کوئی مقام تہمت اور گناہ میں داخل ہو جائے وہ بدنام ہو جائے گا۔

۳- جس شخص کے قابو میں اپنی زبان نہیں وہ شرمندہ اور پشیمان ہوگا۔

اس کے بعد آپ نے ایک شعر پڑھ کر سنایا۔ (جس کا ترجمہ یہ ہے)

تم اپنی زبان کو ہمیشہ اچھی بات بولنے کی عادت پر مجبور کرو۔ اس میں شک نہیں کہ زبان کو جس چیز کی عادت ڈالیں وہ اس چیز کو جلد قبول کر لیتی ہے۔

جس طریقے پر تم زبان کو چلانا چاہو وہ تمہارے حکم کو ماننے کے لئے آمادہ ہوتی ہے۔ پس تمہاری مرضی ہے اس کو خیر کی عادت ڈالو یا شر اور برائی کی۔

## ۱۲۶ - باپ پر بیٹے کے تین حق ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من حق الولد علی والدہ ثلاثۃ یحسن اسمہ ویعلمہ الکتابۃ ویزوجہ اذا بلغ۔ (مکارم الاخلاق ص۲۲۰)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ باپ کے ذمہ بیٹے کے تین حق ہیں۔

۱- اس کا بہترین نام تجویز کرنا۔

۲- اس کو خط وکتابت کی تعلیم دینا۔

۳- جب بالغ ہو تو اس کی شادی کرنا۔



## ۱۲۷ - تین اشخاص آنکھ جھپکنے کیلئے بھی کافر نہیں ہوئے

عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ثلاثۃ لم یکفروا بالوحی طرفۃ عین مؤمن آل یٰسین وعلی بن ابی طالب وآسیۃ امرأۃ فرعون۔

(الخصال ج۱- ص۱۹۲- حدیث ۲۳۰)

جابر بن عبداللہ راوی ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تین اشخاص آنکھ جھپکنے کے لئے بھی وحی الٰہی (یعنی آسمانی کتب اور ان میں موجود احکام) سے انکار نہیں ہوئے۔

۱- مومن آل یٰسین

۲- جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام

۳- آسیہ زوجۂ فرعون

## ۱۲۸ - اس شخص کا صلہ جس کی تین بیٹیاں ہوں

قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم من کن لہ ثلاث بنات فصبر علی لاوائہن وضرائہن وسرائہن کن لہ حجاباً یوم القیامۃ۔ (الخصال ج۱- ص۱۹۲- حدیث ۲۳۱)

جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی پرورش دیکھ بھال اور غم وشادی اور تحفظ کے معاملات میں صبر وتحمل سے کام لے تو قیامت کے دن

اس کو جہنم کی آگ اور عذاب سے محفوظ رکھا جائے گا۔

## ۱۲۹ ۔تین چیزیں قیامت کے دن شکایت کریں گی

**عن جابر قالؑ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقولؑ یَجِیئُ یومَ القیامۃِ ثلاثۃٌ یشکونَ الی اللہِ عزّوجلّؑ المصحفؑ والمسجدؑ والعترۃؑ یقولُ المصحف یا ربِ حرقونی ومزّقونی ویقولُ المسجدُ یاربِ عطّلونی وضیّعونیؑ وتقولُ العترۃُ یاربِّ قتلوناؑ وطردوناؑ وشرّدوناؑ فاَجثواْ للرکبتینِ للخصومۃِ فیقولُ اللّٰہُ جلّ جلالہُ لی انا اولی بذالِکَ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۹۳۔ حدیث۲۳۲)**

جابر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا قیامت کے دن تین چیزیں محشر کے میدان میں آئیں گی اور بارگاہ خداوندی میں شکایت کریں گی یہ تین چیزیں قرآن مسجد اور عترت ہیں۔

۱۔ قرآن کہے گا کہ پروردگار لوگوں نے مجھے جلادیا اور پارہ پارہ کردیا۔ (یعنی قرآن میں موجود احکام معطل کئے گئے اور ان پر عمل نہیں کیا گیا۔)

۲۔ مسجد کہے گی پروردگار مجھے خالی چھوڑدیا گیا اور میرے حقوق ضائع کئے گئے۔

۳۔ عترت (اھل بیتؑ) پیغمبرؐ کہے گی اے پالنے والے ہمیں قتل کیا گیا



ملک بدر کردیا گیا۔

اب ہم دھرنا دے کر احتجاج کے لئے یہاں بیٹھے ہیں تاکہ ہمارے مخالفین سے ہمارے حقوق دلادے اور عدل وانصاف فراہم کردے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تمہاری فریاد رسی کے لئے میری عدالت ہی کافی ہے۔

## ۱۳۰ - ایمان تین چیزوں پر مشتمل ہے

**عن ابی صلت الھرَوِیِّ قالؑ سئلتُ الرّضا علیہ السلام عن الایمانِ فقالؑ الاِیمانُ عقدٌ بالقلبِؑ ولفظٌ باللّسانِؑ وعملٌ بالجوارِحِ و لایکونُ الایمانُ الاّ ھکذا - (الخصال ج۱۔ ص۱۹۶۔ حدیث۲۴۰)**

اباصلت ہروی (خادم امام ہشتم) کہتے ہیں میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے ایمان کی حقیقت کے متعلق پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ (ایمان تین چیزوں پر مشتمل ہے)

۱۔ ایمان ایک عقیدہ ہے جو دل میں پایا جاتا ہے۔

۲۔ ایک گفتار ہے جو زبان سے جاری ہوتا ہے۔

۳۔ ایک کردار ہے جو بدن کے تمام اعضاء وجوارح سے صادر ہوتے ہیں۔

(اس کے بعد (فرمایا) ایمان کی حقیقت ان تین چیزوں کے سوا اور

کچھ نہیں۔

## توضیح

مصنف الخصال جناب بابویہ قمی اعلیٰ اللہ مقامہ فرماتے ہیں کہ خدا کی وحدانیت، پیغمبر کی نبوت اور اس کے بارہ جانشینوں کی امامت وولایت پر عقیدہ رکھنے کا نام ایمان ہے۔

جب نور ایمان ومعرفت سے انسان کا دل روشن ہوجاتا ہے تو اس کا اثر ظاہری اعضاء (زبان، کان، ہاتھ، پاؤں، آنکھ حتیٰ کہ تمام حرکات وسکنات) پر ظہور پذیر ہوتا ہے اس کے بعد بندۂ خدا کے ظاہری افعال اس کے باطنی عقیدت ومعرفت سے ہم آہنگ ہوتے ہیں جب ظاہر وباطن کا تضاد ختم ہوجاتا ہے تو اسی کیفیت کو حقیقت ایمان اور ایمان کا اعلیٰ درجہ کہا جاتا ہے۔

## ۱۳۱ ۔ تین اشخاص بہشت میں داخل نہیں ہوسکتے

عن ابی عبدِ اللہ علیہ السّلام قالَ ثلاثۃٌ لا یدخلونَ الجنّۃَ السّفاکُ وشاربُ الخمرِ ومشّاءٌ بنمیمۃٍ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۹۷۔ حدیث۲۴۴)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

۱۔ خون بہانے والا قاتل



۲۔ شراب خور

۳۔ چغل خوری کے لئے لوگوں کے درمیان پھرنے والا۔

## ۱۳۲ ۔ جس کے تین بیٹے مرجائیں وہ جنتی ہے

عقبہ بن عامرٍ یقولُ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من ثکلَ ثلاثۃً من صُلبِہٖ فاحتسبھم علی اللہِ عزّوجلّ وجبتَ لہُ الجنّۃُ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۹۸۔ حدیث۲۴۵)

عامر کے بیٹے عقبہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین بیٹوں کے مرنے کے داغ سے متاثر ہوا ہو اور اس نے اس جدائی کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا ہو۔ (یعنی صبر سے کام لیا ہو) تو خدا اسکو یقیناً جنت میں داخل کرتا ہے۔

## ۱۳۳ ۔ خدا تین افراد پر نظر رحمت نہیں کرے گا

ثلثٌ لا ینظرُ اللہُ الیھمُ، العاملَ بالظّلمِ والمُعینَ علیہِ والرّاضی بہٖ۔

تین افراد ایسے ہیں جن پر قیامت کے دن خداوندعالم نظر رحمت نہیں کرے گا۔

۱۔ ظالم

۲۔ ظالم کے مددگار

۳- ظالم کے ظلم پر راضی ہونے والا

## ۱۳۴ ـ رسول خداؐ کی پیغمبری کا تین چیزوں سے آغاز ہوا

عن ابی عمامۃ قال قلت یارسول اللہ ماکان بدء امرک قال دعوۃ ابی ابراھیم وبشری عیسی بن مریم ورأت امی انہ خرج منھا شیء اضاءت منہ قصور الشام۔
**(الخصال ج ۱- ص ۱۹۴- حدیث ۲۳۶)**

ابوعمامہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا آپ کی نبوت کے کام کا کس چیز سے آغاز ہوا؟ فرمایا (تین چیزوں سے ابتدا ہوئی)

۱- میرے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی برکت سے۔

۲- جناب مریم کے فرزند حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت سے۔

۳- میری والدہ (آمنہ بنت وہب) کے خواب سے جو کہ انہوں نے اس طرح دیکھا تھا کہ ایک نور ان سے خارج ہوا جس سے مملکت شام کے تمام محلات روشن ہوگئے ہیں۔

### توضیح

صاحب کتاب **الخصال** اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی دعا خداوند عالم نے اپنے کلام میں نقل فرمائی ہے۔ ربنا



وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم

"اے ہمارے پالنے والے (مکہ میں) انہیں میں سے ایک رسول کو بھیج جو ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور آسمانی کتاب اور عقل کی باتیں سکھائے اور ان (کے نفوس) کو پاکیزہ کردے۔ بیشک تو ہی غالب اور صاحب تدبیر ہے"۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۲۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا اس آیت میں ذکر کیا گیا۔ اذ قال عیسی بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعد اسمہ احمد۔ (سورۂ صف آیت ۶) "جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا۔ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا ہوں۔ کتاب توریت میرے سامنے موجود ہے اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر جن کا نام احمد ہوگا (وہ) میرے بعد آئیں گے۔"

## ۱۳۵ ـ تین سگے بھائیوں کی ولادت میں دس دس سال کا فاصلہ ہوا تھا

عن ابی صالح عن ابن عباس قال کان بین طالب وعقیل عشر سنین وبین عقیل وجعفر عشر سنین وبین جعفر

وعلیٌ علیہ السلام عشرَ سنینٍ وکان علیٌّ اصغَرَہُم -
(الخصال ج ا- ص ۱۹۸- حدیث ۲۴۸) ابوصالح راوی کہتے ہیں کہ ابن عباس نے فرمایا-

۱- جناب ابوطالب علیہ السلام اور جناب عقیل علیہ السلام کی ولادت کے درمیان دس سال کا فاصلہ ہوا تھا-

۲- جناب عقیل علیہ السلام اور جعفر (طیار) علیہ السلام کے درمیان دس سال کا فاصلہ ہوا تھا-

۳- جناب جعفر اور حضرت علی (علیہما السلام) کے درمیان ولادت کا فاصلہ دس سال رہا- اور حضرت علی علیہ السلام تمام بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے-

## ۱۳۶ - مانگنے کے تین اثرات ظاہر ہوتے ہیں

عن علي بن ابي طالب علیہِ السلامَ قال' قال رسولَ الله صلی الله علیہ والہ وسلم لابی ذرٍّ رحمتہَ اللہِ علیہِ یا اباذرٍ ایاکَ والسئوالِ فانہٗ ذلٌ حاضرٌ وفقرٌ تتعجلہٗ وفیہِ حسابٌ طویلٌ یومَ القیامتہِ-

یا اباذرَ تعیشَ وحدَکَ وتموتُ وحدَکَ وتدخلُ الجنتہَ وحدَکَ یسعدُ بکَ قومٌ منَ اھلِ العراقِ یتولونَ غسلک



ودفنکَ وتجھیزکَ یا اباذرٍ لا تسئل بکفکَ وانِ اتاکَ شئیٌ فاقبلہُ- (الخصال ج ا- ص ۲۰۰- حدیث ۲۴۹)

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں- رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر غفاری سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا-

۱- اے اباذر! خبردار کسی سے کوئی چیز نہ مانگنا اس میں ذلت وخواری ہے-

۲- مانگنے والا جلد فقرو ناداری میں مبتلا ہوتا ہے-

۳- اور قیامت کے دن اس کا حساب وکتاب لمبا ہوگا-

اے اباذر تم تنہائی میں زندگی بسر کروگے- تنہائی کی حالت میں مروگے- اور تنہا بہشت میں داخل ہوگے اور اہل عراق کے ایک گروہ تمہاری وجہ سے خوش نصیب ہوں گے کہ یہ لوگ (یعنی مالک اشتر اور ان کے ساتھی) تمہارے غسل اور تجہیز وتکفین کے متکفل ہوں گے-

اے اباذر مانگنے کے ارادے سے کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا- اگر کسی نے اپنی طرف سے کچھ دیا تو اسے قبول کرلینا-

## ۱۳۷ - بدترین گروہ تین ہیں

ثم قال علیہ السلام لاصحابہٖ' الا اخبِرکم بشرارِکم؟ قالوا بلی یارسولَ اللہِ قال' المشاؤنَ بالنمیمتہِ' المفرقونَ بینَ

**الاحبۃ الباغون للبراء العیب - (الخصال ج۱- ص۲۰۰- حدیث۲۴۹)**

(اباذر سے خطاب کرنے کے بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا- واضح ہو' کیا میں تمہیں آگاہ کروں کہ تمہارے درمیان بدترین انسان کون ہے؟ اصحاب نے عرض کیا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایئے! فرمایا-

۱- بدترین شخص وہ ہے جو چغل خوری کے لئے لوگوں کے درمیان پھرتے ہیں-

۲- دوستوں کے درمیان تفرقہ ڈالتے ہیں-

۳- پاک دامن افراد کی عیب جوئی کرتے ہیں-

## ۱۳۸ - تین چیزیں خوش نصیب مسلمان کی علامت ہیں

**قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم' من سعادۃ المسلم سعتہ المسکن' والجار الصالح' والمرکب الھنیء- (الخصال ج۱- ص۲۰۱- حدیث۲۵۲)**

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (تین چیزیں) مسلمان کی خوش بختی کی علامت ہیں-

۱- اس کا گھر وسیع ہو-

۲- اس کا ہمسایہ صالح ہو-



۳- آمدورفت کے لئے تیز رفتار آرام دہ سواری ہو-

## ۱۳۹ - دو مسلمان کو ناراضگی کی حالت میں تین دن سے جدا رہنا جائز نہیں

**قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لایحل للمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلاث-**

**عن ابی جعفر علیہ السلام انہ قال مامن مؤمنین اھتجرا فوق ثلاث الا برئت منھما فی الثالثۃ فقیل لہ یا بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ھذا حال الظالم فما بال المظلوم؟ فقال علیہ السلام' مابال المظلوم لا یصیر الی الظالم فیقول' انا الظالم حتی یصطلحا - (الخصال ج۱- ص۲۰۱- حدیث۲۵۰-۲۵۱)**

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا- مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے مومن بھائی سے ناراضگی کی حالت میں کنارہ کشی اختیار کرے-

(اس کے علاوہ) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا دو مومن تین دن سے زیادہ ایک دوسرے سے ناراض ہوکر الگ تھلگ رہیں تو تیسرے دن میں (محمد باقر) ان دونوں سے بیزار ہوجاؤں گا- کسی نے آپ سے عرض

کیا۔ اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خطاکار سے بیزاری تو سمجھ میں آتی ہے لیکن دوسرے سے آپ کیوں بیزار ہیں جب کہ وہ بے خطا اور مظلوم ہے؟ آپ نے فرمایا۔ مظلوم (مصلحت کے پیش نظر) ظالم کے پاس کیوں نہیں جاتا تاکہ وہ اس سے کہے "میں بے قصور اور ظالم ہوں" اس طرح ان کے درمیان صلح وصفائی ہوگی (اور فتنہ وفساد کا سدباب بھی ہوجائے گا)

## ۱۴۰ ۔ خداوندعالم تین قسم کے لوگوں سے بات نہیں کرتا

**عن ابی ذرّ عن النبیِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال، ثلاثۃٌ لا یُکلِمُھُمَ اللہُ، المنانُ الذی لایُعطِی شیئاً الاّ بمنّتہٖ، والمُسبَلُ اِزارہٗ، والمنفِقُ سِلعتہٗ بالحلفِ الفاجِرِ۔ (الخصال ج۱۔ ص۲۰۱۔ حدیث۲۵۳)**

ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پیغمبرخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا خدا قیامت کے دن تین افراد سے بات چیت نہیں کرے گا۔

۱۔ وہ احسان جتانے والا انسان، جو منت سماجت کے بغیر (نادار کو) کوئی چیز نہیں دیتا۔

۲۔ تکبر کے ساتھ دامن زمین پر کھینچتے ہوئے راستہ چلنے والا۔

۳۔ جھوٹی قسم کے ذریعہ اپنا تجارتی سامان بیچنے والا۔



## ۱۴۱ ۔ تین اعمال کے فوائد

**عن انس بن مالک قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یوماً، یا انسُ اَسبِغِ الوُضُوءَ تَمُرَّ علَی الصِّراطِ مَرَّالسَّحابِ، اَفْشِ السّلامِ یَکثُرُ خیرُ بیتِکَ، اَکثِرْ مِنْ صَدَقَۃِ السِّرِّ فانّھا تُطفِیُٔ غضبَ الربِّ عزّوجلَّ۔ (الخصال ج۱۔ ص۱۹۸۔ حدیث۲۴۶)**

انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (تین چیزوں پر عمل کرو)

۱۔ وضو مکمل کرو۔ (شرائط وضو کے ساتھ پانی تمام اعضاء تک پہنچاؤ) تاکہ تم ہلکے بادل کی طرح پل صراط سے گزر جاؤ۔

۲۔ واضح طور پر گھر والوں کو سلام کرو تاکہ تمہارے گھر میں خیروبرکت زیادہ ہو۔

۳۔ مخفی صدقہ زیادہ دیا کرو۔ ایسا صدقہ پروردگار کے غیظ وغضب کو دور کرتا ہے۔

## ۱۴۲ ۔ خدا کے نزدیک بہترین اعمال تین ہیں

**سمعتُ اباعمرُ والشّیبانیِّ قال، حدّثنی عبدُاللہِ بنِ مسعودٍ عنِ النّبیِّ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اِنّ احبّ الاعمالِ**

اِلَى اللّٰهِ الصَّلٰوۃُ وَالْبِرُّ وَالْجِهَادُ - (الخصال ج۱- ص۲۰۴- حدیث۲۵۶)

عبداللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین اعمال (تین ہیں)

۱- نماز پڑھنا

۲- نیکی کرنا

۳- اللہ کی راہ میں جہاد کرنا

## ۱۴۳ - لوگوں کی تین اقسام ہیں

عن کمیلِ بنِ زیادٍ قال خَرَجَ اِلَیَّ علیُّ بنِ ابی طالبٍ علیہِ السّلامُ فَاَخَذَ بِیَدِی وَاَخْرَجَنِی اِلَی الْجَبَّانِ وجلسَ وَجلستُ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَیَّ فقال یاکمیلُ اِحفظْ عَنّی مااقولُ لکَ الناسُ ثلاثۃٌ عالمٌ ربّانیٌّ ومتعلّمٌ علٰی سبیلِ نجاۃٍ وھمجٌ رُعاعٌ اِتْباعُ کلِّ ناعقٍ یمیلونَ معَ کلِّ ریحٍ لم یستضیئوا بنورِ العلمِ ولم یلجئوا الٰی رُکنٍ وثیقٍ-

(الخصال ج۱- ص۲۰۴- حدیث۲۵۷)

کمیل ابن زیاد علیہ الرحمتہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ



آبادی سے باہر صحرا کی طرف لے گئے جب وہاں پہنچے تو آپ بیٹھ گئے اور میں بھی بیٹھ گیا پھر سربلند کرکے میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا اے کمیل جو کچھ میں تمہارے لئے کہتا ہوں اس کو اپنے دل ودماغ میں جگہ دو- (سنو) لوگوں کی تین اقسام ہیں-

۱- عالم ربانی (جس کے علمی معیار ومراتب سب سے زیادہ ہوں)

۲- طالب علم جو راہ نجات کی تلاش میں آگے بڑھ رہا ہو-

۳- باقی لوگ ان چھوٹے مچھروں کی مانند ہیں جو ہر آواز کے پیچھے بھاگے جاتے ہیں اور جس طرف ہوا چلتی ہے اسی طرف رخ کرتے ہیں یہ لوگ علم ودانش کے نور سے اپنی زندگی کو روشن بنانے کے قابل نہیں نہ کسی مضبوط ستون سے پناہ لینے (اور زندگی بنانے) کے اہل ہیں-

## ۱۴۴ - علم اور اہل علم کے تین درجات

یاکمیلُ اَلعلمُ خیرٌ منَ المالِ العلم یحرسُکَ وانتَ تحرسُ المالَ والمالُ تنقصہُ النّفقۃُ- والعلمُ یزکوا علَی الانفاقِ- یاکمیلُ محبّۃُ العالِمِ دینٌ یُدانُ بہ- تکسبُ الطّاعۃِ فی حیاتہٖ وجمیلُ الاُحدوثۃِ بعدَ وفاتہٖ- فمنفعۃُ المالِ تزولُ بزوالہٖ-

یا کمیلُ ماتَ خزّانُ الاموالِ وھم احیاءٌ والعلماءُ باقونَ

مابقیَ الدَّهرُ۔ اَعیانُهُمْ مفقودۃٌ۔ وَاَمثالُهُمْ فِی اَلقُلُوبِ مَوجودۃٌ - (الخصال ج۱- ص۲۰۴- حدیث۲۵۷)

۱- اے کمیل علم مال ودولت سے بہتر ہے کیونکہ علم ودانش تمہاری حفاظت کرتا ہے (اس کے برعکس) مال وثروت کی حفاظت تمہیں خود کرنی پڑتی ہے۔

۲- مال ودولت جتنا خرچ کروگے وہ کم ہوتا جائے گا۔ (اس کے برعکس) علم جس قدر زیادہ خرچ کرو اتنا ہی بڑھتا جاتا ہے۔

۳- اے کمیل عالم دین کی محبت عین دین اور اس کی پیروی آئین زندگی ہے۔ لوگ اس کی حیات میں اطاعت الٰہی اور بندگی کے طریقے سیکھتے ہیں اور اس کی وفات کے بعد اس کے نیک آثار اور سیرت کی بقاء اور ان کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر مالدار کی دولت اس کے مرنے کے بعد نیست ونابود ہوجاتی ہے۔ اے کمیل مال ودولت جمع کرنے والے صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں لیکن اہل علم جب تک زمان ومکان موجود ہے ان کی یادگار باقی اور پائندہ رہتی ہے اگرچہ بظاہر ان کے جسم ہمارے نظروں سے غائب ہیں مگر ان کے تصور اور آثار علمی ہمیشہ کے لئے دل کی گہرائیوں میں محفوظ ہوتے ہیں۔

## ۱۴۵ - لوگ تین طریقوں سے خدا کی پرستش کرتے ہیں

قالَ الصّادِقُ جعفر بنِ محمّدٍ علیهما السلام- اِنَّ الناسَ



یَعبُدُونَ اللّٰهَ عزَّوجلَّ علی ثلاثَةِ اَوْجُهٍ فطَبقةٌ یعبُدُونَهُ رَغبةً فِی ثَوابِهِ فتِلکَ عِبادَةُ الحُرَصاءِ و هُوَالطمعُ۔ وآخرونَ یعبُدونَهُ فرقاً من النارِ فتِلکَ عِبادَةُ العَبیدِ وَهِیَ الرَّهبَةُ ولٰکنّی اَعبُدُهُ حُبّاً لَهُ عزوجلّ فتِلکَ عِبادَةُ الکِرامِ وهُوَالامنُ لِقولِهِ وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ یَّومَئِذٍ آمِنُونَ ولقوله عزّوجلّ قل ان کنتم تحبونَ اللهَ فاتبّعونی یُحبِبکُمُ اللّٰه ویغفِرلکُمْ ذنوبکم فمن احب الله احبه الله عزوجل ومن احبه الله عزوجل :کان من الامنین- (الخصال ج۱- ص۲۰۶- حدیث۲۵۹)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں یقیناً لوگ تین طریقوں سے اللہ تعالیٰ کی پرستش کرتے ہیں۔

۱- ایک گروہ اس لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تاکہ اس کے صلے میں اجر وثواب حاصل کرے یہ دل میں آرزو رکھنے والوں اور لالچیوں کی عبادت ہے۔

۲- اور ایک گروہ آتش جہنم سے نجات اور اس کے خوف کے پیش نظر پرستش کرتے ہیں۔ یہ غلامی اور خوف سے آزادی حاصل کرنے والوں کی عبادت ہے۔

۳- لیکن میرے دل میں خدائے عزوجل کی محبت والفت ہے اس لئے

میں اس کی پرستش کرتا ہوں یہ شریف النفس افراد کی عبادت ہے۔ جس کے دل میں محبت خدا ہے اس کے لئے امن پناہ ہے چنانچہ قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ وهم من فزعٍ يومئذٍ آمنون "یہ لوگ آج کے دن وحشت وخطرے سے پرامن ہیں"۔

خداوند عزوجل مزید فرماتا ہے۔ قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم "کہہ دو اے پیغمبر اگر تم خدا سے محبت کرنے کے خواہشمند ہو تو میری پیروی کیا کرو تاکہ خدا تم سے محبت کرے اور تمہارے گناہوں کو بخش دے"۔

پس جو کوئی خدا کو دوست رکھتا ہے خدا اسے دوست رکھتا ہے اور جس کا اللہ دوست ہے (وہ دو جہان میں) آرام وسکون کے ساتھ زندگی بسر کرنے والوں میں سے ہوگا۔

## ۱۴۶ ۔ امیرالمؤمنین علیہ السلام نے تین شرط پر مہمانی قبول فرمائی

حدثنا عليُّ بن موسى الرضا، عن ابيه عن آبائه عن علي بنِ ابي طالبٍ عليهما السلام، انهُ دعاهُ رجلٌ، فقال لهُ عليٌّ عليهِ السلامَ علىٰ انْ تضمنَ لي ثلاثَ خِصالٍ قال، و ما هِيَ يا اميرَالمؤمنينَ قال لا تدخلْ علينا شيئاً مِنَ



الخارجِ، ولا تدخرِ عنيْ شيئاً في البيتِ، ولا تجحفْ بالعيالِ قالَ ذالكَ لكَ، فاجابهَ عليٌّ بنِ ابيْ طالبٍ عليهِ السلام۔ (**الخصال** ج۱۔ ص۲۰۷۔ حدیث۲۶۰)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد گرامی اور آباؤ اجداد کرام کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اور فرمایا حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کو ایک آدمی نے دعوت دی تو آپ نے فرمایا تمہاری دعوت تین شرط پر قبول کرتا ہوں عرض کیا وہ تین شرائط کیا ہیں اے امیرالمومنین، فرمایا۔

۱۔ (ہماری خاطر تواضع کے لئے) تم باہر سے کوئی چیز گھر میں داخل نہیں کروگے۔

۲۔ جو کچھ گھر میں موجود ہے وہ مجھ سے مخفی نہ رکھوگے۔

۳۔ تمہارے اہل وعیال کے کھانے پینے میں کوئی کمی نہ آئے۔

عرض کیا مجھے تینوں شرطیں قبول ہیں اس کے بعد حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اس آدمی کی دعوت قبول فرمائی۔

## ۱۴۷ جو کوئی تین اشخاص سے جھگڑا مول لے وہ ذلیل ہوگا

قال ابوَ عبدِ اللہِ علیہِ السلامُ، ثلاثۃٌ منْ غازهمْ ذلَّ، الوالدُ۔ والسلطانُ، والغريمُ۔ (**الخصال** ج۱۔ ص۲۱۴۔ حدیث۲۷۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جو کوئی تین اشخاص کے ساتھ جھگڑا مول لے وہ ذلیل و خوار ہوتا ہے۔

۱۔ باپ سے

۲۔ بادشاہ (یا حکمران) سے

۳۔ قرض خواہ سے

## ۱۴۸ ۔ امیرالمؤمنین علیہ السلام کے تین اوصاف

عن جعفرِ بنِ محمدٍ علیهما السلام قالَ، سئلَ رجلٌ امیرُالمؤمنینَ علیهِ السلامُ فقال لهُ اَسْئلکَ عَنْ ثلاثٍ هُنّ فِیکَ، اَسْئلکَ عن قصرِ خَلْقِکَ، وعن کِبَرِ بطنِکَ وعن صَلَعِ رأسِکَ، فقال امیرُالمؤمنینَ علیهِ السلامُ اِنّ اللّٰهَ تبارکَ وتعالیٰ لَمْ یخلقنی طویلاً، ولَمْ یخلقنی قصیراً ولکن خلقنی معتدلاً - اَضْرِبُ القصیرَ فاقدُّهُ - واَضْرِبُ الطّویلَ فاقطُّهُ - وامّا کِبَرُ بطنی فانّ رسولَ اللّٰهِ صلّی اللّٰهُ علیهِ والِهٖ وسلّمَ عَلّمنی باباً مِنَ العلمِ ففتحَ لی ذالکَ البابُ الفَ بابٍ، فازْدَحَمَ العلمُ فی بطنی فنفخت عنهُ عضوی، وامّا صَلَعُ رَاْسی فمِنْ اِدْمانِ لُبْسِ البیضِ، ومُجاهدةِ الاقرانِ -

(الخصال ج۱۔ ص۲۰۷۔ حدیث۲۶۱)



حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کسی نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے عرض کیا میں آپ سے ان تین اوصاف کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں جو آپ میں پائے جاتے ہیں! میں آپ کے قد و قامت کی کوتاہی، آپ کے پیٹ کی بڑائی اور آپ کے سر کے اگلے حصے کے بال اڑ جانے کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بلند قامت پیدا کیا نہ ٹھگنا قد، بلکہ میرا قد و قامت متوسط بنایا تاکہ میں اپنے ٹھگنا قد دشمن کو ایک تلوار کے وار سے سر سے پیر تک دو برابر حصوں میں کاٹ سکوں۔ اور طویل القامت دشمن کو درمیان سے دو ٹکڑے کر سکوں۔

۲۔ لیکن میرے پیٹ کی بڑائی کی وجہ یہ ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سامنے علم کا ایک دروازہ کھولا اس ایک دروازے سے (ازخود) ہزار دروازے کھل گئے اس لئے علم و دانش کے دباؤ سے میرا پیٹ پھول گیا۔

۳۔ میرے سر کے اگلے حصے کے بال اڑ جانے کی وجہ یہ ہے کہ میں ہمیشہ دشمنوں کے ساتھ برسرپیکار رہا اس لئے فولاد کا خول ہمیشہ سر پر رکھا (تو گرمی کی شدت سے بال اڑ گئے)

اس حدیث کا اس سے پہلے بھی ذکر ہوا ہے لیکن ان دونوں میں فرق

ہے۔(مترجم)

## ۱۴۹ تین افراد کی دعا قبول ہونے میں شک نہیں

قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلمٗ ثلاث دَعَوَاتٍ مستجاباتٍ لاشکَّ فِیھِنَّ دَعوۃَ المظلومِ ودَعوۃَ المسافرِ ودعوۃَ الوَالِدِ عَلیٰ وَلَدِہٖ۔ (بحارالانوار ج۷۴۔ ص۸۴)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تین دعاؤں کے قبول ہونے میں کسی قسم کا شک نہیں۔

۱۔ ظالم کے خلاف مظلوم کی دعا۔

۲۔ مسافر کی دعا۔

۳۔ بیٹے کے حق میں باپ کی دعا۔

## ۱۵۰ - لوگ قضا وقدر کے بارے میں تین عقیدے رکھتے ہیں

عن ابی عبدِاللہِ قالَ النّاسَ فی القدرِ علی ثلاثۃِ اَوجُہٍ رجلٌ یزعم انّ اللہَ عزوجلَّ اجبرَ النّاسَ علیَ المعاصی فھذا قد ظلمَ اللہَ عزوجلَّ فی حکمِہٖ فھُوَ کافرٌ۔ ورجلَ یزعمَ ان الامرَ مفوضٌ الیھِمْ فھذا قد وھَنَ اللہ فی سلطانِہٖ فھُوَ کافرٌ۔ ورجلٌ یقولُ انّ اللہَ عزوجلَّ کلّفَ العبادَ علی مایطیقونَ ولم یکلفھم مالا یطیقونَ فاذا احسنَ



حَمِدَ اللہَ۔ واِذا اَساءَ اِستغفرَاللہَ فھٰذا مسلمٌ بالغٌ۔

(الخصال ج۱۔ ص۲۱۴۔ حدیث۲۷۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ لوگ قضا و قدر کے بارے میں تین عقیدے رکھتے ہیں۔

۱۔ ایک آدمی یہ گمان کرتا ہے کہ خداوند عزوجل نے لوگوں کو گناہ کرنے پر مجبور کیا ہے۔ اس لئے خدا اپنے مجبور بندے کے خلاف سزا کا حکم جاری کرے تو یقیناً ظلم ہے ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے (کیونکہ وہ عدل الٰہی کا منکر ہے)

۲۔ دوسرا شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سارے امور کا اختیار کلی طور پر لوگوں کے ہاتھوں میں دیا ہے۔ (اس لئے انسان خودمختار اور آزاد ہے) ایسا عقیدہ رکھنے والا خدا کے "حاکم مطلق" ہونے کی توہین کرتا ہے اس لئے یہ بھی کافر ہے۔

۳۔ تیسرا شخص معتقد ہے کہ خداوند عزوجل نے اپنے بندوں کی طاقت وقدرت کے مطابق شریعت کے احکام معین فرمائے ہیں اور جس حکم کو انجام دینے کی طاقت نہیں رکھتے اس پر تکلیف شرعی معین نہیں کی۔ یہ بندہ خدا جب بھی نیک کام انجام دیتا ہے تو حمد خدا بجا لاتا ہے اور جب گناہ کرتا ہے تو طلب مغفرت کرتا ہے یہ کامل اور بلند مرتبہ مسلمان ہے۔

## ۱۵۱ - تین اشخاص رحمت خدا سے دور ہیں

قال رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اَدْرَکَ شَہرَ رمضانَ فلَمْ یَغْفِرْ لَہُ فَاَبْعَدَہُ اللہُ ومَنْ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ فَلَمْ یَغْفِرْ لَہُ فَاَبْعَدَہُ اللہُ ومن ذُکِرْتُ عِنْدَہُ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَلَمْ یَغْفِرْلَہُ فَاَبْعَدَہُ اللہُ - (بحارالانوار ج۷۴- ص۶۸- امالی الصدوق ص۵۸)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (تین چیزوں کی برکت سے) اگر کسی کا گناہ معاف نہیں ہوا تو وہ رحمت خدا سے بہت دور ہونے کی علامت ہے۔

۱۔ جو کوئی مبارک رمضان کا روزہ رکھا ہو اور اس کا گناہ معاف نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے دور کرتا ہے۔

۲۔ جو شخص اپنے ماں باپ کے ساتھ رہا ہو اور خدمات انجام دیں ہوں پھر بھی اسکا گناہ معاف نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسکو اپنی رحمت سے دور رکھتا ہے۔

۳۔ جو کوئی میرا نام سنے اور میرے اوپر درود وسلام نہ بھیجے تو خدا اپنی رحمت سے دور کردیتا ہے۔

## ۱۵۲ - ہدایت تین چیزوں میں پوشیدہ ہے

قال لقمانُ لِاِبنِہِ یا بُنَیَّ ثلاثَۃٌ فیہِمُ الرُّشدُ مُشاوَرَۃُ



النّاصِحِ مُداراۃُ العَدُوِّ الحاسِدِ وَالتَّحَبُّبُ لِکُلِّ - (حقوق والدین ص۱۸۶)

جناب لقمان حکیم نے اپنے فرزند سے کہا۔ ہدایت تین چیزوں میں پوشیدہ ہے۔

۱۔ نصیحت کرنے والے سے مشورت لینے میں۔

۲۔ حسد کرنے والے دشمن سے اظہار محبت میں۔

۳۔ ہر ایک سے محبت کرنے میں۔

## ۱۵۳ - حضرت فاطمہؑ دنیا کی تین چیزوں کو پسند کرتی تھیں

قالَتْ فاطمۃُ سلامُ اللہِ علَیہا حُبِّبَ اِلَیَّ من دُنیاکُمْ ثلاثٌ تلاوۃُ کتابِ اللہِ وَالنَّظَرُ فِی وَجہِ رَسُولِ اللہِ والاِنفاقُ فِی سَبِیلِ اللہِ - (وقائع الایّام خیابانی جلد صیام ص۲۹۵)

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا۔ میں تمہاری دنیا کی تین چیزوں کو دوست رکھتی ہوں۔

۱۔ تلاوت قرآن کرنا۔

۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو دیکھنا۔

۳۔ راہ خدا میں خرچ کرنا۔

## ۱۵۴۔ حضرت ادریس علیہ السلام کی تین خصوصیتیں

ان ادریس علیہ السلام قلیل الصوت ، رقیق المنطق ، قریب الخطی اذا مشیٰ ۔ (بحار الانوار طبع جدید، ج ۱۱، ص ۲۷۹، ح ۹)

حضرت ادریس علیہ السلام کی تین خصوصیات تھیں :

۱۔ بولنے کا انداز آہستہ اور آواز کم ۔

۲۔ کلام کا لہجہ نرم اور شیریں ۔

۳۔ اور چلنے میں ایک قدم دوسرے کے نزدیک اٹھاتے تھے ۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ادریس پیغمبر کو تین بڑی نعمتوں سے نوازا

(۱) سلطنت (۲) حکمت (۳) نبوت ۔

اس لئے آپ کو " مثلّث بالنّعمة " یعنی تین منصب کے مالک کہتے ہیں ۔

## ۱۵۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تین مخصوص اوصاف

قیل لابراھیم علیہ السلام بایّ شئ اتخذک اللہ خلیلا ؟ قال بثلاثة اشیآء ، اخترت امر اللہ علی امر



غیرہ ، وما اھتممت بما یکفل اللہ لی ، وما تعشیت و لا تغدیت الا مع الضیف ۔ (مجموعة الاخبار، ص ۱۷۹، ح ۴)

کسی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے کس وجہ سے آپ کو اپنا خلیل منتخب فرمایا ؟ فرمایا ، تین وجوہات کے بنا پر :

۱۔ میں نے امرِ خدا کو غیر خدا کے کاموں سے مقدم اور اہم سمجھا ۔

۲۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرا نصیب اور حصہ قرار دیا اس سے مجھے فکر و غم نہیں ہوا ۔

۳۔ مہمان کے بغیر میں نے کبھی صبح کا ناشتہ کیا ، نہ شام کی غذا کھائی ۔

## ۱۵۶ ۔ تین اہم مطالب

عن جعفر بن محمد قال ، ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ شیئا قط فقال لا ، ان کان عندہ اعطاہ و ان لم یکن عندہ قال یکون انشاء اللہ ، ولا کافیٰ بالسّیئة قطّ ، و ما القیٰ سرّیة مذنزلت علیہ " فقاتل فی سبیل اللہ لا تکلف الا نفسک ." الاّ ولّی بنفسہ ۔ (بحار الانوار

چھاپ جدید، ج ۱۶، ص ۲۳۰، ح ۳۰)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے:

۱۔ کبھی کسی سائل کے سوال پر "نہ" کہہ کر رد نہیں فرمایا۔

۲۔ اگر آپ کے پاس مطلوبہ چیز موجود ہوتی تو عطا فرماتے ورنہ یوں ارشاد فرماتے انشاء اللہ فراہم ہوگی۔

۳۔ لوگوں کی لغزش کے برابر میں کبھی سخت رویہ اختیار نہیں کرتے، خصوصاً جب سے یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

فقاتل فی سبیل اللہ ولا تکلف الا نفسک

اللہ کی راہ میں کافروں کے ساتھ جنگ کرو اور اپنی ذات کے علاوہ کسی کو کسی قسم کی تکلیف اٹھانے کی زحمت نہ دو۔ تب سے مجاہدین کے ساتھ خود بنفس نفیس جنگوں میں شرکت فرماتے رہے اور کبھی کسی کو مجبور نہیں کیا۔

## ۱۵۷۔ رسول خداؐ تین مرتبہ مسواک کرتے تھے

وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ یستاک کل لیلۃ ثلث مرّات، مرّۃ قبل نومہ، و مرّۃ اذا قام من نومہ



الی وردہ، و مرۃ قبل خروجہ الی الصلوۃ الصبح۔
(بحار چاپ جدید، ص ۲۵۴، ج ۱۶)

حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (دن رات میں) تین مرتبہ مسواک استعمال فرماتے تھے:

۱۔ سونے سے پہلے۔

۲۔ خواب سے اٹھنے کے بعد نماز شب سے پہلے۔

۳۔ نماز صبح کے لئے گھر سے نکل جانے سے پہلے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ لقد امرت بالسّواک حتی خشیت ان یکتب علیّ۔ (بحار الانوار چاپ جدید، ج ۱۶، ص ۲۵۳)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، دانتوں کو مسواک سے صاف کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس حد تک تاکید ہوئی کہ میں ڈر گیا شاید اب مسواک کا استعمال واجب قرار دے گا۔

## ۱۵۸۔ وعدے پر وفا کرنے کی خاطر تین دن کا انتظار

عن ابی حمیساء قال، بایعت النّبی صلّی اللہ علیہ وآلہ

قبل ان یبعث فواعدنیه مکاناً فنسیته یومی والغد ، فاتیته یوم الثالث ، فقال صلی اللہ علیه وآله وسلم یا فتیٰ لقد شققت علی ، انا ھاھنا منذ ثلاثة ایام ۔
(بحارالانوار ، چھاپ جدید ، ج ۱۶ ، ص ۲۲۵)

ابو حمیساء کہتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے ایک دن ہم دونوں کے درمیان یہ وعدہ طے پایا کہ فلاں جگہ پر ہم ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے ۔ اتفاق سے دوسرے دن کا وعدہ بھول گیا ۔ تیسرے دن جب میں گیا تو رحمۃ للعالمین اسی مقام پر میرا انتظار کر رہے تھے اور فرمایا ۔ اے جوان ! تو نے مجھے زحمت دی میں تین دن سے یہیں تمہارا انتظار کر رہا ہوں ۔

## ۱۵۹ ۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اعمال تین ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله احب الامور الی اللہ ثلثة ، القصد فی الجدة ، والعفو فی المقدرة ، والرفق بعباد اللہ ۔ (سفینة البحار ، ص ۱۳۲ ، مادہ ثلث)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ، اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین اعمال تین ہیں :



۱۔ سخاوت اور خرچ کرنے میں میانہ روی ۔
۲۔ قدرت اور اقتدار کی حالت میں عفو و درگذر ۔
۳۔ بندگان خدا کے ساتھ نرمی ۔

## ۱۶۰ ۔ صبر کی تین اقسام ہیں

قال الصادق علیه السّلام الصبّر ثلاثة ، صبر علی المصیبة ، و صبر علی الطاعة ، و صبر علی معصیة ۔
(سفینة البحار ، ج ۱ ، ص ۱۳۴ ، مادہ ثلث)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ، صبر و استقامت کی تین قسمیں ہیں :
۱۔ مصیبت کی حالت میں صبر کرنا ۔
۲۔ اطاعت الٰہیٰ انجام دینے میں صبر سے کام لینا ۔
۳۔ معصیت سے دوچار ہونے پر صبر کرنا ۔

## ۱۶۱ ۔ تین چیزیں مؤمن کا مشغلہ ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم کلّ لھو المؤمن باطل الا فی ثلاث ، فی تادیبه الفرس ، ورمیه

عن القوس ، و ملاعبته امرأته رفانّهن حقّ ۔ (وسائل الشیعہ، ج ۱۳، ص ۸۳)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر لہو (کھیل اور فضول کام) مومن کے لئے جائز نہیں، مگر تین عمل:

۱۔ گھوڑ دوڑ کی تربیت۔

۲۔ تیر اندازی سیکھنا۔

۳۔ اپنے ہمسر کے ساتھ کھیلنا۔

یہ تین چیزیں (لہو و لعب ہونے کے باوجود) مؤمن کے لئے شائستہ عمل ہیں۔ (فضول کام نہیں)

## ۱۶۲ ۔ شوہر کی خدمت کا عظیم صلہ

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما من امرأةً تسقی زوجها شربة منّ ماءٓ الا کا خیراً لّها من عبادة سنة ، صیام نهارها و قیام لیلها ، و یبنی الله لها بکل شربة تسقی زوجها مدینة فی الجنة ، و غفرلها ستین خطیئة ۔ (وسائل الشیعہ ج ۱۳، ص ۱۲۳)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، بیوی اپنی



شوہر کو ایک گھونٹ پانی پلائے:

۱۔ تو یہ عمل اس کے لئے سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے کہ ہر روز روزہ وہ رکھے اور ہر رات نماز کے لئے کھڑی رہے۔

۲۔ شوہر کو پلائے جانے والے ہر ایک گھونٹ پانی کے عوض اللہ تعالیٰ بہشت کے اندر ایک گھر بنا کر دے گا۔

۳۔ اور اس کے ساٹھ گناہ بھی عفو کئے جائیں گے۔

## ۱۶۳۔ تین موقعوں پر بیوقوفوں کی پہچان ہوتی ہے

قال علی علیه السلام تعرف حماقة الرّجل فی ثلاث ، کلامه فیما لا یعنیه و جوابه عما لا یسئل عنه، و تهوّره فی الامور ۔ (غرر الحکم، ج ۲، ص ۳۰۳)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا، تین موقعوں پر احمق آدمی کی پہچان ہوتی ہے:

۱۔ جس چیز میں کچھ حاصل نہ ہو، اس میں گفتگو کرنے سے۔

۲۔ جس چیز کے بارے میں پوچھا ہی نہیں، اس کا جواب دینے سے۔

۳۔ اپنے امور میں لاپروا ہونے سے۔

## ۱۶۴ ۔ جس میں تین صفات ہوں ، وہ بہشتی ہے

عن النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم قال ، ثلاث من لقی اللہ عز و جل بھن دخل الجنة من ایّ باب شآء ، من حسن خلقه ، و خشی اللہ بالمغیب والمحضر ، و ترک المرآء و ان کان محقّاً ۔ (کافی، ج ۲، ص ۳۰۰)

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر کوئی شخص تین ممتاز اور پسندیدہ صفات لے کر قیامت کے دن خداوند عز و جل کی بارگاہ میں حاضر ہوجائے تو وہ بہشت کے جس دروازے سے چاہے ، داخل ہوسکتا ہے :

۱۔ جس کا خلق بہتر ہو ۔

۲۔ وہ جو ظاہر و باطن کی دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتا ہو ۔

۳۔ لڑنے جھگڑنے والی گفتگو سے مکمل طور پر پرہیز کرتا ہو، اگرچہ وہ حق پر کیوں نہ ہو ۔

## ۱۶۵ ۔ جس میں تین صفات ہوں ، وہ حورالعین کا مستحق ہوگا

قال الصادق علیه السلام ، ثلث من کن فیه زوجه اللہ



من الحورالعین کیف شآء ، کظم الغیظ ، و الصبر علی السیوف للہ عزّ و جل ، ورجل اشرف علی مال حرام فترکه للہ عزو جل ۔ (سفینة البحار، ج ۱، ص ۱۳۵، [illegible] ثلث)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ، جس شخص کی تین صفات ہوں ، اللہ تعالیٰ اس کی پسند کے مطابق حورالعین سے ازدواج کرتا ہے :

۱۔ غیظ و غضب کی حالت میں غصے کو پی لیا جائے ۔

۲۔ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے تلواروں کے وار برداشت کرے ۔

۳۔ مالِ حرام دستیاب ہونے پر اللہ کی خوشنودی کے لئے دستبردار ہوجائے ۔

## ۱۶۶ ۔ تین چیزیں انسانی جسم کے لئے مضر ہیں

روی عن الصادق علیه السلام ثلث یهد من البدن وربما قتلن ، اکل القدید الغاب ، و دخول الحمّام علی البطنة ، و نکاح العجائز ۔ (سفینة البحار، ج ۱، ص ۱۷۹، باب الجیم، بعده المیم)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، تین چیزیں اعضائے بدن کو خراب کرتی ہیں اور کبھی جان سے مار دیتی ہیں:

۱۔ باسی خشک گوشت کے ٹکڑے کھانے سے۔

۲۔ بھرے پیٹ کے حمام جانے سے۔

۳۔ بوڑھی عورت کے ساتھ ہمبستری کرنے سے۔

## ۱۶۷۔ شفاعت کرنے والے تین گروہ ہیں

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، الشفعآء یوم القیامۃ ثلثۃ، الانبیآء، والاولیآء، العلمآء۔

(بحارالانوار، ج ۸، ص ۳۴)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے تین گروہ ہوتے ہیں:

۱۔ انبیآء۔

۲۔ اولیآء۔

۳۔ اور علمآء۔



## فہرست مآخذ کتاب "نوادر الاحادیث"

| نام کتاب | نام مؤلف |
|---|---|
| ۱. الخصال | بابویہ القمی قدس سرہ |
| ۲. مواعظ عددیہ | آیۃ اللہ المشکینی رحمۃ اللہ |
| ۳. مکارم الاخلاق | رضی الدین ابی نصر الحسن بن الفضل طبرسی |
| ۴. من لا یحضرہ الفقیہ | رئیس المحدثین ابی جعفر صدوق |
| ۵. بحارالانوار | مجلسی علیہ الرحمہ |
| ۶. امالی | شیخ صدوق اعلیٰ اللہ مقامہ |
| ۷. زبدۃ الاحادیث | شیخ عباس ایمانی قمی |
| ۸. سفینۃ البحار | الحاج آقا شیخ عباس القمی |
| ۹. وسائل الشیعۃ | شیخ محمد بن الحسن الحر العاملی |
| ۱۰. منتخب التواریخ | الحاج محمد ہاشم خراسانی |
| ۱۱. کمال الدین | شیخ صدوق علیہ الرحمۃ و الرضوان |
| ۱۲. تحف العقول | ابو محمد الحسن بن علی شعبۃ الحرانی |
| ۱۳. کتاب المنیۃ | شہید ثانی |
| ۱۴. الکافی | ثقۃ الاسلام کلینی علیہ الرحمۃ |
| ۱۵. مشکوۃ الانوار | |

| | |
|---|---|
| ۱۶. مفاتیح الجنان | الحاج آقا شیخ عباس قمی قدس سره |
| ۱۷. معالم الزلفی | |
| ۱۸. حقوق الوالدین | الحاج آقا جعفر عظیمی قمی |
| ۱۹. اوائل المقالات | شیخ صدوق علیه الرحمه |
| ۲۰. جامع الاخبار | شیخ صدوق علی بن بابویه القمی |
| ۲۱. ناسخ التواریخ | مرزا محمد تقی سپهر ـ لسان الملک |
| ۲۲. ارشاد القلوب | ابی محمد الحسن بن محمد دیلمی |
| ۲۳. مجموعة الاخبار | شیخ محمد حسن جلالی شهرودی |
| ۲۴. تاریخ یعقوبی | احمد بن ابی یعقوب الاخباری |
| ۲۵. تفسیر نور الثقلین | علامه شیخ محمد علی بن جمعة العروسی |
| ۲۶. عدة الداعی | احمد بن فهد الحلی |
| ۲۷. میزان الحکمة | محمد الری شهری |
| ۲۸. کنز العمال | ابن اثیر |
| ۲۹. اسد الغابة | |
| ۳۰. غرر الحکم | آیة الله عبد الواحد بن محمد تمیمی آمدی |
| ۳۱. مجموعة ورام | ورام ابن ابی فراش |
| ۳۲. منتهی الامال | الحاج آقا شیخ عباس القمی |
| ۳۳. عیون اخبار الرضا | ابی جعفر محمد بن علی |

ASSOCIATION KHOJA
SHIA ITHNA ASHERI
JAMATE
MAYOTTE



| | |
|---|---|
| ۳۴. معانی الاخبار | شیخ صدوق علیه الرحمه |
| ۳۵. علل الشرائع | شیخ صدوق علیه الرحمه |
| ۳۶. وقائع الایام | خیابانی |
| ۳۷. مستدرک | |
| ۳۸. تفسیر الثقلین | |
| ۳۹. المنیة فی الشارب واللحیة | آیة الله محمد رضا طبسی النجفی |
| ۴۰. میزان الحکمت | المحمدی الری الشهری |
| ۴۱. نصائح | |